سلسلہ انجمن ترقی اردو نمبر (۵۷)

سب رس

(یعنے قصۂ حسن و دل)

تصنیف ملّا وجہی

مرتبہ

مولوی عبدالحق صاحب بی اے - آنریری سکرٹری

انجمن ترقی اردو

§ * §

سنہ ۱۹۳۲ ع

باہتمام محمد صدیق حسن منیجر انجمن ترقی اردو

کے مطبع واقع اردو باغ اورنگ آباد دکن میں چھپ

کر شائع ہوا

طبع اول | ایک ہزار

قواعد و ضوابط انجمن ترقی اردو
اورنگ آباد (دکن)

(۱) سرپرست وہ هیں جو پانچ هزار روپے یک مشت یا پانسو روپے سالانہ انجمن کو عطا فرمائیں —

(ان کو تمام مطبوعات انجمن بلا قیمت اعلیٰ قسم کی جلد کے ساتھہ پیش کی جائیں گی)

(۲) معاون وہ هیں جو ایک هزار روپے یک مشت یا سالانہ سو روپے عطا فرمائیں - (انجمن کی تمام مطبوعات ان کو بلا قیمت دی جائیں گی)

(۳) رکن دائمی وہ هیں جو تهائی سو روپے یک مشت عطا فرمائیں —

(ان‌کوتمام مطبوعات انجمن مجلد نصف قیمت پردی‌جائیں‌گی)

(۴) رکن معمولی انجمن کے مطبوعات کے مستقل خریدار هیں جو اس بات کی اجازت دے دیں کہ انجمن کی مطبوعات طبع هوتے هی بغیردریافت کئےبذریعہ قیمت طلب پارسل ان کی خدمت میں بهیج دی جائیں - (ان صاحبوں‌کو تمام مطبوعات پچیس فی‌صدی قیمت کم کرکے دی جائیں‌گی) مطبوعات میں انجمن کے رسالے بهی شامل هیں —

(۵) انجمن کی شاخیں وہ هیں جو انجمن کو یک مشت سواسو روپے یا بارہ‌روپے سالانہ دیں (انجمن ان‌کو اپنی مطبوعات نصف قیمت پر دے گی)

مقدمہ

کچھہ هی دنوں پہلے تک " ولی " اردو شاعری کا
باوا آدم مانا جاتا تھا اور بعض کو اب بھی اس پر
اصرار هے ' پرانی باتیں دل سے نکلتے هی نکلتی هیں -
لیکن تحقیق سے اب یہ بات قطعی طور پر ثابت هوگئی
هے کہ " ولی " سے بہت پہلے اردو کے بہت اچھے
شاعر هو گزرے هیں - اسی طرح اب تک اردو کی
پہلی کتاب " فضلی " سے منسوب کی جاتی تھی اور اس
کی " کربل کتھا " اردو نثر کی پہلی کتاب سمجھی جاتی
تھی - لیکن حال هی میں معلوم هوا کہ فضلی سے کہیں
پہلے نثر میں بہت سی کتابیں لکھی گئی تھیں مگر
پردۂ خفا میں تھیں - تحقیق و جستجو نے اب اُنھیں
گمنامی سے نکالا هے - انھیں میں سے ایک قابل قدر

کتاب "سب رس" ہے —

ہر زبان میں (زمانے کے لحاظ سے) نظم کو نثر پر تقدم حاصل ہے - اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ لوگ پہلے اردو ناٹکوں کی طرح نظم ہی میں گا گا کر باتیں کرتے تھے بلکہ اس سے یہہ مطلب ہے کہ ادبی نظر سے پہلے نظم کہی یا لکھی گئی اور نثر لکھنے کا رواج بہت بعد میں ہوا —

بات یہ ہے کہ انسان ابتدا میں زیادہ تر جذبات اور جبلت کا تابع تھا - اب بھی جہاں کہیں تمدن نے اپنی پرچھائیں نہیں ڈالی ' وہاں لوگ جذبات کی پوٹ معلوم ہوتے ہیں - عقل دیر میں آتی ہے اور مشکل سے آتی ہے اور اس کا جذبات پر غالب آنا اور بھی مشکل ہوتا ہے - جذبات کا اظہار نظم ہی میں خوب ہوتا ہے ' انسان کا پہلا کلام گیت ہے - گانا اور ناچنا انسان کے ساتھہ ساتھہ پیدا ہوا ہے - فطرت میں ہر جگہ ناچ اور گانا نظر آتا ہے - موزونیت دونوں کی جان ہے اور انسان کے اولین جذبات بے تکلفی اور سادگی سے اُنھیں کے طفیل میں ظاہر ہوے اور اب تک ہر قوم میں ' متمدن ہو یا غیر متمدن ' یہہ اس کی مسرت و لطف کا سامان ہیں اور جب تک سائنس جذبات کو بالکل کُچل کر اسے مشین کا پتلا نہ بنادے یہ یونہیں رہیں گے - اگرچہ اردو کا نشو و نما اُس وقت ہوا

جب کہ ملک اعلیٰ درجے کا متمدن تھا ' لیکن یہ فارسی اور ہندی کی پروردہ تھی دونوں شاعری کی زبانیں ہیں یہ بھی اُسی رستے پر پڑلی - اس کی ابتدا بھی نظم ہی سے ہوئی اور نثر بعد میں آئی ' یہاں تک کہ بعض علمی کتابیں بھی نظم ہی میں لکھی گئیں اور یہی تقریباً ہر زبان میں ہوا ہے ـــ

سب رس کا مصنف '' وجہی '' ہے - یہ عبداللہ قلی قطب شاہ کا درباری شاعر تھا - قطب شاہی بادشاہوں کے عہد میں دکنی یعنی قدیم اردو کو بہت فروغ ہوا - یہ علم و ہنر کے بڑے سر پرست تھے - شعرا اور علما اِن کے دربار کی رونق تھے - خود ان میں سے بعض بڑے پایہ کے شاعر ہوے ہیں - سلطان محمد قلی قطب شاہ (سنہ ۹۸۸ ھ تا سنہ ۱۰۲۰ ھ) کا ضخیم کلیات اس کی قادر الکلامی اور وسیع النظری پر دلالت کرتا ہے - اردو میں اس سے قبل کا ایسا پاکیزہ کلام دریافت نہیں ہوا ہے - اس کا بھتیجا اور جانشین محمد قطب شاہ (سنہ ۱۰۲۰ ھ تا سنہ ۱۰۳۵ ھ) بھی اردو کا بہت اچھا شاعر ہوا ہے اور اس کا دیوان موجود ہے - اس کا جانشین عبداللہ قطب شاہ (۱۰۳۵ ھ تا سنہ ۱۰۸۳ ھ) بھی اپنے باپ دادا کی طرح اردو کا شاعر تھا - اس کے عہد میں علم کا بہت چرچا تھا اور بعض بڑے بڑے فاضل اور شاعر اُس کے دربار سے تعلق رکھتے تھے - فارسی

لغت کی مقبول اور مشہور کتاب برہان قاطع اسی کے
عہد میں لکھی گئی - طب کی بعض کتابیں اسی زمانے
کی تالیف ہیں اور اسی بادشاہ کے نام سے منسوب ہیں -
ملا نظام الدین احمد نے حدیقہ السلاطین اس کے حالات میں
لکھی ہے - اس کے علاوہ اس عہد کے بہت سے علما نے
اپنی کتابیں اسی بادشاہ کے نام سے معنون کی ہیں '
جس سے اس کی علم پروری اور علمی ذوق کا پتا لگتا
ہے-ملا غواصی مصنف سیف الملوک و بدیع الجمال اور ابن نشاطی
مصنف پھول بن اسی کے دربار کے شاعر تھے - یہ کتاب سب رس
بھی وجہی نے عبداللہ قطب شاہ ھی کی فرمایش سے لکھی
تھی - چنانچہ وہ خود اس کتاب کے دیباچے میں لکھتا ہے —

" سلطان عبداللہ ' ظل اللہ ' عالم پناہ ' صاحب سپاہ '
حقیقت آگاہ ' دشمن پرور ' ثانی سکندر ' عاشق صاحب
نظر ' دل کے خطرے تے با خبر ' .... صبا کے
وقت بیٹھے تخت ' یکایک غیب تے رمز پاکر دل میں
اپنے کچھ لیا کر ' وجہی نادر من کوں ' دریا دل گوہر
سخن کوں ' حضور بلائے پان دئے ' بہت مان دئے ' ہور
فرمائے کہ انسان کے وجود بیچ میں کچھ عشق کا بیان
کرنا ' اپنا ناؤں عیاں کرنا ' کچھ نشان دھرنا ' وجہی
بھوگنی گن بھریا ' تسلیم کر کر سر پر ہات دھریا '
بہوت بڑا کام اندیشیا ' بہت بڑی فکر کریا ' بلند ہمتی
کے بادل تے دانش کے میدان میں گفتا راں برسایا '

قدرت کے اسراراں درسایا بادشاہ کے فرمائے پر چیلتیا "نوی تقطیع بیٹیا" —

سب رس کے علاوہ میرے پاس وجہی کی دو کتابیں اور بھی ہیں - ایک "تاج الحقایق" یہ بھی نثر میں ہے اور اس میں اخلاق و تصوف پر بعض مباحث ہیں اور "سب رس" کے بعض مقامات سے جہاں اس نے اسی قسم کی بحثیں چھیڑ دی ہیں ، بہت ملتے جلتے ہیں - دوسری ایک مثنوی "قطب مشتری" ہے - اس میں بادشاہ وقت ابراہیم قطب شاہ کے بیٹے ، محمد قلی قطب کے عشق و محبت کا قصہ بیان کیا ہے - اس کا سنہ تصنیف جیسا کہ اس نے خود کتاب کے آخر میں بیان کیا ہے سنہ ۱۰۱۸ ھ ہے - ایک بات البتہ سمجھ میں نہیں آئی کہ اس مثنوی میں وہ ہر جگہ اپنا نام "وجیہی" لکھتا ہے البتہ اس مثنوی میں ایک عنوان کے یہ الفاظ ہیں "وجہی تعریف شعر خود گوید" ظاہر ہے کہ یہ الفاظ اس کے نہیں ہو سکتے ، کسی دوسرے کے ہیں - لیکن "سب رس" میں جہاں کہیں اس کا نام آیا ہے وہاں "وجہی" لکھا ہے - کم سے کم اس کے پانچ نسخے میری نظر سے گزرے ہیں ان سب میں "وجہی" پایا گیا - حدیقہ قطب شاہی میں جہاں اس کا ذکر سلطان عبداللہ قطب شاہ کے فرزند کی تاریخ ولادت کے ضمن میں آیا ہے وہاں صاف طور پر

" وجہی " لکھا ہوا ہے - * ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے " وجہی " اور " وجیہی " دونوں طرح اپنا نام لکھا ہے - اس مثنوی میں ابراہیم قطب شاہ کی مدح اور محمد قلی قطب شاہ کی ولادت کا ذکر پایا جاتا ہے - گویا اس نے قطب شاہیہ خاندان کے چار بادشاہوں کو دیکھا تھا اور یہ کتاب اس نے عبداللہ قطب شاہ کے عہد محمد قلی قطب شاہ کے آخر زمانے میں لکھی - " سب رس " کا سنہ تصنیف سنہ ۱۰۴۵ ھ ہے ' چنانچہ خاتمۂ کتاب میں لکھتا ہے " بارے جس وقت تھا ایک ہزار چہل و پنج ' اس وقت ظہور پکڑیا یہ گنج " - یعنی اس نے " سب رس " مذکورہ مثنوی سے ۲۷ برس بعد لکھی ' اُس وقت اس کی عمر اچھی بڑی ہوگی - تعجب یہ ہے کہ اس نے اس کتاب میں کہیں اس مثنوی کا ذکر نہیں کیا - اس کے شاعر ہونے میں شبہ نہیں - سب سے بڑی شہادت تو یہ مثنوی ہے - دوسری شہادت " حدیقۂ قطب " سے ملتی ہے اس کے علاوہ وہ " سب رس " میں بھی اپنے اشعار اور غزلیں جا بجا نقل کرتا ہے -

اب میں کتاب کے متعلق کچھہ لکھنا چاہتا ہوں —

یہ کتاب ادبی نظر سے قدیم اردو میں خاص اور

---

* وجہی نے سلطان عبداللہ قطب شاہ کے فرزند کے تولد ہونے پر یہ تاریخ کہی " آفتاب از آفتاب آمد پدید " (سنہ ۱۰۲۱ ھ)

ممتاز حیثیت رکھتی ھے - قصہ بھی عجیب ہے اور طرز بیان بھی عجیب - مصنف نے ایک عام اور عالم گیر حقیقت کو مجاز کے پیرائے میں بیان کیا ھے اور حسن و عشق کی کش مکش اور عشق و دل کے معرکے کو قصے کی صورت میں پیش کیا ھے - یہ بڑے مزے کا قصہ ہے اور کون ہے جو اس کوچے سے نا آشنا ھو اور جس نے اس معرکہ میں چوٹ نہ کھائی ھو —

" وجہی " نے کہیں اس کا ذکر نہیں کیا کہ یہ قصہ اسے کہاں سے ملا ' دیباچہ پڑھنے سے یہ صاف معلوم ھوتا ھے کہ گویا یہ اُسی کی ایجاد ھے اور اُسی کے دماغ کی اپج ھے - حالانکہ یہ بات نہیں ھے - یہ پر لطف داستان سب سے پہلے (محمد) یحییٰ ابن سیبک فتاحی نیشا پوری نے لکھی - یہ نیشا پور علاقہ خراسان کے مشاهیر میں سے اور شاهرخ مرزا کے عہد میں تھے - انتقال کی تاریخ سنہ ۸۵۲ ھ ھے - تخلص فتاحی ھے - اس تخلص کے رکھنے میں بھی انھوں نے خاص جدت اور تکلف سے کام لیا ھے - یہ سیبک سے تراشا گیا ھے جو ان کے نام کا جز ھے - سیب کو عربی میں " تفاح " کہتے ھیں اور تفاح کو تقلیب کیا تو " فتاح " بنا اور اس سے " فتاحی " اپنا تخلص قرار دیا - اس کے علاوہ وہ اسراری اور خماری بھی تخلص کرتے ھیں - تذکروں میں لکھا ھے کہ یہ بہت فاضل اور قادر الکلام شاعر تھے لیکن

چونکہ طبیعت میں قناعت تھی اور دربار کے گوں کے نہ تھے اس لئے ان کا کلام زیادہ مشہور نہ ہوا - علاوہ دیوان کے ان کی کئی تصنیفات ہیں ان میں سے ایک "دستور عشاق" یعنی حسن و دل کا قصہ ہے —

دستور عشاق مثنوی ہے جس میں پانچ ہزار شعر ہیں - اس قصے کو مصنف نے "شبستان خیال" اور "حسن و دل" کے نام سے الگ الگ بھی لکھا ہے لیکن یہ دونوں دستور عشاق کے بعد لکھی گئی ہیں —

حسن ودل جو بہت مشہور ہوئی نثر میں دستور عشاق کا خلاصہ ہے - اس کی نثر مسجع اور مقفیٰ ہے اور صنایع اور بدایع کی اس میں خوب داد دی ہے - یہ کتاب یورپ میں تین بار چھپی اور ترجمہ ہوئی - سب سے پہلے آرتھر برون (ڈبلن) نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں ترجمہ کیا - دوسرا ترجمہ ولیم پرائس نے سنہ ۱۸۲۸ ع میں شایع کیا اور سب سے آخر میں جرمن ڈاکٹر رو ڈالف دوراک نے وی ایذا (Vienna) اکاڈیمی کی روئداد (سنہ ۱۸۸۹ ع' جلد ۱۱۸) میں مع ترجمہ کے شایع کیا - انگریزی کے دو ترجمے تو یونہیں ہیں لیکن اس جرمن ڈاکٹر نے مختلف نسخوں کا مقابلہ کرکے کتاب پر عالمانہ اور تنقیدی مقالہ لکھا ہے اور قصے کا خلاصہ بھی لکھہ دیا ہے اور ترکی شاعر لامعي (سنہ وفات ۹۳۸ ھ یا ۱۵۳۱ ع) کی داستان سے بھی جس نے اِسے اپني زبان

میں لکھا ھے اس قصے کا مقابلہ کیا ھے - تین اور ترکی شاعروں نے بھی اس پر طبع آزمائی کی ھے - ایک تو آھی (سنہ وفات ۱۵۱۷ ع) اور دوسرا " والی " ھے جو سولھویں صدی عیسوی کے آخر میں ھوا ھے اور تیسرا " صدقی " - لامعی اور آھی کی کتابیں نثر میں ھیں اور والی اور صدقي کی نظم میں - آھی کی کتاب نا تمام ھے اور اس کی نثر نہایت درجہ مسجع و مقفی اور دقیق ھے - سوائے صدقی کے باقی سب نے قصے میں اپنی طرف سے بہت کچھہ تصرف کیا ھے — * ھندوستان بھی اس سے خالی نہیں - عہد عالمگیر میں سنہ ۱۰۹۵ ھ میں خواجہ محمد بیدل نے اس قصے کو پرتکلف نثر میں لکھا ھے - اس میں انھوں نے یہ جدت کی ھے کہ قصے کے اشخاص کو خطابات بھی عطا فرمائے ھیں جس سے تمثیل کا لطف جاتا رھا ھے —

مذکورہ بالا حالات میں نے مسٹر آر - ایس - گرین شیلڈس (آی - سی - ایس) کی کتاب دستور عشاق کے مختصر دیباچے سے اخذ کئے ھیں جو انھوں نے جرمن ڈاکٹر کے مقدمے سے (جس کا ذکر اوپر ھو چکا ھے) نقل کئے ھیں - مسٹر گرین شیلڈس نے اصل فارسی نسخہ سنہ ۱۹۲۶ ع میں شایع کیا —

---

* ملاحظہ ھو ھسٹری آف اوٹو من پوئٹری مصنفۂ گب ، جلد دوم صفحہ ۲۹۲ تا ۲۹۶

لیکن ہندوستان میں حسن و دل کے نام سے اسی قصے کو ایک شاعر نے بھی نظم کیا ہے جس کا ذکر یورپین مترجموں نے نہیں کیا - اس کے مصنف داؤد ایلچی ہیں جنھوں نے اپنی مثنوی حسن و دل سنہ ۱۰۵۴ ھ میں نظم کی - * یہ کتاب بمبئی یونیورسٹی کے کتب خانے میں ہے —

---

* کتاب کی وجہ تالیف یہ بیان کی ہے —

بسے ہست منظوم افسانہا
بلطف عبارت چو دردانہا
زہر نکتہ سنجی در اطوار عشق
بطرزے کہ بنماید آثار عشق
ولے ایلچی با پریشاں دلی
سرے پر ز سودائے بے حاصلی
بری از تکلف بطرز غریب
ادا می کند قصۂ بس عجیب

کتاب کے آخر میں یہ اشعار ہیں اور پانچویں شعر میں سنہ تالیف مذکور ہے —

بگو حمد للہ کہ ایں گفت گو
بسر حد انجام آورد رو
دل و حسن گشتند از عشق شاد
گرفتند از وہم کمال مراد

باقی حاشیہ بر صفحہ آئندہ —

ان تمام مصنفوں نے اس قصے کے بیان کرنے میں ' خواہ نثر میں ہو یا نظم میں ' مولانا فتاحی سے خوشہ چینی کی ہے - گو ملا وجہی نے قصے کی اصل کی طرف کہیں اشارہ نہیں کیا مگر دونوں کتابوں کے پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وجہی نے قصے کی واردات حرف بحرف فتاحی سے لی ہے اپنی طرف سے کوئی اضافہ کیا ہے تو یہ کہ جا بجا موقع بے موقع پند و موعظت کا دفتر کھول دیا ہے جس کا اصل کتاب میں نام و

باقی حاشیہ بر صفحہ گزشتہ ---

نتائج از ایشاں بسے حاصل ست
شناسد کسے کو بحق و اصل ست
یکے زاں نتایج بود این کتاب
کہ حسن و دلش نام شد از صواب
ز ہجر نبئی زکی در شمار
گزشتہ ہزار ست پنجاہ و چار
کہ ترتیب ایں نظم ترتیب دید
نکو داستانے بآخر رسید

آخری دو شعر یہہ ہیں ---

قلم رفتہ رفتہ بایں جا رسید
ز سر گشتگیہائے خود آرمید
درود نبی گشت آخر کلام
علیہ الصلوۃ علیہ السلام

نشاں نہیں —

میرا قیاس یہ ہے کہ وجہی کو فتاحی کی حسن و دل جو نثر میں ہے ہاتھہ لگ گئی تھی ' دستور عشاق اس کی نظر سے نہیں گزری تھی - اس کے کئی وجوہ ہیں ایک تو یہ کہ وجہی نے اپنی نثر میں اُسی کا طرز اڑایا ہے اور مسجع اور مقفیٰ عبارت لکھی ہے - دوسری وجہ یہ ہے کہ جن امور کا ذکر دستور عشاق میں مفصل ہے اور نثر کے خلاصے میں سر سری یا برائے نام ہے ان کی تفصیل وجہی کے ہاں بھی نہیں پائی جاتی - مثلاً جب حسن و دل کی شادی ہوتی ہے تو وہاں فتاحی نے دت و گل ' چنگ و بنفشہ ' نرگس و کاسہ چینی کے بڑے پرلطف مناظرے لکھے ہیں - نثر کی کتاب میں ان کا ذکر نہیں ' سب رس میں بھی یہ نہیں پائے جاتے - اور اس تقریب میں قامت اور زلف اور دیگر امرا کی طرف سے جو دعوتیں اور مہمانداریاں ہوئی ہیں اس کا بھی کوئی مذکور نہیں - اور آخر میں جب گلشن رخسار میں خضر سے ملاقات ہوتی ہے تو وجہی نے صرف چند ہی سطروں میں یہ ملاقات ختم کردی ہے اور آنکھوں ہی آنکھوں میں ساری باتیں ہو جاتی ہیں اور زباں سے کسی کلمے کے ادا کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی - لیکن بخلاف اس کے دستور عشاق میں خضر دل کو ایک پر معنی اور پر معارف تلقین کرتا ہے - سب رس میں قصے کا خاتمہ مگھم بلکہ

مبہم ہو کے رہ جاتا ہے ' دستور عشاق میں فتاحی خضر کی زبان سے تمام اسرار کی حقیقت کھولتا ہے اور بتاتا ہے کہ "تو" کیا ہے - زرق ' توبہ اور زہد کون ہیں - نظر ' ہمت ' رقیب ' قامت ' زلف ' وفا اور غیر سے کیا مطلب ہے - گلشن رخسار اور شہر دیدار کیا ہیں اور عقل اور عشق کی کیا حقیقت ہے - غرض تمام تمثیل پر سے جو ہم پڑھتے آئے ہیں آخر میں مجاز کا پردہ اُٹھا دیتا ہے اور حقیقت کا جلوہ دکھا دیتا ہے اور جن چیزوں کو ہم قصہ سمجھتے تھے وہ معارت کے رنگ میں نظر آنے لگتی ہیں اور اس ترکیب سے داستان کے تمام اسرار حل ہو جاتے ہیں - آب حیات جس پر قصے کی بنیاد ہے اور جس کی آرزو میں تمام فتنے اور فساد برپا ہوتے ہیں اور طرح طرح کی آفتیں نازل ہوتی ہیں وہ سب رس میں آخر تک مگھم سا رهتا ہے اور تمثیل کسی قدر ناقص اور تشنہ رہ جاتی ہے - دستور عشاق میں خضر نے اس گتھی کو بھی سلجھایا ہے اور تمثیل کی تکمیل کردی ہے - اگرچہ شروع میں ایک جگہ وہ آب حیات کے متعلق یہ کہتا ہے —

بکف آبے کن از عین شریعت
کہ این است آب حیواں در حقیقت

لیکن فتاحی نے گلشن رخسار میں سر چشمہ فم کی نشان دہی کی ہے اور اُس چشمے پر جو سبزہ اُگا ہوا ہے

اُسے خضر سے تعبیر کیا ہے اور فم یعنی منہ ہی وہ جگہ ہے جہاں سخن پایا جاتا ہے اور یہ سخن آب حیات ہے۔ وجہی نے بھی منہ ہی کو آب حیات کا چشمہ بتایا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے " تماشا دیکھتے دیکھتے رخسار کے گلزار میں آئے ، دہن آب حیات کا چشمہ پائے " ھمت نے بھی یہی پتہ دیا تھا - مگر فتاحی نے اسے زیادہ صاف کر دیا ہے وہ دہن کو چشمہ اور سخن کو آب حیات بتاتا ہے ، اور پھر اس کی تعریف میں یوں نغمہ زن ہوتا ہے —

سخن روح اللہ پاکست در اسم
زحق القائے او با مریم جسم
سخن دریست از دریائے اعظم
سخن نوریست در مشکاۃ آدم
سخن علم لدنی را نشان ست
کہ از تعلیم علمہ البیان ست
سخن " آب حیات " ست از کرامت
کہ زو زندہ ست تا روز قیامت

اب اس کتاب (سب رس) کو حسن و دل کا فرزند ہونا سزاوار ہے جس پر قصے کا خاتمہ ہے —

قصے کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک طرف عقل اور عشق کا معرکہ ہے اور دوسری طرف دل اور حسن کا - عقل مغرب کا بادشاہ اور عشق مشرق کا - عقل کا ملک یونان (بقول

وجہی - سیستان) تھا - حسن عشق کی بیٹی ھے اور دل عقل کا فرزند ھے - بیٹا جب سیانا ھوا تو باپ (عقل) اُسے شہر تن (بدن) کا والی بنا دیتا ھے -. ایک روز کا ذکر ھے کہ دل کا ایک مصاحب آب حیات کا قصہ پڑھ کر سناتا ھے ---

دل کو آب حیات کا ذکر سنکر اس کے حاصل کرنے کی دھن لگتی ھے اور اس کے پیچھے ایسا دیوانہ ھوتا ھے کہ کھانا پینا حرام ھو جاتا ھے - آخر اس کا جاسوس نظر اس کی تلاش میں نکلتا ھے اور رستے میں اُسے ایک خوش منظر اور خوش حال شہر ملتا ھے جس کا نام عافیت اور اس کے بادشاہ کا نام ناموس ھے - وہ ناموس سے ملاقات کرتا ھے اور اپنے سفر کا مقصد بیان کر کے رھنمائی کا طالب ھوتا ھے - ناموس کہتا ھے کہ آب حیات کی کوئی حقیقت نہیں یہ فسانہ ھے اصل آب حیات انسان کی آبرو ھے - نظر مایوس ھوکر آگے بڑھتا ھے - چلتے چلتے ایک عظیم الشان پہاڑ کے قریب پہنچتا ھے - دریافت کرنے پر معلوم ھوتا ھے کہ اس کا نام زھد ھے اور ایک بڈھے زرق نامی کا آشیانہ ھے - اس کی خدمت میں حاضر ھوا آب حیات کا نشان پوچھا - اس نے کہا کہ آب حیات دنیا میں کہاں وہ تو بہشت میں ھے - ھاں اگر اس کی تلاش ھے تو عاشقوں کے آنسوؤں میں ڈھونڈھ - یہ بات اُس کے دل کو نہ لگی اور وھاں سے

مایوس ہوکر آگے چلا تو ہدایت نام ایک سر بفلک کوٹ دیکھا جس کا بادشاہ ہمت تھا اس نے البتہ کچھہ ہمت بندھائی اور آب حیات کا پتہ بتایا اور کہا کہ کوہ قاف کے اُس طرف ایک شہر ہے جس کا نام دیدار ہے اُس میں ایک باغ ہے جس کا نام رخسار ہے اور اس باغ میں ایک چشمہ دہن ہے اور اسی چشمے میں آب حیات ہے جس کی تجھے تلاش ہے - اور ایک سفارشی خط اپنے بھائی قامت کے نام دیا - اور یہ بھی کہا وہاں پہنچنا بہت دشوار ہے شہر دیدار کا نگہبان ایک دیو رقیب نامی ہے وہ کسی غیر آدمی کو وہاں گھسنے نہیں دیتا - غرض بہزار دقت جب کہ وہ رقیب کے شہر سگسار میں پہنچا تو نگہبانوں نے اُسے قید کرلیا اور رقیب کے پاس لے گئے - رقیب بہت بگڑا اور کہا تو یہاں کیسے آیا - نظر نے جب دیکھا کہ جان کا خطرہ ہے تو کہا میں بڑا حکیم اور کیمیا گر ہوں - رقیب کو لالچ نے گھیرا اور سونے کی طمع میں اُسے بڑی خاطر سے اپنے پاس رکھا - جب سونا بنانے کی فرمائش کی تو نظر نے کہا بعض دوائیں صرف شہر دیدار میں ملتی ہیں وہاں لے چلو تو سونا بنادوں گا - وہاں گیا تو قامت سے ملاقات ہوئی ہمت کا خط دیا اور اس کی مدد سے چھپ کر رقیب کے پنجے سے رہائی پائی اور شہر دیدار کا قصد کیا - رخسار کے گلزار میں پہنچا تو دل باغ باغ

ھوگیا - قضا کار حسن کی ایک سہیلی الت (زلف)
وھاں سیر کرنے آئی تھی اس کی آنکھہ جو نظر پر پڑی
تو برھم ھوکر بولی کہ تو کون ھے اور یہاں کیسے آیا
ھے ؟ یہ بہت گھبرایا اور بہت منت و عاجزی کی
اور کہا میں مصیبت زدہ ھوں ' یہاں تک آگیا ھوں '
خدا کے لئے مجھہ پر رحم کرو - اُسے ترس آیا اور اپنے
ساتھہ لے گئی - رخصت کرتے وقت اپنے کچھہ بال دئے
اور کہا جب تجھہ پر کوئی مصیبت آئے تو یہ بال آگ
پر رکھہ دینا میں فوراً تیری مدد کو آجاؤں گی - زلف
سے وداع ھوکر پھر شہر دیدار کی طرف چلا اور تھوڑی
دیر میں رخسار کے گلزار میں پہنچ گیا - وھاں کا
نگہبان غمزہ تھا ' غمزہ نظر کا بھائی تھا لیکن بچپن
میں جدا ھوگئے تھے ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے تھے -
غمزے نے جو غیر شخص کو گلزار میں دیکھا تو فوراً
جھپٹ کر اُسے گرفتار کرلیا اور قتل ھی کرنا چاھتا تھا
کہ اس کی نظر بازو بند پر پڑی - ان کی ماں نے
بچپنے میں نشانی کے لئے دونوں کے بازؤں پر ایک
ایک لعل باندھ دیا تھا ' دیکھتے ھی وہ نظر سے لپٹ
لپٹ کر رونے لگا - دونوں بھائی ملے نظر نے اپنا سب
احوال سنایا - غمزہ حسن کا مصاحب تھا وہ اسے حسن
کے پاس لے گیا - حسن کے پاس ایک نہایت خوش رنگ
بیش بہا لعل تھا جس پر ایک خوبصورت موھنی مورت

بنی ہوئی تھی اس نے پرکھنے کے لئے نظر کو دکھایا
وہ دیکھ کر حیران ہوگیا اور کہا کہ یہ صورت تو دل
کی ہے - یہ سنتے ہی حسن دل پر عاشق ہو جاتی
ہے - نظر نے کہا کہ دل کو آب حیات کی بڑی جستجو
ہے اور اس کے پیچھے دیوانہ ہو رہا ہے - یہ تمہارے
ہاتھ میں ہے یہ مل جائے تو میں دل کو تیرے پاس
لے آتا ہوں - حسن نے اپنے غلام خیال کو نظر کے ساتھ
کیا اور ایک یاقوت کی انگوٹھی ان کو دی جس سے
آب حیات کے چشمے پر مہر کی جاتی تھی - خیال اور نظر
شہر بدن میں پہنچ کر دل سے ملتے ہیں دل کو جب
یہ حال معلوم ہوتا ہے اور خیال حسن کی تصویر کھینچ
کر دل کو دکھاتا ہے تو دل ہزار جان سے حسن پر
عاشق ہو جاتا ہے ، کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے آخر نظر
کے مشورے سے شہر دیدار کے سفر کا قصد کرتا ہے -
دل کے باپ بادشاہ عقل کا وزیر وہم نامی اپنے آقا کا
بڑا خیر خواہ تھا اسے جب یہ خبر ہوئی تو اس نے فوراً
بادشاہ سے ساری باتیں جا لگائیں اور کہا کہ نظر جو
شہر سے غائب تھا ایک خانہ خراب خیال کو ساتھ لایا
ہے اور دونوں شہزادۂ دل کو شہر دیدار کی طرف لئے
جا رہے ہیں - یہ ضرور کوئی فتنہ پیدا کریں گے اور
ملک میں خلل ڈالیں گے - ابھی بادشاہ عشق سے صلح
ہوئی ہے باہم قول و قرار ہوئے ہیں اگر لڑائی ہوئی

تو بہت برا ہوگا - عشق بہت قوی ہے اس سے عہدہ برآ ہونا آسان نہیں - عقل اس خبر کے سننے سے سخت پریشان ہوا اور وہم کے مشورے کے موافق دل اور نظر کو قید کر دیا اور پہرے بٹھا دئیے ــــ

یاقوت کی وہ انگوٹھی جو حسن نے دل کو اپنے عشق کی نشانی بھیجی تھی کسی مصلحت سے دل نے نظر کو دیدی تھی اس کی ایک خاصیت یہ تھی جو کوئی اُسے منہ میں رکھہ لے تو سب کی نظروں سے اوجھل ہو جائے ' وہ سب کو دیکھے اُسے کوئی نہ دیکھہ سکے - اس انگوٹھی کو منہ میں رکھہ عقل بادشاہ کے بند سے باہر نکل آیا اور شہر دیدار کی طرف روانہ ہوا اور جلد جا پہنچا - سیر کرتے کرتے رخسار کے گلزار میں گزر ہوا ' وہاں ایک چشمہ جسے آب حیات کہتے ہیں پایا ' لالچ میں آکر چاہتا تھا کہ ایک گھونٹ پانی پی لے کہ انگوٹھی منہ میں سے نکل چشمے میں جا پڑی اور آب حیات کا چشمہ نظر سے غائب ہوگیا - اتنے میں رقیب کی نظر اس پر پڑی وہ تاک میں تھا ہی فوراً جکڑ کر باندھ لیا اور گھر لیجا کر قید کر لیا - یہ ان کے کرتوت کا نتیجہ تھا - سخت پریشان حال اور بے قرار تھا کہ ایک دن لٹ کے بالوں کا خیال آیا ' ایک دو بال لیکر آگ پر رکھے ' بالوں کا آگ پر رکھنا تھا کہ فوراً لٹ آپہنچی - حال پوچھا اور کسی حکمت سے قید سے چھڑایا

اور شہر دیدار اور رخسار کے گلزار کے رستے پر ڈال دیا - نظر وہاں پہنچ کر حسن سے ملا - وہ فراق کی ماری تو انتظار ہی میں بیٹھی تھی ' جب نظر کی زبانی سب حال معلوم ہوا تو بہت مایوس ہوئی اور غمزہ کو بلاکر کہا کہ تم اور نظر دونوں جاؤ اور جس طرح بن پڑے ' تدبیر سے ' حکمت سے ' جادو سے ٹونے سے دل کو یہاں لیکر آؤ —

اب نظر اور غمزہ چیدہ اور تجربہ کار آدمیوں کو ساتھہ لیکر شہر بدن کی طرف سدھارے - کہتے ہیں کہ نظر جس وقت عقل کے بند سے نکل بھاگا تو عقل کو اُسی وقت کھٹکا ہوا تھا کہ یہ جا کر کچھہ نہ کچھہ فساد برپا کرے گا - اس لئے اس نے پہلے ہی سے سر حد کے سرداروں کے نام احکام جاری کر دئے تھے کہ نظر قید سے بھاگ گیا ہے اُسے ملک سے باہر نہ جانے دیں اور جہاں ملے قید کر لیں - زرق کا بیٹا توبہ جو اپنے کوہستان زہد میں رہتا تھا اُسے بھی عقل نے تاکیدی احکام بھیجے تھے - جب نظر اور غمزہ چلتے چلتے وہاں پہنچے تو قلعہ کے دیدبان نے اطلاع دی کہ نظر لشکر لئے پہاڑی کے نیچے پڑا ہے - توبہ غصہ میں بھرا ہوا فوراً لشکر لے کر چڑہ آیا - یہ دونوں بڑی دلیری اور بے جگری سے لڑے اور توبہ کو مار بھگایا - یہاں سے چل کر وہ قلندروں کے بھیس میں شہر عافیت کی طرف

چلے اور وهاں کے بادشاہ ناموس سے ملے - اس پر کچھہ ایسا جادو چلے کہ تخت و تاج چھوڑ کر وہ بھی فقیر ہوگیا —

ادھر توبہ شکست کھاکر با حال خستہ و تباہ بادشاہ عقل کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھہ اس پر گزری تھی کہہ سنائی - بادشاہ نے غمزہ کی یہ سفا کی دیکھی تو دل کو طلب کیا ' قید سے رھا کیا اور غمزہ کی بیدادی کا قصہ سنایا اور نہایت دلسوزی سے موقع کی اونچ نیچ کو سمجھایا اور کہا کہ حسن کا لشکر بہت سفاک ھے اس میں وفا نہیں - تم اگر ان دغا بازوں کی باتوں پر جاؤگے تو اپنا ملک کھو بیٹھوگے ھماری بات سنو ' ھمارا جرار لشکر حاضر ھے اسے لیکر شہر دیدار کے اُدھر چلے جاؤ ' اکیلے جانا خطرے سے خالی نہیں ' عورت کی ذات بہت مکار ہوتی ھے نہ معلوم اس عشق کے پردے میں کیا گل کھلائیے - دل کو بھی یہ بات پسند آئی اور سمجھا کہ اگر غالب آیا تو حسن اپنی ھے اور جو مغلوب ہوا تو معذوری ھے - عقل کی باتوں سے عشق کا ولولہ دھیما پڑگیا —

غرض شاہ عقل کے سپہ سالار صبر کو ساتھہ لیا اور لاؤ لشکر لے کر شہر دیدار کا رخ کیا - تھوڑی دور چلے تھے کہ ساتھہ والے خبر لائے کہ اس جنگل میں جگہ جگہ ھرن چوکڑیاں بھرتے نظر آتے ھیں گویا ہوا سے باتیں

کرتے ھیں - دل یہ سنکر بے تاب ھوگیا ، شکار کا شوق
سر پر سوار ھوا - تیر کمان لے ھرنوں پر گھوڑا ڈالا -
وہ اصل میں ھرن نہ تھے وھی غمزے کا لشکر تھا ،
انھیں کون پکڑ سکتا تھا ، دور نکل جاتے تو ٹھیر جاتے
اور جو دل قریب آتا قلانچیں بھر کے آگے نکل جاتے -
عقل کو خبر ھوئی تو محبت نے جوش مارا اور وہ
بھی اسی طرف راھی ھوا - دونوں ھرنوں کے پیچھے
سر گرداں چلے اور نظر اور غمزہ انھیں جل دیکر شہر
دیدار کے پاس لے آئے - حسن کی خدمت میں حاضر ھوے
اور اپنی کار گزاری سنائی وہ سنکر باغ باغ ھوگئی —

اب سوچ یہ پڑی ، کہ عقل بادشاہ جو لشکر لئے
چلا آرھا ھے اس کی کیا تدبیر کی جائے اور اس آفت
کو کیونکر ٹالا جائے - رائے یہ قرار پائی کہ حسن اپنے
باپ کو اطلاع دے کہ وہ کسی جتن سے اس بلا کو ٹالے -
چنانچہ اس نے اپنے باپ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ
میرا ایک وفادار غلام خیال نامی مدت سے غائب تھا
اب معلوم ھوا عقل بادشاہ نے گرفتار کر لیا ھے - ھم نے
طلب کیا تو بہت برھم ھوا اور اب لشکر لئے چڑھا
آرھا ھے - عشق نے جب یہ مکتوب پڑھا تو مارے طیش
کے چہرہ لال ھوگیا اور کہنے لگا کہ عقل کی یہ مجال
کہ وہ اس سر زمین پر قدم رکھے ، عقل دیوانہ ھے
کہ جو عشق سے بھڑنا چاھتا ھے —

غرض عشق نے اپنے بہادر سپہ سالار مہر کو مقابلے کے لئے بھیجا - عقل یہ فوج دیکھہ کر بہت ستٹ پٹایا - فرزند کي نالايقي اور اپنے فعل پر بہت پچتایا - اب لڑائی شروع ہوگئی - غمزہ نے عقل پر حملہ کیا ' خوب دو دو ہاتھہ ہوے ' عقل کو سنبھلنا مشکل ہوگیا - دوسرے روز قامت نے عقل کے لشکر پر قیامت برپا کردی - تیسرے دن رات کو زلف نے شبخوں مارا ' سوتے ہوؤں کو پچھاڑا - اتنے میں باس (نسیم) پہنچی ' اس نے دل کو بہت کچھہ ڈھارس دی اور پے در پے حملوں سے غنیم کے لشکر میں کھلبلی مچادی ' زلف کو بھگا دیا اور عشق کا لشکر تتر بتر ہوگیا —

حسن کو جب یہ خبر پہنچی تو بہت گھبرائی ' اپنے خال سے مشورہ کیا - اس نے کہا کوہ قاف میں تیری ایک ہمزاد ہے بڑی چتر اور دلیر ہے حسن و جمال میں بھی لا جواب ہے وہ آگئی تو بیڑا پار ہے - حسن نے کہا وہ کوہ قاف میں ' میں یہاں ' اس کے آئے آئے تو کام تمام ہو جائے گا - خال نے کہا یہ کوئی مشکل نہیں ' میرے پاس عنبر کا دانہ ہے ' ابھی آگ پر رکھتا ہوں ' چٹکی بجاتے میں تیرے پاس آ جائے گی - خال نے ایسا ہی کیا اور حسن کی ہمزاد فوراً آپہنچی - حسن اُسے دیکھہ کر بہت حیران ہوئی ' گلے ملی اور اپنی ساری بپتا کہہ سنائی - ہمزاد نے کچھہ سوچ بچار کے بعد کہا تو مت '

عقل کیا چیز ہے ، وہ ہمارے حملے کی کیا تاب لا سکتا ہے - حسن کی ہمزاد نے اپنا ناز ، غمزہ ، شیوہ ، نخرہ سپہ سالار مہر کی مدد کو بھیجا - حسن کے پاس ایک باکمال تیر انداز بھی تھا ، جس کا نشانہ کبھی خطا نہ ہوتا تھا ، اس کا نام ہلال تھا ، اسے بھی حسن نے سپہ سالار کی کمک پر بھیجا - جب یہ پہنچے تو سپہ سالار کا پلہ بہت بھاری ہوگیا - ہلال عقل کے لشکر پر جا پڑا ، صفوں کو درہم برہم کرتا ہوا اندر گھستا ہوا چلا گیا اور یک بارگی دل کے پاس جا پہنچا اور انجان پنے سے ایسا تیر جوڑ کر مارا کہ دل گھوڑے پر سے زمین پر آگرا - مارنا کسے چاہتا تھا اور لگ گیا کسے ، قضا پر کسی کا بس نہیں چلتا - عقل نے جو یہ دیکھا تو حواس جاتے رہے سارا لشکر تو کہیں ، میں کہیں ، فرار ہوگیا - عقل بیچارہ مارا مارا پھرا کہیں ٹھکانا نہ ملا —

ادھر فتح کے شادیانے بجنے لگے - حسن ہزار ہزار شکر بجا لائی - عقل کو پاس نہ دیکھ کر حسن کے خدمت گاروں نے دل کو گرفتار کرلیا اور حسن کے پاس لے آے- حسن کی نظر جو اس پر پڑی تو آنکھوں میں آنسو بھر آے ، اور دل سے آہ نکلی ، بے تاب ہو گئی - مارنے والے کو کوسنے دینے لگی اور خدمت گاروں پر آفت برپا کردی - اب کیا ہوسکتا تھا ، خاموش ہو رہی مگر دل کو لگی ہوئی تھی ،

اپنی دائی ناز کو بلایا اپنی بے قراری اور بے تابی کا
حال سنایا - دائی نے کہا جلدی اچھی نہیں مصلحت سے
کام لینا چاهئیے ورنہ اس میں بڑی بدنامی ہوگی -
مناسب یہ ھے کہ رخسار کے گلزار میں ایک کنواں ھے
جسے چاہ ذقن کہتے ہیں ' کچے سونے کا بنا ہوا ہے اور
اس کا سواد بھی اچھا ھے فی الحال دل کو وہاں بند
رکھا جاے - دل بیچارہ یہاں گرفتار ' اُدھر حسن بے قرار -
آخر حسن سے نہ رہا گیا اس نے اپنی سہیلی وفا
کو جو سپہ سالار مہر کی بیٹی تھی ' بلا کر اپنے درد
دکھ کی داستان بیان کی اور کہا کہ دل سے ملنے کی
کوئی تدبیر کرو - وفا نے کہا مرے خیال میں ایک بات
آتی ھے کہ شہر میں ایک باغ ھے (جس کا نام باغ
آشنائی ھے *) اس میں ایک چشمہ ھے جیسا چشمۂ آب
حیات - باغ کے بیچوں بیچ ایک چھجا ھے جس پر غمزے
کے بادل چھاے رہتے ہیں اور ناز کے موتی برستے ہیں -
اس چھجے میں دو کالی کالی کھڑکیاں ہیں جو ان
کھڑکیوں کو کھول کے داخل ہو تو وصال کی لذت پاے -
حسن نے منت سے کہا کہ اگر تو یہ کرسکتی ھے تو للہ
جلدی کر اور ساتھ ھی زلف کو حکم دیا کہ دل کے
پیچ سب کھول دے اور چاہ ذقن سے باہر نکال لا -

---

* یہ نام دستور عشاق میں ھے سب رس میں اس کا
کوئی نام نہیں دیا —

زلف ناز و ادا سے اکڑتی لچکتی گئی اور دل کو چاہ ذقن سے باہر نکال لائی - اتنے میں وفا بھی آ پہنچی دل سے گھل مل کے باتیں کرنے لگی - بہت کچھ دلاسا دیا اور کہا حسن نے جو تجھے بند کر رکھا تھا اس میں مجبوری تھی، باپ کا ڈر اور لحاظ تھا اگر ایسا نہ کرتی تو تیری جان کے لالے پڑ جاتے - حسن نے تیرے ساتھ بڑی مروت اور عنایت کی ہے تجھے اس کی قدر کرنی چاہئے - غرض اس طرح کی میٹھی میٹھی باتوں سے اس کے دل کو لبھایا اور محبت کی گرمائی سے گرمایا - کنوئیں سے نکل کر باغ میں جو آیا تو بہت خوش ہوا - بہت دنوں کا تھکا ماندہ تھا وہیں پھولوں کی کیاری پر پڑکے سو رہا - حسن کو جب یہ خبر پہنچی تو مارے خوشی کے پھولی نہ سمائی، ہوا کی طرح اُڑ کے آئی - دیکھا کہ دل کا قرار جی کا آرام دل پڑا سو رہا ہے اور سارا باغ اس کے حسن کی جوت سے جگمگ کر رہا ہے - دل کی صورت دیکھ حسن کا دل ہاتھ سے جاتا رہا اس کے پاؤں پر آنکھیں ملیں، بلائیں لینے لگی اور اس کا سر گود میں لے کر بیٹھ گئی مگر آنکھوں سے تپ تپ آنسو گر رہے تھے - چند قطرے دل کے رخسار پر جو گرے تو اس کی آنکھ کُھل گئی - حیراں تھا کہ باغ میں دفعتاً یہ نئی بہار کہاں سے آگئی کہ سارا چمن نور کا عالم ہے- آنکھ اُٹھا کر

دیکھا تو دوسرا ہی عالم نظر آیا - دل سے آہ نکلی ' بیقرار ہو گیا اور محبت کے جوش میں دوڑ کر قدموں پر گر پڑا - اب گلے شکوے اور راز کی باتیں ہونے لگیں - اس کے بعد حسن نے کہا کہ تیرے عشق نے بیتاب کردیا اور یہاں کھینچ لایا اب اجازت دے جاتی ہوں اور وصال کی تدبیر کرتی ہوں برا نہ مان اور میری مصلحت کو پہچان - *

سر شام وفا اور نازنے چھجے پر مجلس عشق آراستہ کی ' نظر اور خیال اور تبسم چشمے پر صحبت رکھتے تھے - حسن نے وفا کو بلا کر کہا کہ خیال ' نظر اور تبسم سے کہو کہ دل کو داروے بیہوشی پلائیں اور زلف سے کہو کہ دل کو اس چھجے پر اس طرح لیکر آئے کہ کسی اور کو تو کیا اُسے بھی خبر نہ ہو - خیال ' نظر اور تبسم نے حکم کی تعمیل کی اور زلف اُسے چھجے پر اس طرح اڑھالائی کہ دل کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہوئی - غرض اس طرح روز حسن دل کو بالا خانے پرلاتی' مزے اڑاتی اور دل کے ارمان نکالتی —

آخر یہ چوری کب تک چھپتی - رقیب کی ایک بیٹی تھی جس کا نام غیر تھا - حسن کے پاس رہتی تھی - ظاہر میں دوست پر دل میں کھوٹ تھا - اُسے

---

* اس بیان میں اور بعد کے بعض حالات میں دستور عشاق سے خفیف سا اختلاف ہے —

اس کا جلا پا تھا کہ حسن اکیلے اکیلے کہیں جاتی ھے اور مجھسے چھپاتی ھے اس کی توہ میں رھنے لگی - ایک روز چپکے سے حسن کے پیچھے ھو لی اور بالا خانے پر ایک کونے میں چھپ کے بیٹھہ رھی اور سارے راز سے واقف ھوگئی —

ایک شب ایسا ھوا کہ حسن شہر گئی تو کسی وجہ سے اس کا آنا نہ ھوا غیر موقع پاکر وصال کے بالا خانے پر چڑھ گئی - جادو ٹونے میں کہاں رکھتی تھی ' حسن کا بھیس بدل کر بیٹھہ گئی - جس طرح حسن حکم دیتی تھی اسی طرح اس نے بھی حکم دیا - داروے بیہوشی پلا زلف اُسے جوں توں بالا خانے پر لائی - اتنے میں خیال جو سو رھا تھا جاگا ' دل کو دیکھا تو کہیں نہ پایا - بہت پریشان ھوا ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے وصال کے بالا خانے پر پہنچا تو دیکھا کہ غیر دل کی گود میں مست پڑی ھے اور دل بے خبری کے عالم میں ھے - فوراً شہر دیدار کو دوڑا گیا اور جو کچھہ دیکھا تھا حسن سے من و عن بیان کیا - یہ سن کر حسن کے ھوش جاتے رھے تن بدن میں آگ لگ گئی ' جیسے بیٹھی تھی اُٹھہ کھڑی ھوئی اور حسد کی آگ میں جلتی بلتی وصال کے بالا خانے پر آئی - غیر اور دل کو ایک جگہ دیکھہ کر آپے سے باھر ھوگئی - کوسنے اور گالیوں کا جھاڑ باندھ دیا اور ایک قیامت برپا کر دی - غیر ھکا بکا

رہ گئی اور چھپ کر دوسرے رستے سے نکل بھاگی -
حسن دل پر بھی سخت بر افرختہ ہوئی اور اس کی
بے وفائی اور بے مہری سے اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا
اور طیش میں آکر خیال ، نظر اور تبسم کو حکم دیا
کہ اس نالایق بے وفا سورکھہ کو باغ سے باہر نکال دو —
غیر نے اِدھر تو حسن اور دل سے یہ فریب کیا ،
اُدھر اپنے باپ رقیب سے جا لگائی اور حسن اور دل کے
کرتوتوں کی ساری کیفیت سنائی - وہ سنکر بہت بر افروختہ
ہوا ، شہر دیدار میں آیا اور دل کو بندی خانے سے
نکال شہر سگسار میں لے گیا - وہاں ھجر نام کا ایک
کوٹ تھا ، اسی میں قید کر دیا - دل بیچارہ سخت
پریشان اور جینے سے بیزار تھا - تمام حالات سے بے
خبر جی ھی جی میں یہ کہتا تھا کہ مجھسے ایسی کون
سی خطا ہوئی کہ حسن نے یہ ستم مجھہ پر ڈھایا ھے —
نہ معلوم غیر کے دل میں کیا آئی شاید دل کے حال
پر ترس آیا کہ اس نے حسن کو ایک خط لکھا اور اصل
واقعہ کہہ سنایا کہ دل غریب بے گناہ ھے اصل قصور
میرا ھے ، میں تیری صورت بناکر اس سے ملی ، اُسے
کیا خبر تھی کہ یہ دغا بازی ھے - بے خبر مست پر
پاداش لازم نہیں ، وہ عاشق صادق ھے اسپر غصہ درست
نہیں - اس رقعہ کا مضمون پڑہ کر حسن کے ھاتھوں کے
طوطے اُڑ گئے ، ہوش و حواس جاتے رھے ، بال

نوچنے لگی سینہ کوٹنے لگی اور اپنے کئے پر بہت نادم هوئی - اسی وقت دل کو اشتیاق بهرا خط لکھا جس میں اپنے فراق اور غیر کی شکایت لکھی اور هزاروں قسمیں دیکر اپنی بے گناهی کا ثبوت دلایا - خیال کے هاتهہ یہ رقعہ دل کو بهیجا - جب یہ نامۂ شوق دل کو پہنچا تو وہ بهی بے تاب هوگیا اور آنکهوں سے آنسو جاری هوگئے - اس کے جواب میں لکها کہ تیرا اس میں کوئی قصور نہیں یہ سارا فساد غیر کا هے - میرا دل تجهہ سے صاف هے ' وهی محبت وهی چاہ هے - تو اگر مجهے داروئے بیہوشی نہ پلایا کرتی تو یہ دن دیکھنا کیوں نصیب هوتا خیر جو هوا سو هوا —

اب دوسری طرف کا حال سنئے - عقل بادشاہ شکست کهاکر شهر بدن میں آیا اور مارے شرم کے کہیں چهپ رها - اور صبر جو عقل کا سر لشکر تها وہ بهاگ کر شهر هدایت میں آیا اور همت کو اپنی بدبختي اور مصیبت کی ساري داستان سنائی - همت نے بہت رنج و افسوس کیا اور کہا کہ عقل کا مجهہ پر بہت حق هے ' شرط دوستداری یہ هے کہ اب عقل اور دل کی خبرلوں ' نہ معلوم ان بدنصیبوں پر کیا گزر رهی هوگی - یہ کہہ کر تلوار هاتهہ میں لی اور اپنا لشکر ساتهہ لے کر شهر دیدار کی طرف روانہ هوا - رستے میں جہاں جہاں پہنچتا عقل اور دل کا حال پوچھتا جاتا - چلتے چلتے

قامت کے [illegible] میں آیا - قامت نے کہا اے ھمت تو
[illegible] تجھہ پر ھزار رحمت - سچے اور وفادار
آدمی ایسے ھی ھوتے ھیں - اب اس نے بیان کیا کہ
دل ایک سال ھوتا ھے ھجراں کے کوٹ میں بند ھے -
عقل شہر بدن میں پڑا ھے - عشق سے جیتنا مشکل ھے
اس سے مل کے رھنے ھی میں مصلحت ھے - اب صرف
ایک تدبیر ھے کہ عشق کو سمجھا بجھا کر کسی طرح
منایا جائے - عشق بہت بڑا بادشاہ ھے اگر اس سے التجا کی
گئی تو ضرور مان جائے گا - اس سے صلح کئے بغیر
گزیر نہیں - ھمت کو یہ مشورہ بہت پسند آیا * اور
اُسی وقت اپنا لاؤ لشکر چھوڑ عشق کی خدمت میں
پہنچا - اس کی بہت مدح و ستایش کی - عشق نے
بھی اس کا احترام کیا اور شفقت سے اپنے پاس بٹھایا -
ھمت نے پھر موقع دیکھہ کر عقل اور دل کا ذکر چھیڑا
اور اُن کی طرف سے ایسی وکالت کی کہ عشق راضی ھوگیا
اور یہ قرار پایا کہ دل عشق بادشاہ کی وزارت قبول
کرے ، عشق کے بعد سب سے بڑا رتبہ اُسی کا ھوگا -
عشق بادشاہ اور دل وزیر ھوا تو کام خاطر خواہ چلے گا -
اس کے بعد عشق نے اپنے سر لشکر مہر کو حکم دیا
کہ شہر بدن جاکر عقل کو تسلی اور دلا سا دے اور عزت

* دستور عشاق میں یہ قامت کا مشورہ نہیں بلکہ ھمت کی
اپنی رائے ھے —

و حرمت کے ساتھہ یہاں لائے * - مہر جس قدر جلد ہوسکا شہر بدن پہنچا اور عقل سے ملاقات کی - عشق نے جو کہا تھا حرف بحرف بیان کیا اور سب اونچ نیچ سمجھائی اور کہا کہ کسی طرح کی فکر نہ کر تیرے اقبال نے زور کیا ہے وہاں جانے کے بعد سب خرخشے دور ہو جائیں گے اور تو امن و آسایش اور بلند اقبالی کے ساتھہ رہے گا - عقل نے یہ سمجھہ کر کہ اب حکومت و دولت جا چکی ہے ' یار دوست ' مشیر اور مصاحب سب نے منہ موڑ لیا ہے ' مصلحت یہی ہے کہ عشق کی بات مان لی جائے - غرض اس نے عشق کا فرمانا قبول کیا اور مہر کے ساتھہ عشق کے حضور پہنچا - عشق بھی اس سے بڑے احترام اور عزت کے ساتھہ پیش آیا - گلے سے لگایا اور ہر طرح خاطر جمع کی اور کہا کہ میں بادشاہ تو وزیر ' ملک اور حکومت تیرے سپرد ہے ' مجھے ملک داری سے کیا واسطہ ' جو تو مناسب سمجھے ' کر —

غرض جب عقل عشق بادشاہ کا وزیر ہوگیا تو عشق نے ہمت سے کہا کہ دل کو ہجراں کے کوٹ سے چھڑا کر میرے سامنے حاضر کر اور اس کے پاؤں کی بیڑیاں

---

* دستور عشاق کی روایت سے عقل لڑائی میں گرفتار کرلیا گیا تھا اور قید میں تھا اس لئے اس میں مہر کو حکم دیا گیا کہ اُسے قید سے نکال کر شہر بدن میں لے جائے اور پھر ہمارے پاس لائے —

نکال کر رقیب کے پاؤں میں ڈال اور غیر کو جو اس
کی بیٹی ہے ایسی جگہ قید کر کہ وہاں سے نکل نہ سکے -
ہمت سلام کرکے روانہ ہوا اور دل کو ہجراں کے کوٹ سے
لڑ جھگڑ کر باھر لایا اس کی بیڑیاں رقیب کے پانوں میں
ڈالیں اور غیر کو بھی ایک مکان میں بند کردیا - اگرچہ اس
پر اس کا دل دکھا لیکن حکم کی تعمیل واجب تھی - غیر نے
جیسا کیا تھا ویسا پایا - اس کے بعد ہمت دل کو عشق کے
پاس لایا اور عشق کو دل سے ملایا - سب ایک دوسرے کے
گلے ملے - آخر عقل اور عشق نے باھم مشورہ کرکے یہ ٹھیرایا
کہ حسن کا عشق سے عقد کردیا جائے - القصہ بڑی دھوم دھام
سے شادی ہوئی اور دونوں کی مراد بر آئی - گھر گھر
عیش و عشرت کا سماں تھا اور خوشی کے شادیانے
بج رہے تھے —

ایک روز دل اور ہمت اور نظر تینوں شراب پئے
رخسار کے گلزار میں پہنچے - وہاں آب حیات کا چشمہ
دھن دیکھا - وہاں ایک پیر سبز پوش یعنے خضر آے -
ہمت نے دل سے کہا کہ اس پیر روشن ضمیر کی قدمبوسی کر
اور اس بزرگ کی دعا لے - دل دوڑ کر قدمبوس ہوا، ادب
سے نزدیک بیٹھا - خضر نے آنکھوں آنکھوں کے اشاروں میں
سب راز کھول دیا اور دل خضر کے فیض سے اپنے دل کی
مراد کو پہنچا - حسن اور دل رہے سہے، پھولے پھلے، بال
بچوں والے ہوے - ان کا سب سے بڑا فرزند یہ کتاب ہے

جو اپنے وقت کا افلاطون و لقمان ہے، روشن ضمیر، صاحب تدبیر ہے - جو کوئی صاحب نظر ہوگا اسے یہ سخن بھائے گا اور قدر کرے گا —

یہ ہے سارے قصے کا لب لباب - عقل و عشق کی لڑائی ایک عجیب داستان ہے - یہ مہا بھارت اور جرمن جنگ سے بھی کہیں زیادہ ہولناک ہے - یہ ایک عالمگیر جنگ ہے جو ہر آن ہر ساعت اور ہر مقام پر برپا ہے اور ابتدائے آفرینش سے اب تک قایم ہے اور رہتی دنیا تک قایم رہے گی۔ انسان نہ صرف عقل ہی عقل ہے اور نہ جذبات ہی جذبات - اگر وہ محض عقل ہی ہوتا تو ایک اچھی خاصی مشین ہوتا اور اگر صرف جذبات ہی جذبات ہوتا تو بلا شبہ مجنوں ہو جاتا - کاش وہ کچھ ہوتا ایک ہوتا - لیکن مشکل یہ آ پڑی ہے کہ اس میں دونوں فتنے موجود ہیں - عقل اسے ایک طرف کھینچتی ہے اور عشق دوسری طرف اور دونوں کے رستے ایک دوسرے سے مخالف اور متضاد ہیں - عقل اسے بے راہ روی سے توکتی اور اعتدال کے حدود میں رکھنا چاہتی ہے، عشق جو ہر حد سے آزاد ہے اور جس کے ہاں اعتدال ایک بے معنی لفظ ہے اسے اس تنگنائے سے نکال کر محبت و جنون کی وسیع اقلیم میں لے جانا چاہتا ہے - عقل اسے دنیا داری سکھاتی اور دنیا میں سلیقے اور ہوشمندی سے رہنا بتاتی ہے، عشق دنیا اور دنیا داری کو ٹھکراتا ہے اور اسے ایک ایسے عالم میں پہنچاتا

چاھتا ھے جہاں نہ تن بدن کی خبر ھے نہ ھوش و حواس کی، جہاں نہ اپنے کی فکر ھے نہ پرائے کی - انسان اس دو راھے میں آکر حیران و ششدر رہ جاتا ھے اور ایک عجیب کشمکش میں پڑ جاتا ھے - بعض اوقات اس کے ھاتھہ پاؤں پھول جاتے ھیں اور اس کی کچھہ سمجھہ میں نہیں آتا کہ کیا کرے - ان دونوں کی ضد میں یہ بے چارہ مفت میں پس جاتا ھے - جب توفیق یاوری کرتی ھے تو ایسے نازک وقت پر ھمت سامنے آتی ھے اور التواے جنگ کا ڈول ڈال کر لڑاکوؤں کو سمجھانا بجھانا شروع کرتی ھے - عشق پر معمولی پند و نصایح کا اثر کیا ھوسکتا ھے اس لئے وہ اسے اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے ایسا لبھاتی ھے کہ وہ صلح پر راضی ھوجاتا ھے - اس صلح میں راہ مستقیم ھے - اسی رستے کے چلنے والوں میں کبھی کبھی انسان کامل نظر آجاتے ھیں —

فتاحی نے اس رزمیہ مثنوی کو بڑی خوبی سے لکھا ھے - زبان شستہ - بیان بہت پاک صاف، خیالات اعلیٰ، اشعار میں چستی اور روانی پائی جاتی ھے - اگرچہ وہ صنایع بدایع کا دلدادہ ھے جیسا کہ اس کی دوسری تصانیف سے معلوم ھوتا ھے لیکن اس مثنوی میں وہ کہیں اعتدال سے باھر قدم نہیں رکھتا، سوائے ان دو رقعوں کے جو حسن نے دل اور دل نے حسن کو لکھے ھیں ان میں البتہ اس نے پوری کسر نکال لی ھے اور سارے صنایع بدایع ختم کردیے ھیں - رزم کے علاوہ جہاں کہیں بزم کا موقع آیا ھے تو اسے بھی ویسی ھی

خوبی سے بیان کیا ھے - یہ تو مثنوی کی ظاھری خوبیاں
ھیں لیکن وہ باطنی خوبیوں سے بھی مالا مال ھے - اس نے
عقل و عشق اور حسن کے اعوان و انصار ' اُن کے شہروں
کے نام ' ان کے سر لشکر اور مصاحبوں وغیرہ کے نام تجویز
کرنے میں بڑی ذھانت سے کام لیا ھے - مثلاً عقل کا بیٹا
دل ' عشق کی بیٹی حسن ' عقل کا شہر بدن ' اور
عشق یا حسن کا شہر دیدار - عقل کا سپہ سالار صبر
اور عشق کا مہر - عقل کا وزیر وھم - دل کے ساتھی نظر '
ناموس ' توبہ وغیرہ - حسن کے ساتھی ناز ' غمزہ '
عشوہ ' زلف ' خیال وغیرہ - اس طرح قصر وصال اور قلعہ
ھجراں وغیرہ یہ سب نام بڑی مناسبت کے ساتھہ تجویز
کئے ھیں - دوسری بات یہ ھے کہ جیسا موقع اور محل
ھے اُسی کی مناسبت سے ساری گفتگو اور تمام مصلحتیں
عمل میں آئی ھیں اور اس معاملے میں وہ بہت کم غلطی
کرتا ھے - فتاحی شاعر ھی نہیں حکیم بھی ھے - جہاں
جہاں اس نے موقع سے بعض حکیمانہ باتیں لکھی ھیں
وہ بڑی خوبی سے ادا کی ھیں اور وجہی کی طرح بے جا
طوالت نہیں دی ھے - تعجب ھے کہ اگرچہ اس مثنوی کی
تقلید ترکی اور ھندوستان و دکن میں کی گئی لیکن یہ
مشہور نہ ھونے پائی - حالانکہ یہ اپنے لطف بیان اور خوبی
مضمون کے لحاظ سے بڑے پایہ کی مثنوی ھے —

وجہی نے اگرچہ پورا قصہ فتاحی سے لیا ھے لیکن جہاں

کہیں قصه کی واردات میں اختلاف کیا ہے وہیں اس سے غلطی ہوئی ہے بعض خاص اختلافات کا تو میں اوپر ذکر کر چکا ہوں ' لیکن دو ایک اور اختلاف بھی ہیں جو قابل ذکر ہیں - ایک تو قصے کی پہلی سطر اور پہلے جملے میں ہے - وجہی قصه یوں شروع کرتا ہے " ایک شہر تھا اس شہر کا ناؤں سیستان " - دستور عشاق میں سیستان کی جگه یونان ہے ظاہر ہے کہ عقل کی مملکت کے لئے یونان سے زیادہ اور کون سا ملک ہوسکتا ہے —

نظر جب حسن کی بارگاہ میں پہنچتا ہے تو فتاحی نے اس موقع پر ان دونوں کا بہت ہی دلچسپ اور پرلطف مکالمہ لکھا ہے - حسن نظر کی اہلیت اور لیاقت دیکھنے کے لئے مختلف قسم کے سوال کرتی ہے ' اور نظر اُسے جواب دیتا ہے - سوال و جواب دونوں بر جسته اور مختصر ہیں اور بڑے اچھے انداز میں بیان کئے ہیں - سب رس میں یه پر لطف چیز نہیں ہے —

نظر اور غمزہ جب توبه کو شکست دے کر شہر عافیت میں قلندروں کا بھیس بدل کر ناموس کے ہاں پہنچے ہیں تو وجہی لکھتا ہے کہ " ناموس بادشاہ انوکوں دیکھتیچ سال ملک سب چھوڑ یا ' کچھه نه لوڑیا ' قلندر ہوا ' سمندر ہوا ' فقیر ہوا ' بے تدبیر ہوا " - یه بات بالکل خلاف قیاس ہے که دو قلندروں کو دیکھتے ہی ناموس بادشاہ فوراً قلندر ہو جائے - فتاحی سے ایسی چوک نہیں

ھوئی - غمزہ ناموس کی خدمت میں پہنچکر معارف و حقائق کی ایسی پر اثر باتیں کرتا ھے کہ ناموس کا دل دنیا کے مال و دولت سے اُچاٹ ھو جاتا ھے اور وہ تاج و تخت چھوڑ کر قلندر بن جاتا ھے - اس سے ایک اور ثبوت اس بات کا ملتا ھے کہ وجہی نے دستور عشاق نہیں دیکھی تھی اس کی نظر سے صرف نثر کا خلاصہ گزرا تھا —

ایک دوسرا اختلاف وھاں پایا جاتا ھے جب ھمت عقل کی خیر خواھی اور دلسوزی میں دیار عشق کو جاتا ھے اور بادشاہ عشق سے ملتا ھے - وجہی نے اس ملاقات کا جو ذکر کیا ھے اس میں نہ کوئی بات خلاف قیاس ھے اور نہ بے موقع - حسب معمول ملاقات ھوتی ھے تو موقع پاکر ھمت عقل اور دل کا ذکر چھیڑتا ھے اور اس ڈھنگ سے عشق کو سمجھاتا ھے کہ وہ راضی ھو جاتا ھے اور بس - لیکن یہ نہیں بتایا ھے کہ یہ کیا کہتا ھے اور وہ کیا جواب دیتا ھے اور آخر کن باتوں سے اُسے رام کرتا ھے - کیونکہ جو شخص اتنی اھم سفارت پر جا رھا ھے اس سے ضرور یہ توقع ھوتی ھے کہ وہ ایسے نازک موقع پر اپنی انسانی اور حکمت عملی کے جوھر دکھائے گا - فتاحی زیادہ موقع شناس اور آداب داں ھے - وہ اس سارے واقعہ کو بڑی خوبی سے بیان کرتا ھے کہ جب وہ عشق کے شہر میں پہنچتا ھے اور عشق کو اطلاع ھوتی ھے تو

اُسے دربار میں حاضر ہونے کی اجازت دیتا ہے - یہاں وہ
دربار کی شان و شوکت بیان کرتا ہے - عشق نے ایک
ہی نظر میں پہچان لیا کہ آدمی قابل اور معزز ہے اُسے
بیٹھنے کا حکم دیتا ہے اور سفر کی کیفیت پوچھتا اور
مزاج پرسی کرتا ہے - (وجہی کی طرح نہیں کہ دربار میں
پہنچا تو جھٹ بادشاہ نے ہمت کو گلے لگا لیا) اس کے بعد
ایک قصر بلند میں ٹھیرانے کا حکم دیا اور مہر کو مہمانداری
کے لئے مقرر کیا - کچھ دنوں کے بعد بادشاہ اسے بزم خاص میں
بلاتا ہے - ہمت خلوت میں پہنچنے کے بعد عشق کی مدح و ثنا
کرتا ہے اور اس کی بزرگی و فضیلت اور اس کے سطوت و
شان کا بیان کرتا ہے اور آخر میں دبی زبان سے یہ
کہتا ہے کہ خلف باغ خلافت کا نخل ہے اور وہ نہیں ہے
اگرچہ بادشاہ کے گنجینہ میں ایک ایسا گوہر ہے (یعنی بیٹی)
جو سزاوار تاج ہے تاہم اس کے لئے بر کی ضرورت ہے اور یہ
پیوند اس کی شان کے شایان ہونا چاہئے - کیونکہ میوہ اصل میں
ہزار شیریں ہو پیوند سے وہ شیریں تر ہوجاتا ہے - یہ بات
اس نے بادشاہ کے دل کی کہی اور اس حسن و خوبی سے کہی
کہ وہ فوراً اس کی طرف متوجہ ہوگیا اور پوچھنے لگا کہ
تم بہت تجربہ کار اور جہاں دیدہ ہو، تم ہی بتاؤ کہ ایسا
بر کہاں مل سکتا ہے - اب اسے دل اور عقل کا واقعہ بیان
کرنے کا موقع مل گیا - غرض سوال و جواب کے بعد عشق یہ
کہتا ہے کہ ہاں میں یہ جانتا ہوں کہ عقل بادشاہ ہے اور
اس کا ملک آباد اور لشکر توانا ہے لیکن میں اس کے نسب

و اصل سے واقف نہیں اور جب تک یہ معلوم نہ ہو اس کے ہاں رشتہ کیسے ہوسکتا ہے - اس کے جواب میں ہمت کہتا ہے کہ تاریخ میں ایسا آیا ہے کہ پہلے جس نے اس عالم کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک فتح کیا وہ ایک بہت بڑا بادشاہ تھا جس کا نام فرد تھا اور دنیا میں اس کے عدل و انصاف کی بڑی شہرت تھی ایک کو تو اس نے مشرق کی حکومت دی اور دوسرے کو مغرب کی اور خود دنیا چھوڑ کر کوہ قاف کے غاروں میں چلا گیا - ان دو کی نسل چلی اور ایک مدت کے بعد اس کی نسل سے دو اور شہزادے ہوے اور ان میں سے ایک کی نسل عقل اور دوسرے کی نسل عشق بادشاہ - یہ سن کر عشق بادشاہ اچھل پڑا اور کہنے لگا او ہو، ہم اور وہ ہم جد ہیں، کیا اچھا ہو کہ اب ہم پھر مل جائیں - پھر کیا تھا عقل اور دل قید سے رہا ہوے عزت و احترام سے لاے گئے اور اپنی اپنی مراد کو پہنچے ــــ

بعض بہت خفیف سے اختلاف اور بھی ہیں لیکن وہ قابل ذکر نہیں - لیکن جن چند اختلافات کا ذکر کیا گیا ہے اس سے فتاحی کی ذہانت اور طباعی کا اندازہ ہوتا ہے - وجہی کو اگر یہ اصل کتاب مل جاتی تو یقین ہے کہ وہ ضرور ان تمام امور کو اسی نہج سے بیان کرتا ــــ

ایک بات البتہ بڑے مزے اور حیرت کی یہ ہے کہ وجہی نے کتاب کی ابتدا میں بڑے شد و مد سے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ ڈھنگ اسی کا ایجاد کیا ہوا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے:ــ

" غرض بہوت نادر باتاں بولیا ہوں، دریا ہوکر موتیاں رولیا ہوں، موتیاں کے موجاں کا میں دریا ہوں، تمام موتیاں سوں بھریا ہوں ... ... یو کتاب عجائب بندر ہے اگو سورج منگتا و گر چندر ہے - فرہاد ہوکر دونوں جہاں تے آزاد ہوکر، دانش کے تیشے سوں پہاڑاں اٹھایا تو یہ شیریں پایا، تو نوی بات پیدا ہوی تو اس بات آیا" -

نادانان اپتی باتاں میں یو بی ایک بات کرجانے، ولے یو بات کیوں کاڑی، کس وضع سوں نکلی محنت نیں سمجے مشقت نیں پہچانے، انو کوں نیں کتے زبان آور، یو بولتے جناور .... دانا ہمنا رہنما کرے گا ہادی ہے کر پہچانے گا - یہ بات نہ تھی سو نکلی اتاں، تو بھی یکایک چلتی سہال" -

آگے چل کر لکھتا ہے کہ :- " یہ بات نیں یو تمام وحی ہے الہام ہے" - ...... اس کے بعد اور ایک جگہ لکھتا ہے -

" جکوئی اچایا بنیاد، اول آخر وہی اُستاد" -

غرض اس دعوے کو وہ بار بار طرح طرح سے جتاتا ہے - اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ قصہ کا یہ نیا ڈھنگ اس کا نکالا ہوا ہے تو یہ صریح غلط ہے لیکن اگر اس سے یہ مراد ہے کہ تحریر کا یہ اسلوب اردو زبان میں اس کا ایجاد ہے تو بے شک صحیح ہے - لیکن اس سے زیادہ پر لطف بات یہ ہے کہ وہ بار بار یہ بھی کہتا ہے جو اسے موجد اور رہنما اور استاد نہیں مانتا وہ جاہل، کمینہ اور چور ہے - مثلاً لکھتا ہے کہ

" جکوئی بات ہماری چلیا وو ہماراچ ہے - ہر چند پھہداری ہے ' چلیا تو کیا ہوا بات ہماری ہے - اگر نکتہ کسی تے کچھہ جانیا ' ہم ظاہر ہم باطن اسے نیں مانیا ' تو وو مسلمان نیں ' اُسے ایمان نیں - ایسے سے ترنا ' بہوت بہوت پرہیز کرنا - یو بی ایک چوری ہے ' یو بی ایک حرام خوری ہے - نہک بر حرام ' اس کا کیا اچھے گا قام - جسے انصاف کي نیں سکت ' اُسے دل کا دلیچ میں انپڑے لت - جنے انصاف چھپایا ' اُنے دل کو بے دل کیا کام گنوایا :" —

اس لے میں وہ بہت دور تک کہتا چلا گیا ہے اور اس کا کہنا بالکل درست ہے - جو کوئی کسی خیال ' کسي اسلوب یا کسی بات کا موجد ہے اس کا احسان ماننا ضرور ہے اور جس سے کوئی نکتہ حاصل کیا جائے اس کا اعتراف کرنا لازم ہے - لیکن وجہی کے منہ سے یہ بات کچھہ اچھی نہیں معلوم ہوتی - اس نے سارا قصہ شروع سے آخر تک فتاحی سے لیا اور کہیں اس کا اقرار نہیں کیا اور یہی نہیں بلکہ تحریر کا اسلوب بھی اُسی سے اُڑایا ہے - یہ مانا کہ وہ فارسی میں ہے اور یہ دکنی میں - ایسی حالت میں وہ اخلاقي فرض اور انصاف جس کي تلقین وجہی نے اس طمطراق سے کی ہے کہاں باقی رہا - وہ کس منہ سے یہ توقع کر سکتا ہے کہ آیندہ اس رستے پر چلنے والے اُسے موجد مانیں گے اس کی تقلید کرنے

والے اُسے استاد سمجھیں گے - یہ تو وہی مثل ہوئی کہ دیگراں نصیحت خود را فضیحت —

باوجود اس کے ہم وجہی کو استاد مانتے ہیں اور جو کام اس نے کیا ہے اس کا احسان نہ ماننا حقیقت میں نا انصافی ہے - اُس زمانے میں اردو نثر کا نام نہ تھا اور نہ نثر لکھنا کوئی کمال کی بات سمجھی جاتی تھی - ایک دو رسالے جو اس کے قبل کے پائے جاتے ہیں سو وہ اس قابل نہیں کہ محفل ادب میں جگہ پائیں - " سب رس " اردو نثر کی پہلی کتاب ہے جو ادبی اعتبار سے بہت بڑا درجہ رکھتی ہے اور اس کی فضیلت اور تقدم کو ماننا پڑتا ہے - نثر میں قافیہ کا التزام بذات خود ایک ایسی چیز ہے کہ تکلف اور آورد سے بچنا محال ہے اور اس میں شبہ نہیں کہ اس پابندی کی وجہ سے بعض بعض مقامات پر عبارت محض تک بندی ہو کے رہ گئی ہے اور ادائے مطلب میں بھونڈا پن معلوم ہوتا ہے اور جو کوئی بھی اس قسم کی پابندی اپنے اوپر عائد کرے گا وہ اس سے نہیں بچ سکتا - لیکن اس سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو اس میں بے حد فصاحت روانی اور سلاست پائی جاتی ہے - حال کے زمانے میں جو اسی ڈھنگ پر بعض کتابیں لکھی گئی ہیں مثلاً فسانہ عجائب وغیرہ اُن سے یہ کسی طرح کم نہیں بلکہ میری رائے میں بیان کی سادگی میں اُن سے بڑھ کر ہے -

یہ ضرور ہے کہ اس کی زبان قدیم ہے اور پرانے الفاظ اور محاورات آج کل سمجھہ میں نہیں آتے ' لیکن اس میں نہ مصنف کا قصور ہے اور نہ اس سے کتاب کی خوبی پر کوئی حرف آ سکتا ہے - اس نے اپنے زمانے کی نہایت با محاورہ اور فصیح زبان لکھی ہے - چنانچہ وہ خود بھی کہتا ہے اور اس سے ہمیں کامل اتفاق ہے —

" آج لگن کوئی اس جہان میں ہندوستان میں ہندی زبان سوں اس لطافت اس چھنداں سوں نظم ہور نثر ملا کر گلا کر نہیں بولیا — "

دیکھئے کہ وہ اپنی زبان کو دکنی نہیں ہندی کہتا ہے - قصے کے شروع میں بھی وہ " آغاز داستان زبان ہندوستان " لکھتا ہے - جگہ جگہ نہایت بے تکلفی سے ہندی ' دکھنی ' فارسی عربی ' مرہٹی ضرب الامثال ' دھرے ' اور اقوال ' اشعار ' آیت ' حدیث روانی میں لکھتا چلا جاتا ہے - اگر چہ وجہی گولکنڈہ کا ہے اور گولکنڈہ اور حیدرآباد تلنگانے میں ہیں ' لیکن یہ عجیب بات ہے کہ وہ مرہٹی مثل تو ایک جگہ لکھتا ہے اور ایک آدہ گجراتی لفظ اور شعر بھی استعمال کرتا ہے مگر کہیں تلنگی مثل یا فقرہ یا لفظ (سوائے درا یا درائی کے جس کے متعلق ابھی مجھے شبہ ہے) اس کتاب میں نہیں آیا - اہل ہند سے مراد مصنف کی ہمیشہ شمالی ہند والے ہیں - مثلاً ایک جگہ لکھتا ہے " بقولِ اہلِ ہند پیاسا کیا منگتا پانی "

اسي طرح جب اهل دکن کی مثل یا قول کی طرف اشارہ کرنا ھوتا ھے تو لکھتا ھے " جوں دکھن میں چلیا ھے" (صفحہ ۱۳۹) یعنے جیسا کہ دکن میں مشہور ھے - یا مثلا ھے دکن میں " (صفحہ ۱۵۹) یا دکنی دھرا (صفحہ ۲۲۹) اس سے صاف معلوم ھوتا ھے کہ مصنف شمالی ھند اور دکن کی زبان میں فرق کرتا ھے - یہی کتابیں ھیں جو زبان کے محقق اور مورخ کے لئے دلیل راہ کا کام دیتی ھیں —

اس کے بیان میں ایک نقص ضرور ھے کہ مُلا صاحب نے جگہ جگہ پند و موعظت کا دفتر کھول دیا ھے اور کہیں کہیں تصوف کے اسرار جو اب معمولی باتیں ھوگئی ھیں بیان کرنے شروع کر دئے ھیں - یہ بھی نہیں کہ دس پانچ سطریں لکھ دیں بلکہ صفحے کے صفحے رنگ دئے ھیں - باتیں معقول ھیں ' صاف ستھری ھیں ' نصیحتیں کام کی ھیں ' بیان اچھا ھے لیکن قصے میں جب وعظ شروع کر دیا جائے تو قصے کا لطف کم ھو جاتا ھے اور پڑھنے والے کو الجھن ھوتی ھے - مثلاً قصے کی پہلی ھی سطر یہ ھے کہ " ایک شہر تھا اس شہر کا ناؤں سیستان ' اس سیستان کے بادشاہ کا ناؤں عقل " - بس عقل کا نام آنا تھا کہ غضب ھوگیا ' کئی صفحے رنگ ڈالے ھیں ' عقل کے کار نامے اس کے فیوض و برکات اور نہ معلوم کیا کیا بیان کر ڈالا ھے - شہزادہ دل کی شراب نوشي

کا ذکر آیا تو شراب کی تعریف اور بادشاهوں
کے لئے مکر و ریا کے مقابلے میں اس کے جواز پر بحث شروع
کردی هے - عشق کے مقام پر عشق پر گفتگو چھیڑ دی
هے، کہیں حیا کی مدح اور سوال کرنے کی مذمت میں،
کسی جگه آب حیات کی خاصیت اور تعریف میں، کہیں
طمع کی برائی میں، کسی مقام پر همت کی تعریف
میں، کسی جگه عشق، عاشق اور معشوق پر طویل بحثیں
شروع کردی هیں - اسی طرح مصیبت، فقر اور صبر،
خواب، لڑائی، بہادری، مشیروں اور مصاحبوں کے انتخاب،
عورت کی محبت، سوکن کے جلاپے، عشق کی قسموں اور
بادشاهت کے فرایض وغیرہ پر اپنے خیالات بے تکلف لکھتا
چلا گیا هے - اگر ان تمام غیر متعلق مباحث کو نکال
لیا جائے تو مضامین وجہی کی ایک اچھی خاصی دوسری
کتاب تیار هوسکتی هے - فتاحی کہیں اس قسم کی
بے اعتدالی نہیں کرتا اس نے قصے کے تناسب کو بڑی
خوبی سے قایم رکھا هے - میرا قیاس هے که سب رس اس
زمانے میں بہت مقبول هوی اور اس کی قبولیت کی
ایک وجه یہی پند و موعظت تھی جو عام لوگوں کو
بہت پسند آئی اور چونکہ عبارت اس کی مقفیٰ اور سلیس
تھی اس لئے عام و خاص سب اسے شوق سے پڑھتے هوں گے - اس
وقت لوگوں کو یه طول بیانی اس وجه سے پسند تھی، اور
اب همیں یوں پسند هے که اس میں قدیم زبان کے

محقق کے لئے بہت سا سامان موجود ہے —

اس طول بیانی میں جو اکثر پرانے زندہ دل لوگوں اور قصہ گووں اور قصہ نویسوں کی عادت تھی ایک اور فائدہ بھی ہوتا ہے - اس میں بعض اوقات ضمنی طور پر زمانے کی معاشرت کے متعلق بہت سی کام کی باتیں نکل آتی ہیں - اسی کتاب میں جہاں مصنف عقل' دل یا عشق اور حسن کے معاملات ان کے دربار اور تفکرات کا ذکر کرتا ہے تو ایشیائی حکومت کا ڈھنگ' ان کی حکمت عملی' اس زمانے کی تہذیب و تمدن' اخلاق و معاشرت ' اطوار و آداب کا منظر نظر آ جاتا ہے - وجہی عبداللہ قطب شاہ کا درباری شاعر تھا اور دربار سرکار کے حالات سے خوب واقف تھا' اس واقفیت سے اس نے اپنی کتاب میں خوب کام لیا ہے مثلاً شہزادہ دل کی خاطر اس نے شراب کی جواز کی تاویل میں جو نیم رندانہ نیم صوفیانہ تقریر کی ہے اس سے صاف درباری مصاحبت کا رنگ جھلکتا ہے - اسی طرح جب وہ دشمن سے چوکسی ' دوسروں سے راز داری' جاسوسی کا بیان کرتا ہے تو گویا اپنے زمانے کے واقعات اور خیالات کا چربہ اتارتا ہے —

" سب رس " کی زبان تین سو برس پہلے کی ہے اور وہ بھی دکن کی - بہت سے لفظ اور محاورات ایسے ہیں جو اب بالکل متروک ہیں اور خود اہل دکن

بھی نہیں سمجھتے' اس لئے کتاب کے آخر میں ایک فرہنگ لگادی گئی ہے - کتاب کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوگا کہ عربی فارسی الفاظ کے ساتھہ ہندی الفاظ بھی کس کثرت سے استعمال کئے گئے ہیں - ایک کام کی بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ بعض محاورات اس وقت بھی بعینہ اسی طرح استعمال ہوتے تھے جیسے آج کل - مثلاً شان نہ گمان- چیز کرنا - خالہ کا گھر - کہاں گنگا تیلی کہاں راجہ بھوج - گھر کے بھیدی تے لنکا جاے (گھر کا بھیدی لنکا ڈھاے) - شرم حضوری - دیکھا دیکھی - چاٹیں ماٹیں کھیلنا - وغیرہ - اس سے الفاظ و محاورات کی تاریخ میں بہت مدد ملتی ہے —
الفاظ و محاورات کے علاوہ اس کتاب سے قدیم دکنی یا اردو کی صرف و نحو اور بعض الفاظ کے تغیر و تبدل کا پتا بھی لگتا ہے - اور اس کي صحيح کيفيت نثر ہی کی کتاب سے معلوم ہوسکتی ہے - مثال کے طور پر چند باتیں لکھی جاتی ہیں —

۱ - مذکر مونث دونوں کی جمع "اں" سے آتی ہے جیسے ہاتاں' جھاڑاں' کتاباں وغیرہ - بھائی کی جمع بھائیاں' غمزہ کي جمع غمزیاں وغیرہ —

۲ - ایسے افعال متعدی جن کی ماضی مطلق' ماضی قریب' ماضی بعید' ماضی احتمالی کے ساتھہ "نے" آتا ہے تو فعل ہر حالت میں مذکر ہی استعمال ہوتا ہے' خواہ فاعل مونث ہی کیوں نہ ہو - لیکن دکنی میں مذکر کے لئے مذکر اور مونث کے لئے

مونث فعل ہوتا ہے - جیسے اس عورت نے کہی' لڑکی نے پانی پی —

۳ - ''نے'' کا استعمال بہت بے قاعدہ ہے - اس حرف کے استعمال کے قواعد حال میں منضبط ہوئے ہیں - میر و سودا کے زمانے میں بھی یہی بے قاعدگی پائی جاتی ہے —

۴ - فاعل اگر مونث جمع ہے تو فعل بھی جمع ہوگا - جیسے " اصیل عورتاں اپنے مرد بغیر دوسرے کوں اپنا حسن دیکھلانا گناہ کر جانتیاں ہیں' اپنے مرد کو ہر دو جہاں میں اپنا دین و ایمان کر پہچانتیاں ہیں'' - پرانی اردو میں بھی یہی استعمال تھا —

۵ - مونث کی صورت میں حرف اضافت کی بھی جمع آتی ہے - جیسے " دل کے فائدے کیاں بہت باتاں ہیں" —

۶ - اسی طرح ایسی' جیسی' جتنی کی جمع' ایسیاں' جیسیاں' جتنیاں آتی ہے —

۷ - ایسے مصادر کی ماضی مطلق جن میں علامت مصدر سے قبل ا یا و نہیں ہوتا اس طرح بنتی ہے کہ امر کے آگے ا بڑھادیتے ہیں - جیسے دیکھنا سے دیکھا - لیکن دکنی میں بجائے ا کے یا لگاتے ہیں - جیسے دیکھیا' ملیا' پھریا وغیرہ —

۸ - ''سی'' مستقبل کے لئے استعمال ہوتا ہے - یہ علامت ہندوستان کی کئی زبانوں میں خفیف تغیر کے ساتھ استعمال ہوتی ہے اور پنجابی میں تو اس کا بالکل اسی طرح استعمال ہے جس طرح قدیم دکنی میں - جیسے " نظر سوں خدا کوں

دیکھیں گے تو خدا نظر میں نا آسی" —

۹ – "کر" کا استعمال - یہ میر امن کے هاں بھی پایا جاتا ھے - جیسے "دانا ھمنا رھنہا کر جانے گا" —

۱۰ – ضمائر میں بھی کسی قدر تغیر پایا جاتا ھے - یو' وو (یہ اور وہ کی جگہ) انو (انھوں نے) انو کوں (ان کو) أنو کا (اُن کا) - ھمنا (ھم کو) جنوں - (جنھوں نے)' جنوں کو (جن کو) جنوں کا (جن کا) یے (یہ)—

۱۱ – الفاظ کے آخر میں "چ" تاکید کے لئے اکثر لگا دی جاتی ھے - جس کے معنی عموماً "ھی" کے ھوتے ھیں جیسے - "خدا منا کیا سو بڑے فعلانچ خاطر - یونچ (یو نچہ) یارکوں یار کتے" —

۱۲ – مانگنا بمعنی چاھنا - یہ استعمال اکثر انگریزوں کی زبان سے سنا گیا ھے اور یہ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ انھیں کا ایجاد ھے' لیکن قدیم دکنی اردو میں یہ لفظ انھیں معنوں میں استعمال ھوتا ھے - انگریز نے بھی اول اول مدراس سے سیکھا - جیسے - "اگر منگتا ھے دل میں محبت بھرے شراب پی - اگر کچھہ اونچا چڑنے منگتا ھے تو شراب پی" —

۱۳ – الفاظ کی تذکیر و تانیث کا بھی کچھہ زیادہ خیال نہیں - مثلاً شراب' خبر' صورت' دنیا کو مذکر لکھا ھے —

۱۴ – اکثر عربی الفاظ کے املا کو سادہ کردیا ھے یعنی جس طرح بولتے ھیں ویسے ھی لکھہ دیے ھیں - جیسے نفع کو نفا ' وضع کو وضا یا وزا' واقعہ کو واقا' منع کو منا' طمع

کو طھا ، معاملہ کو ماملہ، معنے کو مانا ، چنانچہ طھا (طمع) کا قافیہ جھا اور مانا (معنی) کا کھانا لکھا ھے - ایک جگہ پیاس اور میراث کا قافیہ باندھا ھے - اور ایسا دکنی میں اکثر ھوتا ھے - ان کے ھاں قافیہ کی بنیاد صوت پر ھے —

۱۵ - اردو کے جس لفظ میں دو ڈالیں یا ایک ڈ اور ٹ ھوتی ھے پہلی ڈال دال بولی جاتی ھے - جیسے ڈھونڈھ ، کو دھونڈھ ، ڈانٹ کو دانت کہیں گے - یہ تلفظ اب بھی یونہیں کیا جاتا ھے - اسی طرح دو " ڑ " یا دو " ٹ " ایک لفظ میں قریب قریب ھوتی ھیں تو وھاں بھی پہلی ڑے رے اور ٹے تے ھو جاتی ھے - جیسے تٹیا ، —

۱۶ - اردو میں اکثر الفاظ کا تکرار ھوتا ھے اور یہ تکرار خاص معنی پیدا کرتا ھے جیسے گھر گھر ، در در وغیرہ - قدیم دکنی اردو میں ان دو کے درمیان " ے " کا اضافہ کرتے تھے - جیسے گھرے گھر ، درے در ، تھارے تھار ، رگے رگ وغیرہ - کبھی ے کی جگہ " ین " استعمال کرتے ھیں جیسے گھرین گھر —

میں اس ضمن میں یہ لکھنا بھول گیا کہ دکن کے دو اور شاعروں نے بھی اس قصے کو اپنی زبان میں لکھا ھے اور دونوں منظوم ھیں - ایک تو " فوقی " ھیں جن کا نام شاہ حسین اور لقب " بحرالعرفان " ھے - انھوں نے حسن و دل کو سنہ ۱۱۰۹ ھ میں نظم کیا اور

" وصال العاشقین " نام رکھا - دوسرے " مجرمی "
شاہ بیراللہ ہیں جو بیجاپور کے رہنے والے تھے ' انھوں نے
اپنی مثنوی سنہ ۱۰۸۶ ھ میں نظم کی اس کا نام
" گلشن جشن دل " ہے - یہ دونوں وجہی کے خوشہ
چین معلوم ہوتے ہیں اگرچہ انھوں نے اس کا کہیں اشارہ
نہیں کیا - ان دونوں کا ذکر میں الگ لکھہ چکا ہوں -
(ملاحظہ ہو " اردو " جلد پنجم ص ۴۹۹ و صفحہ ۵۰۲)

مدت ہوئی مجھے اس کتاب کے دو نسخے دستیاب
ہوے تھے ایک حیدر آباد میں دوسرا بیجاپور میں - ان
میں سے ایک تو بمقام دولت آباد سنہ ۱۱۱۷ ھ کا لکھا
ہوا ہے اور دوسرا سنہ ۱۱۷۷ ھ کا - یہ دونوں نسخے
صاف لکھے ہوے ہیں اس کے بعد دو اور نسخے ملے جو
ایسے اچھے نہیں اور ایک ان میں سے ناقص ہے —

اول تو قلمی نسخوں کا پڑھنا جن کے رسم خط کی
وجہ سے طرح طرح کی غلط فہمی ہو جاتی ہے ' پھر ایسی پرانی
زبان کا پڑھنا اور سمجھنا جس کے اکثر محاورے اور الفاظ نہ
اب بولے جاتے ہیں اور نہ سمجھے جاتے ہیں اور سب سے بڑھ کر
کاتبوں کی اصلاح ' یہ ایسی دقتیں ہیں کہ مقابلے '
تصحیح اور تحقیق میں بہت وقت صرف ہو جاتا ہے
اور یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کے چھپنے میں اتنی
دیر ہوگئی —

عبدالحق

کوئٹہ (بلوچستان) - ۱۲ جون سنہ ۱۹۳۲ ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام مصحف کا معنی الحمدللہ میں ہے مستقیم، ہور تمام الحمدللہ کا معنی بسم اللہ میں ہے قدیم، ہور تمام بسم اللہ کا معنی بسم اللہ کے ایک نقطے میں رکھیا ہے کریم۔ سمجھ دیکھ خاطر لیا اتاں، حدیث بھی یوں آئی ہے کہ العلم نقطة و کثرها جہال، یعنے علم یک نقطہ ہے جاہلاں اسے بڈھائے، جہالت کوں اس حد لگن لیائے۔ ہور فارسی کے دانشمنداں جنوں سمجتے ہیں باتاں کے بنداں، انو کوں یوں بھایا ہے، انوں میں بھی یوں آیا ہے کہ "اگر درخانہ کس است، یک حرف بس است" ہور گوالیر کے چاتراں گن کے گُراں، انوں بھی بات کوں کھولے ہیں، یوں بولے ہیں — فرد:

پوتی تھی سو کھوتی بھئی پنڈت بھیا نکوے
ایکھی اچھر پیم کا پھیرے سو پنڈت ہوے

قدرت کا دھنی سہی، جو کرتا سو سب وہی۔ خدا بڑا خدا کی صفت کرے کوئی کتیک، وحدہ لاشریک۔ ماں نہ باپ، آپیں آپ۔ پروردگار، سنسار کا سرجنہار۔ جیتی جکوئی قدرت دھرتا ہے، صفت اس کی اپنے پُرتے کرتا ہے — وو بے حد اس کی صفت کوں کاں ہے حد، احد صمد لم یلد ولم یولد۔ بیت:

کسے ہے حد جو خدا کی صفت کی حد پاوے
ہر ایک بال کوں گر سو ہزار جیب آوے

جس کی ناؤں خدا ہے، وو سب سوں ملیا ہور سب سوں

جدا هے - کوئي کیوں اسے کہے هے که یوں هے' خدا هے' جیوں کهیں گے تیوں هے - کون سمجھ سکتا خدا کی گت ' ایک اپے لاک صفت - هزار اور ایک اس کا ناؤں' اس کی معرفت ٹھاویں ٹھاوں - بیت :

جہاں جکچھ هے وهاں سب اهے ظہور اس کا
هر ایک شے منے دیتا هے جلوہ نور اس کا

خدا قادر خدا حاضر خدا ناظر خدا سکتا' جسے جیوں منگتا اسے و وں رکھتا- سات زمین سات آسمان میں اس کا کھیل' جو کچھ وو کرے سو هوے' اس کے حکم کوں کون سکے ٹھیل- آپیں آپ جل جلال ' دم سارنے یاں کسے نیں مجال - بیت :

اس ٹھار پر کسے هے نظر جو نظر ستے
گر جبرئیل هوے تو یاں بال و پر ستے

عجب عجب* اس کے کام' اس کے کام انسان کیا کرسکے فام-پیدا کیا زمین پیدا کیا آسمان' سب دانایاں سب دانشمنداں حیران- کیا ولی کیا نبی' سجدہ کئے اس ٹھار† سبھی-قادر قدرت کا دھنی' غنی' مستغنی - هوتا سب خدا کا بھاتا' هو کنے میں هوجاتا- یاں چرا نه چوں' جیوں عربی میں کتا هے کن فیکوں - شعر :

دهنی جو دهرتی دهریا هور بهی دهرے سو هوے
کسی کے کرنے تے کیا هوے خدا کرے سو هوے

عاشق کوں عشق' معشوق کوں حسن دیا' اُن دونو میں اپنا بھید پرگت کیا- ایکس کوں کیا پُرس' ایکس کوں کیا ناری' ایکس کوں

---

* (ن) عجائب عجائب † (ن) یاں

کیا پیارا، ایکس کوں کیا پیاری۔ نہ یو اسے دیکھیا نہ وو اسے جانے، ایکس کوں دیکھہ ایک ہوتے دیوانے - دو دل ایک دل ہو تیں جوت تے، سراں تے گزرتے جیواں پر اُتہ تے - سر جیا یوں کچھ سر جنہار، کریم رحیم مہروان کرتار - بیت :

یو خاصیت ہے عشق کی یاں کوئی کیا کرے
بیگانے کوں یو عشق بُلا آشنا کرے

بہوت لطافت سوں پیدا کیا حسن، عشق میں رکھیا اپنے خاصے گُن چُن چُن - شان نہ گمان جان نہ پہچان، ایکس کوں دیکھہ ایکس پر ایک حیران، پریشان، سر گردان - دیکھے نہ دکھلاے، ایکس کوں ایک بھائے - دل سو دل پران سو پران، جانو قدیم آشنا جانو قدیم جان پہچان - ایکس کی خاطر ایک تلملتے جیتے، ایکس کی خاطر ایک ترستے تپتے - بیت :

دریا ہے عشق جس پو لہوا کھینچہ باند کر
ایکس کے ہاں یکس کوں دیا ہات باند کر

سگے ماں باپ سوں ہوتے بیزار، جس یار سوں جیو لگیا اس یار سوں اختیار - ماں باپ پال پال جنم کھوتے، یو سو آخر کسی اور کے ہوتے - جیو لگیا ادھر، بچارے ماں باپ اتال کدھر - ماں باپ کوں سمجے جیوں خیال ہور خواب، بھائی تو بچارا کس میں حساب - انوتے اپنا نفا کھینچے، ماں باپ اپنی خاطر کو جفا کھینچے - عشق نے کھیل یوں کھیلیا تھاریں تھار، اس کھیل کو نا ڈک نا دیس* نہ ہانک نہ پکار، ہر یکس کوں ہر

---

*(ن) دیسا

یکس سوں قول قرار، سب آپس میں اپے یار۔ پیار دل بھیتر، موں پر لوگاں کا ڈر۔ ایسے پیار کوں کون سنبھال رکھتا، دل بھیتر کون کسے منا کر سکتا۔ اپنے دل میں ہر ایکس کوں ہے پادشاهی، وهاں دوسرے کی نہیں پھر سکتی دورائی۔ بیت:

پاوے بقا جو عشق میں اپسے فنا کرے
یو ٹھار نیں ہے وو جو کسے کوئی منا کرے

عشق ہم باطن ہم ظاهر، عشق سب جاگا حاضر ناظر۔ عشق نڈر، عشق پادشاہ، عشق کوں کس کا ڈر۔ عشق ہم مست ہم هوشیار ہم بے خبر ہم باخبر۔ عشق سلطان چھتر اس کا رسوائی، عشق کا تخت استغنائی، عشق کا حشم بے پروائی۔ عشق لا وبالی، عشق سب ٹھار بھر یا ہے عشق کیں نیں خالی۔

عشق هرگز کسے جدا ندهرے   عشق دو کوں ملا کے ایک کرے
عشق سر مست لا اُبالی ہے   عشق اب بھاوتا خیالی ہے

ایک عشق اس کے ایتے رنگاں، ایتیاں صورتاں، ایک اپے اپنیاں ایتیاں مورتیاں۔ عشق دو کے دلاں میں ستیا غلبلا، دونو کے دلاں میں عشق کی بلا۔ عشق ہے تو حسن دستا خوب، عشق ہے تو نظر تلے محبوب۔ عشق ہے تو هر یک کام کا لگتا دهندا، عشق ہے تو کوئی صاحب هوتا کوئی بندا۔ عشق کدهیں عاقل کدهیں دیوانہ هوتا، کدهیں هنستا کدهیں هنس هنس روتا — فرد:

عشق سانڈی ہے عشق سری ہچ
کدهیں کچھ ہے کدهیں سو کچھ کا کچ

اپس سوں اپے لگا لیا، کسے کیا کہے کتّے کیا کیا۔ آپی کیا اُسے کیا علاج، جیسا پڑے ویسا سوسے باچ۔ ادهر بھی اپے

اوده‌و بھی اپے - اپے ترستے ' اپے تپتے - اپے اپس کوں دیکھے دکھلاوے' اپے اپستے اپسکوں چھپاوے - اپس کنے اپنی کرے فریاد ' اپے دیوے اپنی داد - دین و دنیا کوں دیا عشق نے آرایش' پیدا کرنہارے نے یوں پیدا کیا پیدایش - فرد :

سب میں وو ھے تو دل ھے سب کا شاد

سب میں وو ھے تو سب میں ھے یو سواد

عشق میں اپے ھے تو اس میں ھیں ایتے چالے' عشق میں اپے ھے تو اس میں ھیں یو مستی یو خوشی یو او لا لے - عشق میں اپے ھے تو اسے سب تھار گزر ' عشق میں اپے ھے تو اُسے سب جاگا کی خبر - بے نہایت ریل چھیل ' ایک کھیلتا ایتے کھیل - باتاں بہوت ولے تھار ایک ' کھیلاں بہوت ولے کھیلنہار ایک - عشق کی صورت کیسی ھے کر کیوں کہیا جاتا' معنی بیچونی بیچگونی پر آتا - عشق خدا کی ذات ھے چھپا رھتا ' جو کوئی یو بات پا یا وو آخر یونچہ کہتا - یہاں جسم کوں دیکھنا مشکل ھے جان کوں کیوں دیکھیا جاتا ' تخت کوں دیکھنے نہ پاوے سلطان کیوں دیکھیا جاتا - جسم ھور جان کا ایک مانا - ولے اتنا ھے جو یو بات تکہ سمجے جانا - عشق ھور خدا کچھ جدا نہیچ' بات جدا پن بھید و ھیچ - عشق ھوتا ھے جہاں تہاں' وھانچہ خدا ھے بلکہ وو چہ خدا ھے والسلام - واصلاں نے بولے ھیں واللہ ' اذاتم العشق فہواللہ - رباعی :

ھیتاھے نفا پہ رھتا ھے جس رے لگ دو میں تے اسے جان نلا دے تسرے لگ

گرپئوسوں مل پئو چہ ھونے منگتا ھے تو یاد کر اس پیو کوں اپس بسرے لگ

درنعت محمد مصطفیٰ و چہار یار
و منقبت علی مرتضیٰ :

*ا بابکر صدیق صادق هیں خاص   کئے خار جیاں کوں شریعت میں راس
عمر جب نبی کے امت میں هوے   یهودی عرب نے جو تهے سر نوے
جمع کر جو عثمان قرآں کوں شرم   کا دئے زور ایمان کے ں
تو تیا کفر علی هت لیے ذوالفقار   خدا بعد محمد بهی چارو هیں یار

عشق خدا کوں بهیدیا تو اپنا حبیب کر محمد کوں پیدا کیا ؛ عشق خدا کوں بهیدیا تو اس کی خاطر آسمان زمین هویدا کیا۔ اگر محمد نا هوتا تو آسمان زمین ناهوتا ؛ اگر محمد ناهوتا تو ماه و پروین نا هوتا ؛ اگر محمد نا هوتا تو دنیا هور دین نا هوتا صاحب طا ها و یسین ؛ صاحب الارحمۃالعالمین - جس کے نورتی عالم نے پایا روشنی ؛ اولاک لما خلقت الافلاک کا دهنی ـ اول خدا هے نبی دویم سویم هے ولی ؛ یوتین فانوں تهی مومن کے دل کوں تجلی۔ محمدکوں جس رات هوئی معراج ؛ وهاں دوسرا نہ تها کوئی علی باج۔ گیان دهیان کے کم تمام محمد نے اپایا ؛ جو کچھ پانا تها سو محمد نے پایا - جو کچهه محمد نے پایا سوں علی کوں سمجایا ؛ یو سمجهه علی کے تقسیم آیا ؛ علی خدا کوں بهایا رسول کوں بهایا - محمد نبی ؛ علی ولی ؛ نبوت خداکی پیشوائی ؛ ولایت محبوبی هور استغنائی۔ نبوت کارسازی ولایت بے نیازی۔ ولایت هار گلے یار کا ؛ نبوت دهندا گهر دار کا ۔ ولایت آکر نبوت آتی ؛ نبوت آے تو کیا ولایت جاتی ۔

---

* یہ اشعار دوسرے نسخہ میں نہیں ـ

فرق دھندے کا تک میانے آتا، کسے کچھ سنپڑتا کوئی کچھ پاتا۔ حضرت کہیں خدا شاھد، انا و علی من نور واحد۔ تن سوں تن، جیو سوں جیو، دم سوں دم، نبوت محمد پر ولایت علی پر ختم۔ ابابکر عمر ہور عثمان، جنوں کی نیکی جانتا سب جہان، حضرت کے یاراں ھیں، بزر گوراں ھیں۔ ایکس تی ایک سب بھلے، جیوں خدا رسول فرمایا تھا تیوں چلے۔ لات نیر کئے، خلاف نیں کئے۔ حق پر چلن ھارے، ایسیچ اچھتے ھیں خداکے پیارے۔ ایسیچ اچھتے ھیں حضرت کے یار، جنو سوں حضرت کرتے تھے بچار۔ آخر بعد از حضرت کے بیٹھے حضرت کی تھار۔

بیت

ھر ایک حال خدا کوں یقین سوں جپنا
ولایت ھور نبوت یو قرب ھے اپنا

ولایت کی جاگا پر نبوت کے جا صدر، ایکس تی یک خوب ایکس تی ایک خوب تر۔ خدا بہوت بڑا، سب تھار حاضر سب تھار کھڑا۔ سب میں اپنا نور بھریا، کسے کچھ کسے کچھ کسے سب کچھ کریا۔

سبب تالیف کتاب و مدح بادشاہ

سلطان عبداللہ، ظل اللہ، عالم پناہ، صاحب سپاہ، حقیقت آگاہ، دشمن پرور، ثانی سکندر، عاشق صاحب نظر، دل کے خطرے تی باخبر۔ صورت میں یوسف تی اگلے، آدم بیہوش ھورے پتھر پگلے۔ حکمت میں افلاطون شاگرد، سخاوت میں حاتم کا کھولے برد، شجاعت میں رستم گرد، عالی ھمت غازی مرد۔ شمشیر ھور ھمت کے صاحب، نیم دھرم اور ست

کے صاحب، دارادر، فریدوں فر، کلیم بیاں، مسیحادم، مریخ صولت، زہراعشرت، خورشید علم۔ صباح کے وقت، بیٹھے تخت - یکایک غیب تی کچھہ رمز پاکر، دل میں اپنے کچھ لیا کر، وجہی نادر سن کوں، دریا دل گوہر سخن کوں، حضور بلاے پان دئیے، بہوت مان دئیے، ہور فرمائے کہ انسان کے وجودیچہ میں کچھہ عشق کا بیان کرنا، اپنا ناوں عیاں کرنا، کچھ نشاں دھرنا۔ وجہی بہوگُنی گن بھریا، تسلیم کر کر سر پر ہات دھریا - بہوت بڑا کام اندیشا* بہوت بڑی فکر کریا - بلند ہمتی کے بادل تی دانش کے میدان میں گفتاراں برسایا، قدرت کے اسراران برسایا - پادشاہ کے فرمائے پر چینتیا، نوی تقطیع بیتیا - کہ آنگے کے آن ھارے، ہمیں بوی کچھ تھے کر سمجیں بارے - ہمارے گن کوں دیکھے سو ھمنا دیکھے، گنگا دیکھے سو جمنا دیکھے - ھمنا تے بوی آنگے تھے سو انو کا کچھ بی تمیز کریں، ریاضت ہماری مشقت ہماری چیز کریں - عاشق کوں عاشق جانتا، عاشق کوں عاشق پچھانتا - بیت :

کند ھم جنس با ھم جنس پرواز   کبوتر با کبوتر باز با باز

مورک آسودے دیوانے، نہیں جلے سو جلے کی بات کیا جانے۔ جیوں تیوں اس دنیا میں کچھہ یادگار اچھے تو خوب ہے، یوجہاز ہے اس جہاز کوں کچھ بار اچھے تو خوب ہے - اس دنیا میں رہیگی سو بات ہے، باقی تو دیس کا سووات ہے۔ جنے کچھہ سوجیا عاقبت لگن، اُنے اپنی جاگا رکھیا اپنا گن۔ اس تے نیں رہا گیا کچھ کہا گیا، کہ شاید کدھیں کوئی عاشق

---

* (ن) اندیشیا

پھرے تک تلملے ، تک چر پھرے ، تک مستی چھرے ، تک تر پھرے ھورسمجے کہ ان عاشق کامل نے کیا بولیا ھے، کس کس جا گا پر کیسے کیسے بھیداں کھولیا ھے - ھم گلاب میں آبلوج ڈھولیا ھے، ھم مانک موتی رولیا ھے، داد دیوے ، امداد دیوے، مراد دیوے - کسے کچھ سنپڑے، کسے کچھ فیض انپڑے - فرد:

وھی ھے صافی کہ جس صافی تی صفا کوئی پائے
وھی ھے کام کہ جس کام تی نفا کوئی پائے

ایتا جد جو دھرتے ھیں ، اوکاں باغ جو کرتے ھیں، سو اسیچ خاطر کرتے ھیں کہ کوئی خوب چتر بھوگے ھوس نا یک عاشق پیو کے اس باغ میں آوے، محظوظ ھوے آرام پاوے - باغ کے صاحب کوں دعا کرے ، پھولاں سوں گود بھرے - رنگ میں ڈباوے آس ، اسی تی کچھ لگے باس - اُسے فیض انپڑے ھمنا کوں ثواب ، خدا خوش رسول خوش عالم خوش اس باب - فرد :

جنے جو دل کوں لیا ھات کچھ کسی کوں دیا
ھزار کعبے بندھایا ھزار حج بی کیا

در زینت سخن و در نام کتاب گوید	یو قدرت اللہ ھے، یو اسراراللہ ھے ، یو ھاتف اللہ ھے ، لا الہ الا اللہ ، یو عجب کتاب ھے سبحان اللہ - اس کتاب کا ناؤں

' سب رس ' سب کو پڑھنے آوے ھوس - بول بول کوں چڑھے اُس ، یادگار ھو اچھیگا دنیا میں کئی لاکھہ برس - بھو تیچ لذیذ ، عاشقاں کے گلے کا تعویذ ، یو کتاب سب کتاباں کا سرتاج ، سب باتاں کا راج ، ھر بات میں سو سو معراج ، اس کا سواد سمجے نا کوئی عاشق باج ، اس کتاب کی لذت پانے عالم سب

محتاج۔ کیا عورت کیا مرد، جس میں کچھ عشق کا درد، اس کتاب کوں سینے پر تی ھلا سی نا، اس کتاب بغیر کوئی اپنا وقت بھلا سی نا۔ جو کوئی پڑھے گا، جنس جنس کا اثر چڑھے گا۔ جو کوئی اس کتاب کا سمجیگا مانا، کیا حاجت ھے اسے کیف کھانا۔ یو کتاب عاشقاں کا جیو صاحب، معشوقاں کا یار مصاحب۔ یو رنگ رنگ کے پھول، سرنگ مقبول، سب کسے بھاتے یو پھول۔ دایم تازے، ھر گز نیں کملاتے۔ ایسے خوش باس کے پھولاں اجھوں کسی باغ میں نیں کھلے، ایسے پھولاں اجھوں کسے نیں ملے۔ سُنگتے دل میں بھرے اساس، کہاں ھے وہ پھول جس پھول میں ایسی باس۔ جو کوئی یو کلام سنے گا پڑے گا، ھور فاتحہ نا پڑے گا، تو و و بیخبر خام ھے۔ اس کی دانش پر اس بات کا لذت حرام ھے، کیا واسطہ کہ یو بات نہیں یو تمام وحی ھے الہام ھے۔ جسے خدا کی محبت سوں غرض ھے، اس پر فاتحہ ھمارا فرض ھے۔ اگر ممات ھے تو اُدھر کی سعادتی کا، و گر حیات ھے تو اُدھر کے سلامتی کا۔ اگر کسی میں سخن شناسی ھور اسرار دانی ھے، تو یو کتاب گنج العرش بحرالمعانی ھے۔ جیتا کوئی طبیعت کے کواڑ کھولے گا، اس کتاب میں نیں سو بات کیا بولے گا۔ جو کچھ آسمان ھور زمین میں ھے سو اس کتاب میں ھے، جو کچھ دنیا ھور دین میں ھے سو اس کتاب میں ھے۔ ھرگز کوئی فصیح اس فصاحت سوں بات نیں کیا، اس دھات بات کوں سلاست نیں دیا۔ ھر یک بشر کا کام نیں، ھر یک بے خبر کا کام نیں۔ اس کتاب کوں وو سمجیگا جو کوئی صاحب راز ھے، یو کتاب تمام اعجاز ھے۔ اگر دین ھور دنیا کا امید پانے

منگتا ہے تو یو کتاب دیکھہ ' اگر بڑا ہو کر عالم کوں سمجانے
منگتاہے تو یو کتاب دیکھہ- کہ سدھین مرشد ہیں مسلماناں
میں پیر و مرشد ہوے گا ' ہندواں میں جنگم سد ہوے گا-
ہم ہندو تجہ‌تی بات پا تجے مانینگے' ہم مسلمان تجے بڑا ہے
کر جانینگے- ایک کلیمے کا فرق ہے' باقی خدا کی وحدانیت میں
ہندو ہور مسلمان غرق ہے -اگر خدا کوں سمجے ہور اُسے ایمان
ہووے' عجیب کیا جو ہندو بھی مسلمان ہووے- اس بات کی
جو کچھہ بات ہےسو سمجانے ہارے کے ہات ہے - اگر سمجانہارا
واصل اور کامل ہے' وو ہندوبی اگر داناہے تو اُسے بی یے جیوتی
دل ہے- خدا حق ہے اور حق سب تہار ہے- آدمی کے جنس کوں حق
پر آتے کیا بار ہے- جیتے چوساراں' جیتے فہمداراں جیتے گُن کا راں
ہوے سن آج لگن' کوئی اس جہان میں' ہندوستان میں 'ہندی
زبان سوں اس لطافت اس چھنداں سوں نظم ہور نثر ملا کر
گُلا کر یوں نیں بولیا - اس بات کوں اس ثبات کوں یوں کوئی
آب حیات میں نیں گھولیا' یوں غیب کا علم نیں کھولیا -
خضر کے مقام کو انپڑنا تو اس بات میں پڑنا - میں تو یو
بات نیں کیا ہوں' عیسیٰ ہوکر باتکوں جیو دیا ہوں- دانش کے
باغ میں آیا ' بہار ہو کر پھولاں کھلایا ' اگر کوئی کوڑ ہور
جہالت سوں' بد اصالت سوں ' رزالت سوں' بات کرے ناسمج
یو مایا - تو خدا بی اس جاگا حضرت جیسے کوں کہیا ہے کہ
کوڑاں ہیں مجہول' نامعقول ' مردود ناقبول سن یا رسول -
اول کے پیغمبراں کوں بی یے آیۃ اتری تھی اس وصول - کہ

و اذا خاطبہم الجاھلون قالوا سلاماً ۔ یعنی اگر کوڑاں کا یو فام ھے تو کوڑاں کو ھمارا سلام ھے۔ انو پر خدا کی نیں رحمت انوں پر خدا کی لعنت ۔ خدا اس بات کا مانا کھولیا ھے ؛ خدا یو بات بولیا ھے ۔ دایم انو کی ھارے بازی، خدا انو تے گدھیں نیں راضی ۔ جاھلاں جہالت پر جاتے، جیتا سمجائے بی حق پر نیں آتے۔ کافر تاریک دل، توبہ استغفراللہ بہوت مشکل۔ اور گوالیار کے فہیم، انو بی یوں کتے ھیں اعوذباللہ من الشیطان الرجیم ۔ کہ کوڑ بھشت، کوڑسوں مشت ۔ بات یوں بی آئی کہ جانتے کا کر، انجا نقے کا بھائی ۔ فارسی میں یو بولتے ھیں کہ کوڑ پر پردا ستے ھیں فراموشی، جواب ابلہاں خاموشی ۔ کوڑ کی ذات، نہنا فہم بڑی بات، نہ آپس کوں جانے، نہ دسرے کو پچھانے، یو کوڑپاپی خدا کے رانے ۔ یو جہنمی ؛ کچ قاسی کی انوکوں کیا کمی ۔ جاں فہم کی بات آے، وھاں کوڑ کی چھاوں نہ پڑیا جاے ۔ چراغ میں چر چر رنگ میں کر کر، کافراں کوڑ تھے تو محمد تے معجزا دیکھے بی ایمان نیں لیاے۔ لا علاج تہ تیغ آے۔ انو کے دلاں ۔ انوکیاں انکھیاں انو کے کاناں قدرت سوں باند کر غفلت کی دی گرہ، جو مصحف میں خدا لکتا ھے کہ ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارھم غشاوہ۔ جنوں کوں خدا بات دکھلایا تھا ؛ جنوں کے دل میں خدا کا کچہ محبت آیا تھا ؛ جنوں کے دل میں دانش نے کیا تپا گور، انو دیکھتیچ کہے کہ تمیں حق کے برحق پیغمبر۔ بات کے سنتیچ مسلمان ھوے، صاحب ایمان ھوے ۔ تابع قرآن ھوے۔ جاھل کسے بھاتا ھے۔ جاھل پر قتل واجب آتا ھے ۔ جاھل تھے تو

خدا کے فرمان کوں نیں بچارے ، جاهل تھے تو لهویاں سوں انو کوں مارے - جو قوم کافر هے جهال هے ، مسلمانوں کوں خون انوکا حلال هے، ملا روم جو خدا کے عشق سوں متے هیں، جاهلوں کوں متے هیں ، جاهلاں کوں انو بی یوں کتے هیں - پےء جهال ابو جهلم معمه بهر دانایاں، دیکهه لو عارفاں کی بات کا معنا انپڑتا هے کاں - غرض بهوت نادر نادر باتاں بولیا هوں، دریا هوکر موتیاں رولیا هوں - موتیاں کی موجاں کا میں دریا هوں ، تمام موتیاں سوں بهریا هوں - اِس دریا میں غوطه کهائیں گے ، تو جاگا جاگا کے غواصاں موتیاں پائیں گے - یو کتاب عجائب ایک بندر هے ، اگر سورج منگتا و گر چندرهے - فرهاد هوکر ، دونوجهان تی آزاد هوکر ، دانش کے تیشے سوں پہاڑاں التایا ، تو یوشیریں پایا - تو یو نوی بات پیدا هوی تو اس بات آیا - نادانان اپنی باتاں میں یوبی ایک بات کر جانے، ولے یو بات کیوں کاڑے کس وضع سوں نکلے معنت نیں سمجے مشقت نیں پچهانے ، انوکوں نیں کتے زبان آور ، یوبولتے جناور - عقل میں سرد غصه میں تپتے ، انو کوں عربی میں حیوان ناطق کتے - نادان کا وجود عدم هے، نهینچ میں شمار ، دانایاں کوں سجدے کی هے تهار - دانا موم دل هے دانش کے آگ پر گلے گا ، همارا هے، همارا حکم اس پر چلے گا - دانا همنا رهنما کر جانے گا ، هادی هے کر پهچانے گا - یو بات نه تهی سو نکالی اتاں ، تو بی یکا یک چلنے کس کا مجال - دهونڈتے دهونڈتے دل کے تلویاں میں چهلے آتا هے تو یو بات پاتا هے ، نیں تو یو بی کیا کچه نهنوا دان کا کهول هے یو بی کیا کچه کهاتا هے - همارو

بات میں عجب کچھ تونا ہے، جنے سنیا اُنے گھایل ہونا ہے، غرض اتال رھیا دیک کر کنا، اسی کون کرتا منا کنا، جتے گُن کار کرتے ہیں گُن، اس باغ میں تی لینگے پھول چن چن - جس کے دماغ میں پھول کی باس جاویگی، تازی ارواح تن میں آویگی - جکوئی اُچایا بنیاد، اول آخر وہی استاد - یو عجب نظم ہور نثر ہے، جانو بہشت میں کا قصر ہے- سطر سطر پر برستا ہے نور، ہر یک بول ہے یک حور- اسے پڑ کر جنے حظ پایا، جانو بہشت میں آیا - یہاں خدا ہی بولنہاراچ ہے، جکوئی بات ہماری چلیا وو ہماراچ ہے- ہرچند فہمداری ہے، چلیا تو کیا ہوا بات ہماری ہے - اگر نکتہ کسی تے کچھ جانیا، ہم ظاھر ہم باطن اسے نیں مانیا، تو وو مسلمان نیں، اسے ایمان نیں - ایسے سے ترنا، بہوت بہوت پرھیز کرنا - یو بی ایک چوری ہے، یو بی ایک حرام خوری ہے - فہک پر حرام، اس کا کیا اچھیگا فام - جسے انصاف کی نیں سکت، اسے دل کا دلیچ میں انپڑتی لت - جنے انصاف چھپایا، اُنے دل کو بے دل کیا کام گنوایا - حاجت نیں جکوئی کرے زبان، اپس کوں اپے کیا نقصان - اگر تو ہے فہمدار، اپنی ریچ نکو مار، یو بات دل میں رکھ مرداں کی یاد گار- جنے ریچ کوں جلایا، اُنے خدا کوں پایا - کھیچ کچھ جدا ہے - ریچ میں خدا ہے - ریچ کے گھت، نکو پی گھت گھت، اگر کچھ نیں تو تک پکار تو بی اُٹھ - اساس تو بی بھر، چپ نکو اچھ کچھ تو بی کر - دل میں اجالا پڑے گا، موں پر نور چڑے گا - یو بات اعجاز ہے، اس بات میں خدا کا راز ہے- یو بات غیب کی آواز ہے - سا فنا، جاننا، پچھانفا - انسان یعنے گیان، جس میں کچھ

گیان نیں وو حیوان - بے درد نامرد، سرد میں درد - سخت بے کتر، وو آدمی نیں پھتر - عاشق معشوق سوں دل بندا چھتا ہے، عاشق بہت درد منذ اچھتا ھے - بے درد، درد منداں کوں کیا جانتے، یونداں مستمنداں کو کیا جانتے، معشوقاں کے نازاں کیا سمجتے عاشقاں کے چھنداں کو کیا جانتے- ایتا عُجب ایتا حسد، جنو حق تے گذرے انو میں کیا اچھے گا حد - انو کوں حق کیوں ھونا مدد - موں پو مسجد دل میں بت خانہ، خدا تو سمجتا ھے یو مانا، آدمی کے حضور چھپایا خدا کے حضور کیوں چھپانا - بعضے عجب لوکاں ھیں اودھرم انو کوں خدا کی بی نیں شرم - مسلماناں میں آتے جاتے، مسلمان کہواتے- اگر یو ھے مسلمانی، تو کافراں کی کیا ھے نشانی - اِتا ذوی بات پاڑیا، گاڑیا سو گنج کاڑیا کچھ نیں تھا سو لیایا، بات دکھلایا - ھمیں تو بہوت سند سوں بات سنوارے، اتال چل لیو بات چلنہارے- جس کا دل صاف اچھے گا، جس میں کچھ انصاف اچھے گا، مصنف کی سوں وو ھمنا بھوت مانے گا، خوب ھمنا پچھانیگا - جس کا دل روشن ھے وو نور کا گلشن ھے - جکوئی نور ھوا، وو خدا کے حضور ھوا - ھر کچھ اجالے میں نظر پڑتا، اندھارے میں کارنہارا اڑتا، تر پھڑتا، بڑ بڑتا، اجالے کے رھنماریاں سوں لڑتا جھگڑتا - اندھارے کوں اجالا کو سمجتا، لال کوں کالا کر سمجتا - یو برا اجالا، اس کا موں کالا - جس کے دل کوں صفا ھے، اُسے بھوت نفا ھے- دل کی صفائی کِن نے پائی، جسے خدا دیا اُسے آئی - دل کی صفائی نہ کچھہ خیال ھے، عین وصال ھے - یہاں کچھہ ھے غرض، کہ

کے هیں الله نورالسموات والارض ـ یعنے خدا آسمان هور زمین کا نور هے ' اس کا نور هر شے میں بهر پور هے ـ نور هویتو نور سوں ملایا جاے' ظلمات نور سوں کیوں ملنے پاے - ظلمات کوں نور سوں کوی کیونکر ملاے' ایتا هے جو کچه عقل اچهے تو جنے دیکها وو دور تے دکهلاے - کام بهوت خاص کیاهوں' چلتی عبارت راس کیا هوں- یو غیب کی بشارت- جسے عمارت کتے سو یو عبارت- ماتی پهتر کی عمارت کچه سدا رهنهاري نیں' وو بے وفا کچه اس میں وفاداری نیں- دنیا دو دیس کی کوئی نیں کس کا' آخر رهیگا سو یوچه قدر جاننا اس کا - مال دهن سب خرچا جاوےگا' آخر یوچه کام آوےگا ' آخر نام یوچه اُچاوے گا - تمام یو چه هے کام یوچه هے - یو خدا کی عنایت یاں کیا شکایت' خدا بهوت بڑا بے نهایت —

آغاز داستان' زبان‌هندوستان

نقل - ایک شهر تها اس‌شهر کا ناؤں سیستان اس سیستان کے بادشاه کی ناؤں عقل ' دین و دنیا کا تمام کام اس تے چلتا - اس کے حکم باج ذرّا کیں نیں هلتا - اس کے فرماے پر جنو چلے ' هر دوجهاں میں هوے بهلے - دنیا میں خوب کهواے' چار لوکاں میں عزت پاے' جاں رهے کهڑے' وهاں قبول پڑے۔ نه آفت دیکهےنه زلزلا' اپے بهلے تو عالم بهلا - کسی کوں برا بولنا یو وسواس هے ' بهلائی برائی سب اپنے پاس هے - اپے چل نیں جانتے ۰ دسریاں پر برا مانتے- اول اپنی خبر میں اپے رهنا' پچهے دسریاں کوں برا کهنا - جنے اپس کوں پچهانیا ' انے سب جانیا - جدهر تهلتا هے ' ادهر عقل کے اجالے میں چلتا هے - آدمی نے عقل

چھوڑیا ' دیو اندھ ھوا اپنا سر اپے پھوڑیا - عقل میں جو کاکلوت ملتی' تو حرمت میں نقصان ھوتا' مدعا دور پڑتا دل تی - اگر منگتا ھے جو دل کوں تازا رکھے مدعا پاوے' تو بھلا ھے جو عقل میں کا کلوت کوں نا ملاوے - سکت ھے تو عقل میں ھمت کوں کر شریک ' یو پند ھے اگر تجھ میں کچھ سوجھ ھے تو سیک - جکوئی یو چلنت چلتا ھے' وو کامل ھوتا ھے' روشن طبیعت زندہ دل ھوتا ھے - عقل میں کا کلوت' جوں ریشم میں سوت ' جوں دود میں چھاچ' جوں پاچ میں کاچ - جوں شیرے میں میرا ' جوں اجلے زیرے میں کالا زیرا - جنے دل کوں جلایا ' اُنے کچھ پایا - جنے قدم انگے دھریا ' اُنے کچھ کریا - مردی و نا مردی یک قدم ھے ' مرد کوں یہاں بڑی فکر نا مرد کوں کیا غم ھے - انجانتا بچارا بھلا ' جانتے پر پڑے بلا - کاکلوت تی جو دل مرے گا' تو پچھیں بچارا کیا کام کرے گا - دل اس کا جیتا ھے جس میں عشق ھور ھمت ھے ' جیونا بی اسیچ کا ھے اس پر رحمت ھے - جیوں حافظ بولیا ھے' دل کے گھر کے دوازے کھولیا ھے - بیت :

ھر گز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

خاص اچھو یا عام' آخر عقل کے حکم سوں لگیا ھے کام - اس کے حکم باج کوئی کسی کام میں جاوے ' اپنا کیا اپے پاوے - بیت :

عقل ھے باز ولے باز یے بلند پرواز
شکار گاہ ھے اس کا حقیقت ھور مجاز

عقل نور ھے' عقل کی دوڑ بھوت دور ھے - عقل ھے تو آدمی

کہواتے ، عقل ہے تو خدا کوں پاتے - عقل اچھے تو تمیز کرے ، برا اور بھلا جانے ، عقل اچھے تو اپسکوں هور دسرے کوں پچھانے - عقل تے میر ، عقل تے پیر - عقل تے پادشاہ عقل تے وزیر - عقل تے دنیا ، عقل تے دولت - عقل تی چلتی سلطاناں کی سلطنت ، عقل تی رهیا هے یو عالم کھڑیا ، جس میں بھوت عقل وو بھوت بڑا - عقل سوں چلتی خدا کی خدائی ، جتنی عقل اتنی بڑائی - عقل نہ هوتی تو کچھ نہ هوتا ، کچھ رچھ نہ هوتا - بیت :

عقل کے نور تے سب جگ نے نور پایا هے
جنے جو علم سکھیا سو عقل تے آیا هے

عقل بغیر دل کوں نور نہیں ، عقل کوں خدا کہنا بی کچھ دور نہیں - ذات ذات تی صفات هے ، ذات تے جو کچھ نکلیا سو بی ذات هے - جوں آفتاب هور اس کا نور ، اگر آفتابیچہ نا اچھے تو نور کیوں هوے مشہور - اگر آفتابیچہ میانے تے جاوے ، نور آفتاب میں تے نکلیاتھا سو بی آفتابیچہ میں سماوے - سور کوں نور کتے هیں ، نور هے تو سور کتے هیں - نور تے آفتاب هے نیں تو آفتاب کو آفتاب کون کتا ، اثر تے شراب هے نیں تو شراب کوں شراب کون کتا - باس تی پھول نے شرف پایا ، باس تی پھول پھول کہوایا - جوت تی جوهر نے پایا مول ، معنے تی میٹھا لگتا بول - جوں خدا کے رسول امین نے محبوب رب العالمین نے صاحب آسمان زمین نے فرمائے کہ تفکروا فی صفات اللہ ، ولا تفکروا فی ذات اللہ - یعنے ذات کوں صفات میں ڈھونڈینگے تو پا وینگے ، صفات کوں چھوڑ دئے تو ذات

لک کدھر نی آئینگے - بعضے کتے ہیں کہ خداے تعالی آخرت
کوں ایک معنی سوں اپنا دیدار دیکھلائینگا، مسلماناں کا دل
اس وقت روشن ہوے گا، مسلماناں کے دل کا شک جائینگا -
بعضے کتے ہیں کہ خدا کوں دیکھیا جاے، جو کوئی خدا کوں
ڈھونڈے سوں خدا کوں پائے، جنوں نے نیں دیکھے جنوں کوں
دیکھنے کا قدرت نیں افو شک لیاے - بعضے کتے ہیں کہ خدا
کوں اس نظر سوں دیکھیا نا جاسی، نظر سوں خدا کوں دیکھینگے تو
خدا نظر میں نا آسی - سمجھ کے انکھیاں سوں دیکھے تو دیکھیا جاتا
ہے، نظر سوں کوئی کیوں * دیکھے گا کیا خدا ظاہر صورت
پکڑ کر آتا ہے - بعضیاں کو اس جا کا یو سوال ہے، اگر خدا
کوں جہت نیں، خدا کوں مکان نیں خدا کوں کچھ صورت کا
نشان نیں، خدا کوں دیکھنا محال ہے - بعضے کتے ہیں خدا
سمجا جاے تو بس، خدا کوں دیکھنے کا کسے کس - یو دل
کے دبیچہ میں رہے ہوس، خدا تحقیق ہے اتنا جانیا تو بہوت
سرس - بعضے کتے ہیں کہ خداے تعالی کوں قیامت میں دیکھینگے،
ولے حیران ہوئیں گے کہہ نا سکیں گے، کہ یو نپچھ ہے یوچھ ہے،
یا ایساچ ہے، یوں کہے تو اس کے دستے وضا سوں یاں بی
دستا ہے، ولے بولنے میں نیں آتا کیا بولوں تماشاچ ہے -
خدا کی عجب ہے شوکت ہور شان، بچارا انسان یاں بی حیران
واں بی حیران - استیچ جو مرداں ہیں نازک فام کے، عاشق
ہوے اس کے نام کے - اس کے نام پر جیو دئے ہیں، اپنا کام
کئے ہیں - ایک کچیک ہے جو دستا ہے نیں دستاتیوں، یو
عقل تے بیلا ڑ ہے آدمی سمجھتا کیوں - اگر یہچ وجہ مطلق

(ن) کیوں کر -

کچھ نادستا تو ہر گز خدا ہے کر نا کتے، اس کی عبادت چھوڑتے
اس کی یاد میں نا رہتے۔ خدا ہے کرتو بولیا جاتا ہے کہ کچھ بی دس
آتا ہے، تو انسان اس سوں جیو لاتا ہے، اس پر تو دل کرتا ہے۔
اُسے پتیا تا ہے کہ مجے تو نچھ ہے، میرا کام تجہ سوں نچھ ہے۔ بارا
باریکے وضا سوں دستا ہے، تارا تارے کے وضا سوں دستا ہے۔ بارے
کوں تارے کی وضا سوں دیکھنگے تو کیوں دسیگا، تارے
کوں بارے کی وضع سوں دیکھینگے تو کیوں دسیگا۔ اس کا نور سب
میں بھر پور ہے، ولے اس کے دیکھنے میں قصور ہے۔ اگر اس کا
قصور جاوے گا، تو سب جاگا اس کا جلوہ دیتا ہے، نور دس
آوے گا۔ اگر آسمان اگر زمین اگر آب آتش خاک بارا ہے، یو
اپستے آپے پیدا نہیں ہوے انو کوں کوئی پیدا کرنہارا ہے۔ اگر
یو عالم اپستے اپیچ پیدا ہوا ہے تو یوچہ خدا ہے، اس بھید کوں
سمجتا سو عارف جدا ہے۔ اپس کوں دیکھنا اپس کوں دیکھنا
کتے ہیں اگر اپس کوں دیکھے تو بی خدا کوں دیکھنا مشکل
ہے، خدا کی محبت حاصل ہوتی ہے اما خدا کسے حاصل ہے۔
خدا کچھ ایسا نہیں ہے کہ جیوں دیکھنا کتے ہیں تیوں دیکھیا
جاے، بات گفتار کی کوئی فرصت پاے۔ منصور جو اس بات
میں آیا، محبت کے زور سوں خدا کہوایا۔ نیں تو بندہ کہیں
خدا کہواتا ہے، بندے تی خدا کہوایا جاتا ہے۔ محبت کے عالم
میں کوئی کہے کہ مینچ خدا ہوں، خدا پرست لوکاں محبت
کے عالم میں خدا کہوایتو کہیا جاے، قادریت کے عالم میں کسیچہ
قدرت نہیں جو خدا کہواے۔ خدا سو خدا ہے، محبت کا عالم
کتے سو جدا ہے۔ جتے اپس کوں صاحب عرفاں کر جانے، یہاں

آکر زبان گردانے - بعضے کتے ہیں کہ عقل کے احاطے میں ذات حق تعالیٰ کہا حقہ نیں آسکیا ' پیچہیں جو عاشق ہوا اُنے اپس کوں عشق میں فناکر بات کوں یہاں لیا رکھیا - خدا کے دوستاں نے بولے ہیں ' اسرار کے موتیاں رولے ہیں - کہ فنا فی اللہ بقابا للہ - فرد:

آیا جکوئی خبر کوں یہاں وو خبر ستیا -
کھولیا لہوا کمرتے سرن آس پر ستیا

خود بےخود ہوے تو خدا کوں پاوے' خودی دور کرے تو خدائی دس آوے - جتےعاقلاں نے عقل دوڑ آے 'آخرعشق کی بےآرامی میں آکو آرام پاے - عشق میں جاتوں عقل میں کی آتا' سمجنے کا نہپنچ سو سمجا کیوں جاتا-جو لگن توں سب تے بی طمع ناہوسی' عشق میں آئے بغیر خاطر جمع قا ہوسی - اگر مرد ہےتو عشق اپنا کہاں کوں انپڑا ' فراق میں کی ہلاک ہوتا اپس کوں وصال کوں انپڑا — جو عشق تیرا نہایت کوں انپڑیگا اس دھات' پیچہیں دل آپی بول آتھے گا ترے مراتب کی بات— قال حال ہوتا ہے' فراق وصال ہوتاہے- جکچہ بےاختیار دل میں‌تی آپی آتا ہے ' اپنی محبت کا قوت وہاں پایا جاتا ہے - خدا کا ہونے منگتا ہے تو کچہ خدا کے کام کر ' جکوئی خدا گوں انپڑے ہیں انوں کی بات فام کر - ہمیں عاشق فدائی ' فدا ہونا ہمارا احتشام ' کیا تہا کیا ہے کیا ہوے گا اس باتوں سوں ہمنا کیا کام - ہمنا خدا کوں ایک جانتا ہور اس کا محبت ہے فرض' خدا کے کاماں سوں ہمنا کیا غرض- اس کا کام وہ جانے

کسے کیا قدرت جو آوے میانے - ہمیں کون جو اس کے نہایت کوں پانے کا فکر کریں ' ایسے کاماں میں آنے کا فکر کریں - ہمناہماری نہایت کی معلوم نیں ہوتی خبر' اس کے نہایت کی کسے خبر - اُس دریا کی کسے خبر نیں ہوتی ' حیرت تے گنگے ہوے سب موتی - موج پر موج آتی ' کستے سمجے جاتی - بعضے کتے ہیں کہ موسیٰ نے خدا کوں دیکھنے کا سوال کیا ' نین دستا سو دستا کر خیال کیا ' فکر محال کیا - یہاں بات ہے یہاں تحقیقات ہے - اگر دیکھنے کا نا ہوتا ہور نا دیکھا جاتا' تو موسیٰ دیکھنے کا بات ہرگز میانے میان نالیاتا - کیا واسطہ کہ و و پیغمبر تھا اُسے یو اسرار روشن تھا بلکہ روشن تر تھا - موسیٰ کو جواب آیا کہ لن ترانی' یعنے نادیکہ سی تو یو انوار سبحانی - یہاں واصلان کتے ہیں صاحب حاصلان کتے ہیں - نادیکھے کھے تو کیا دیکھنا نیں ہے - جاں محبت ہور خدای ہے واں یوں کتے ہیں' جکوئی محرم راز ہے' اس سوں یو ناز ونیاز ہے - ناکھے تو نا نچکوں کھینچنا پکڑنا - ایک لطافت کی بات ہو یتو وھانچہ نا اڑنا - یو کام سوقوت عاشق کے دلیری پر ہے ' یو بی کیا خالا کا گھر ہے - کانٹیاں کوں الگ جانا تو باغ میں پھول پانا - جکوئی دریا میں جاوے سو موتی لےآوے - جسے بخت اسے تخت - دوہرہ :-

سات سہیلی ایک پیو چونددھر پیو پیو ہوئے
جس پر پیو کا پیار ہے سو دھن بر لی کوئے

عابد کا استہار کان ہات ہے' یو عاشق کے سمجھنے کی بات ہے - یورمز ناز دیکھے نیاز دکھلاے سوجانے' عاشقی کے معر کے

میں آے سوجانے۔ بندگی ہور صاحبی کی دھات ہور ہے، عاشقی
ہورمعشوقی کی بات ہورہے۔ایک بات ہے لن ترانی ، عاشق کوں
اس میں ہزار نشانی۔ یو نا دیکسی کہنا دیکھنیگا کہنے تی
زیاست ہے ، عاشق سمجتا ہے کہ کیا معشوق کی خواست ہے۔
عابد کوں کیا نسبت جو عاشق کے بات میں آکر دخل کرے
جیوں اپنے کام میں خلل کیا ، تیوں دسرے کے کام میں خلل
کرے۔ عاشق بلند عابد پست ، عابد ہشیار عاشق مست۔
عابد دین خاطر جنم کھو یا ہے، عاشق خدا خاطر دین دنیاتی
ہات دھویا ہے۔ اس بات کا کون پایا کھوج، کہاں گنگا تیلی کہاں
راجا بھوج۔ معشوق دیدار دیکھلا تاتو ہے، ولے تک تپا کرد کھلاتا ہے،
گھونگٹ میں سوں چھوپا کر دکھلاتا ہے۔ عشق بڈھانے خاطر،
لذت پانے خاطر۔ بھگ دی سوں کھو لے دکھلاے یہاں بی تو
ہو تا ہے دل شاد، ولے تک ہاں نان مہانے میان اچھے تو بہوت
سواد۔ عاشق کوں تپانا معشوق کا کام ہے۔ اپسکوں چھوپانا
معشوق کا کام ہے۔ جاں معشوق کا ناز ہے، واں عاشق گداز
ہے۔ بعضے کتے ہیں کہ خدا کی ذات بغیر جس شے کا طلب ہے
وو طلب یچ دیدار کا حایل ہے ، اس بات پر عاشق ہور عارف
قایل ہے۔ اگر دل تی تہام طلب جاوے ، تو جاں نظر سٹے
وان خدا چ دس آوے۔ ایک دل اس میں ایتا کچھ، اتنے پر
جو خدا کو سنگتا وو بڑا ہیچ۔ جس دل میں آیا یار، اس دل
میں اپس کوں بی نیں تہار۔ جاں اپے نیں ماتا ، واں دسرا
کیوں سہاتا۔ جس میں سلوک وہیچ سالک نیں تو مذبذبیں
بین ذالک۔ اوسیچ عاشقان دین دنیاتے گزرتے ہیں، جوں عاشقی کرنے

(ن) ایسیچ

کا شرط ہے تیوں عاشقی کرتے ہیں - اما دنیا ایسے کتے ہیں
کہ بےعزتی ہور خواری سوں حاصل ہوئے، سفلگی ہور شرمساری
سوں حاصل ہوئے- آدم زاد کوں دنیا مطلوب ہے ولے بے منت
آے تو بہوت خوب ہے- جنونے کچھ سمجکر کسے بے منت دئے
ہیں، وو ہدیاں پاک ہے عارفاں نے قبول کئے ہیں - بعضے
کتےہیں کہ حضرت کا حدیث یہاں سمجے کیا کہ رایت ربی
فی صورت عایشا* یعنے امرد کی صورت میں دیکھا خدا
بی تجلیات ، یو سمجنا بہوت مشکل بہوت نازک ہے بات -
جکچھ دستا ہے ہور جکچھ سنتے ہیں اُسے تو سب ناؤں ہے
یو تو سب صفت ، اتاں، ذات کسے کہنا ذات کوں گت - یہاں
کی صفاتیچ میں ذات ہے، یہاں ایک بات ہے بلکہ بات میں
بات ہے- یو توہمہ دوست ہوا، ہمہ اوست ہوا- جتے اس شنا س
کی پیالے سوں متے ہیں ، انو سب یونچہ کہتے ہیں - استہار
خوب بچار، فارسی و اعلاں ، فارسی صاحب دلاں - انو بی یو
مخفی اسرار، یوں کئے ہیں اظہار- فرد :

غیرتش غیر در جہاں نگذاشت
لا جرم جملہ عین اشیا شد

ہور واصل حق عاشق مطلق گجراتی شاہ علی ، خدا کے
لاتلے خدا کے خاصے خدا کے ولي - دایم خدا سوں مل رہے ، انو
بی یونچہ کہے - بیت :

ہب مالے چڑ چڑ کہوں سبڈی سبھی
سب وو ہے وو ہے سب وہی وہی

اول جو سب جاگا خداچ تہا ہور کیں کچھ نہ تہا تو یو سب

* احسن امرد-

کانقے آیا۔ جاں ھارا جانتا ھے کہ جانتے آیا ۔ پانی تے موتی کھڑیا، موتی بی پانیچ ھے ولے صورت میں فرق پڑیا ۔ یو موتی وو پانی کھوایا ، اس پانی ھور اِس موتی کوں جنے سمجا سو گیانی کہوایا۔ بعضے صفاتکوں عین ذات کہتے ھیں ، بعضے نہ ذات نہ خارج ذات یو بات کتے ھیں ۔ کُل ایک ذات وجود ھے، حرص مراتب ھور ماں تے جدائی پڑی ، بے کانگی میانے آکر کوڑی ۔ یو بی ایک اس بات کی ھے تُرُو، آنکس کہ نہ ما بود و شما ما و شما شد ۔ یو میرا وو تیرا ھوا، میانے میاں کونچے بڑے گھر کوں جانے پھیرا ھوا ۔ اگر یو میرا ھور تیرا میانے میاں تے جاوے ، تو بے گانگی جاکر تمام یگانگی آوے ۔ سب نیکیچ ھو دسے، سب ایکیچ ھو دسے ۔ دریاسیتی قطرا بھار پڑیا تو قطرا ھوا نیں تو قطرا بی دریاچ تھا ، دریا کوں بی عشق کا طوفان چڑیا نیں تو دریا کوں جیسے کا ویساچ تھا ۔ الآن کما کان ذات تے صفات ھے ، صفات تے ذات ھے ۔ ذات ھور صفات ناؤں ھوے، ایک دو تھاوں ھوے ۔ فرق مراتب ھوا ظہوریات میں، اجیوں کے معنی ھیں اس بات میں ۔ صفات خارج ذات نہیچ، اس بات پر سب قایل ھیں یہاں بات نہیچ ۔ بات بی کیا غیر ذات ھے، یو کیابات ھے ۔ استی بیلاژ بے چوں بے چگوں ، واں کیا دیکھے گا چرا ھور چوں ۔ وھاں سب خالی ھور لبا لب ھے، واں کچھ نیں ھور سب ھے ۔ واں کچھ نیں ھور سب واں تے آتا ، جاں کچھ نیں واں کیوں کوئی جاتا ۔ اس کچھ نیں میں ھے سب کچھ ، اگر گیان ھے تو سمجھ اب کچھ ۔ جاں کچھھ نیں واں کے نور کا رنگ کالا، اس کالے میں کون دیکتا اجالا فنا ھوے باج وھاں رھیانہ جاے، یو بات کسے کھیا نہ جاے ۔

مورک کیا سمجیگا یو مت، بمعنی فنا هونا هے نه بصورت - دونو جہاں تی گزرنا تو استهار آشنائی کرنا - خدا کے ذات بغیر بی کس پر نظر نا اچهنا- اپس تے بے خبر اس تے با خبر، لازم یوں آتاهے عاشق پر- حضرت کو جس رات معراج کی بڑائی دئے، خدا کوں دیکھے بغیر کس پر نظر نیں کئے- جس سوں لگیا کام، اس کاچہ اچهنا قام- یو قام تها تو یو بڑائی پاے، یو قام تها اس حد لگن آے - یو قام تها تو حبیب کہواے، یو قام تها تو خدا کوں بهاے -رسول هوے، قبول هوے - صاحب مازاغ البصر و ما طغی و صاحب ماینطق عن الهوی-یعنے کسی بات میں اپس کوں میانے میاں نیں لایا ، وهی بولیا جکچه خدانے فرمایا - رسول اسیچتے ناؤں دیا ، رب العالمین خدا کے امر امانت میں اپنی نفوں، کو دخل نهیں دیا، جوکچھه خدا نے کهیا سو کیا - بیت:

جسے هے عقل وو هر بات کوں سنبهال کہے
جو سو برس کو هوے گا سو وو اتال کہے

کرامت کتے سوعقل تھام، جکچه دنیا میں هوا سو سب عقل کا کام - عقل تی هوا سب حلال هور حرام ، عقل تی پکڑیا فرق خاص هور عام-عقل تی رکھے هر ایک کا نام، نهیں تو کاں تها صبح هور شام، شیشه جام ، پسته بادام ، صیاد دام، صاحب غلام - یو کچهه عجب نقل هے غرض جوکچهه هے سوعقل هے- سو اس عقل پادشاه کوں عالم پناه کوں، ظل الله کوں، صاحب سپاه کوں، ایک فرزند تها ، که اُس کا جوڑا دنیا میں کیں نه تها، واصل کا مل ، عاشق عاقل ، عالم عامل ، ناؤں اس کا دل- دانش مندی ، ترکش بندی ، قبول صورتی، دلاوری سب عالم تی اُسے حاصل - فرد :

کرے نت دل یو نازش عقل جیسا
کہ فرزند نیں کسے دنیا میں ایسا

تخت تاج کا لایق ' سب پر فایق - بات میں قابل ' سب میں فاضل - سو ایک دیس اس عقل پادشاہ ' عالم پناہ صاحب سپاہ ظل اللہ ' حقیقت آگاہ کے دل پر کچھ آیا ' اپنا اندیشہ اپس کوں بھایا - سو اس دل شاہ زادے کوں ' اس ماہ زادے کوں' اس مستغنی کوں ' اس سب علماں کے دھنی کوں ' تن کے ملک کی پادشاھی دیا' تن کے ملک کا بادشاہ کیا - سرفراز کیا ' ممتاز کیا -

بیت : عقل دل کوں دیا ھے پادشاھی
عقل دل کوں دیا عالم پناھی

سر چھتر چھایا' تخت بسلایا - دل بادشاہ کے ھات میں تن کا ملک آیا' اتھارے تھار ' کونچے کونچے ' بازارے بازار اپنی در راھی پھرایا - تن دل کا فرماں بردار ' جوں نفر خدمت گار -

بیت : خبر دلبچہ کوں معلوم ہر ایک منزل کا
فقیر تن یو بچارا مطیع ھے دل کا

جدھر جدھر دل جاتا ' دل کے پیچھے تن بی آتا- نوے نوے قانون دھرنے لگیا' دل تن کے ملک کی بادشاھی کرنے لگیا- دل جان' دل عاشق دل کوں شراب کا بہوت دھیان- چتر سگھڑ' شراب بغیر نیں رھتا ایکتل - شراب اُسے بہوت بھایا تھا ' شراب پینا اُسے آیا تھا - پادشاھاں کوں سعی کرنا واجب ھے عدل انصاف پر ' پادشاھاں کو شراب پینے کا کیا ڈر- پادشاہ کوں عدل انصاف بغیر ھور کچھ پوچھ بچار نا ھوسی ' پادشاہ شراب پیا تو گناہ گار نا ھوسی- پادشا ھاں کوں خدانے پیار کرکے کچھ دیا ھے ' دنیا

کا سواد پادشا ہاں خاطر پیدا کیا ھے - پادشا ہاں دنیا کا سواد
چھوڑنے پر آئے پیچھے دنیا میں کیوں رھا جاے' دسریاں کوں
دنیا کیوں بھاے - دنیا کوں لوگ منگتے ھیں سو دنیا کا ذوق
کرنے خاطر' نہ جھکجھک کر حسرت سوں مرنے خاطر - پادشاہاں
نے دنیا کا حظ چھوڑے ' خلق کا دل توڑے - خلق آزردہ ھوا '
دل پژ مردہ ھوا ' خلق میں تی گرمی گئی خلق افسردہ ھوا -
پادشاہاں خوشی پر آئے تو خلق کوں بی خوشی بھاے- ھر ایک
کوئی دو پیالے پیا' پادشاہاں کوں دعا دیا کیا ' دو دیس کی
دنیا محظوظ ھو جیا - جان تازا' ایمان تازا تو سب جہان تازا-
پادشاہاں کے دل پر اچھتا ھے کہ اپس کے دور کے لوگاں اپس تے
خوش حال اچھیں ' اپس کوں بھوت منگیں اپنے فدا ھو ویں
ھر ایک تھار اپنے رکھوال اچھیں- اپنا دل شاد کریں ' اپس کوں
دایم یاد کریں- کہ ھمارا پادشاہ ایساھے ایسا ھے' جیسی تعریف
کرینگے اس تعریف جیسا ھے - تا دور قیامت اپنے دور کی بات
ھونا ' اگلے کے لوکاں جکوئی سنے تو شہ مات ھونا- شراب سب
کیفاں کا پادشاہ کیف ' جاں عاشق ھور معشوق اچھے وھاں
شراب نا اچھی تو بڑا حیف- جوں نہک نیں سو کھانا ' بےنہک
کھانے تے آدمی نیں کیا سواد پانا - جوں جوت نیں سوگھر'
جو مٹھای نیں سو شکر- جوں معنانیں سو بات' جوں سخاوت
نیں سوھات- جوں پانی نیں سو لھوا' جوں سبزہ نیں سوھوا-
جوں حسن نیں سو نار ' کاجل نیں سوں سنگار - دیوے میں
بتی نیں سو اجالا کیوں پڑے گا' شراب میں مستی نیں وو
شراب کیوں چڑے گا- جس کام میں نیت ثابت نیں ووکام جس کیا

دے گا' دل میں تقواچ نا اچھے تو مشقت کس کیا دے گا۔
پانی نیں سو چشمے پر گئے تو کیا پیاس جاتی ھے' ھزار کیف
کھائے تو کیا ھوا شراب کی کیف آتی ھے۔ یو بات خدا جانتا
ھے آپیں آپ' عاشقاں کو شراب منا کرنا بڑا پاپ۔ عاشق مفلس
عاشق کا ذخیرا سو یو ھے' عاشق میں گناہ کبیرا سو یو ھے۔ عاشق*
کوں شراب پلانا عاشق کا دھرم ھے۔ یہاں عشق ھے عاشق کا عاشق
پر کرم ھے - عاشق ھور دل سخت' یو تو عجب تماشے کا ھے
وقت - عا شق کا دل نرم اچھنا ' عاشق کا عاشق پر کرم اچھنا —
اگر عاشق کوں عاشق نا پچھانے' تو بے گانا بےدرد بچارا کیا جانے -
یہاں جانتا پھول مارتا تو پکارتے' ان جانتا پتھرے مارے تو دم
نیں مارتے۔ جیسے بعضے ظاھری زور ھے' ان جان تے کا علاج کچھ
ھور ھے — جوں فارسی میں بولیا ھے کہ :

گر نبودے چوب تر فرماں نبردے گاو خر

شراب معشوق کا مشاطا' ایک حسن کوں سو حسن کر دکھلاتا'
محبت کوں بدھاتا ' جکوئی عاشق ھے اُسے شراب بھوت بھاتا —
شراب عاشق ھور معشوق کے دل کے شک دور کرتا' شراب دونو کوں
محبت میں چور کرتا۔ شراب پئے پچھیں دل میں کچھہ خلاف نیں
اچھتا ' شراب پئے بغیر دل صاف نیں اچھتا - دنیا کا لذت تو
یو شراب ' شراب نا اچھے تو عاشقاں کے انگے دنیا سب خراب -
شراب ھرگز غم کو آنے نیں دیتا ' شراب خوشی کو دل میں
تی جانے نیں دیتا - شراب عشرت کا سنگاتی' جہاں شراب
وھاں عشرت آتی ' دل کی تاریکی جاتی - دل پکڑتا صفا' شراب
پئے تو عاشق کوں بھوت نفا - جس گھر میں شراب آوے '

---

* عاشقاں —

اس گھر میں محنت کیوں رھنے پاوے- اگر منگتا ھے غم کوں
مارے تو شراب پی ۔ اگر منگتا ھے جفا تیرے انگے ھارے تو
شراب پی ۔اگر منگتاھے سخاوت پر آنے تو شراب پی، اگر منگتا
ھے رن میں گھوڑا بھانے تو شراب پی- اگر منگتا ھے معشوق
سوں حظ پانے تو شراب پی - اگر منگتا ھے حسن کا نظارا
کرے تو شراب پی : اگر منگتا ھے دل میں محبت بھرے تو
شراب پی- اگر کچھ اونچا چڑنے منگتا ھے تو شراب پی، اگر
خدا کوں انپڑ نے منگتا ھے تو شراب پی - بعضے ولیاں بی
شراب نوش کئے ھیں، یو تیز آب خوش کئے ھیں- شراب مرکب
ھے محبت کے بات کا، شراب ھادی ھے اس گھاٹ کا- شراب
آرایش بزم پادشاھی، شراب اسرار خلوت خانۂ الٰھی - عین
خوشی میں اُسے بسرتا کی، عمل برے نکو کر ڈرتاکی،
جہاں خوب بستہ ھے وھاں البتہ منا کرتےھیں، کم حوصلاں کوں
ڈراتے کہ یو بد نیت دھرتے ھیں - اگر پاک ھوا ھے تیرا
دل و جاں، ھور تو بی عاشق ھے تو عاشق کوں پہچان-
شراب کوں اتاں حرام کتے ھیں سخت، ولے حلال تھا عیسیٰ
پیغمبر کے وقت - ایتی شراب کی منادی، آخر یہی فعل
پر بات آئی - برا فعل منا ھے نہ کہ شراب، عارفاں
سوں جہل منا ھے نہ کہ شراب - شراب نا پی کر جو برے فعل
کرتے، وھاں نہیں ڈرتے - بیت :

از حسد امروز زاھد میکند منع شراب
ورنہ کےایں مسلماناں راغم فردائے ماست

عالم خارج شراب ھزار گناہ کرتا، جوں جیو کو بھاتا وھاں

کوئی منا کرنے نیں آتا ، وھاں چپ رھیا جاتا - کیا تمام تاکید شراب پریچہ آیا ھے ، باقی گناہ سب بخشے کر کوئی لکھہ لا یا ھے- سواد کے گنہ سب آ پیچ کرنا ، دسریاں کوں ترانا ھور اپے فاترنا- خدا نے بخشیا کیا کر، خدا کے فرمودے میں بی ایتے مکر- دو دیس کی دنیا یاں کوئی کیتا جوڑے گا، گناہ کرنے کو نہیں چھوڑتے سو ثواب کرنے کون چھوڑے گا- لوکاں لوکاں کے مال پراورجیو پر کھڑے ھیں، شراب نے کیا کیا شراب کے دنبال کی پڑے ھیں - آپے پینا دسریاں کوں منا کرنا ، یاں انصاف ھے خدا کوں نا بسر نا- اپنے گناہ اپس کوں اچھنا نام، دسریاں کے گناہ سوں کسے کیا کام- دسرے کی تقصیر کا حجت اپس پر نا آسی، کسی کے گنہ خاطر کسی کوں دوزخ میں نا بھاسی - ھر کوئی اپنا ثواب اور گنہ پہچانتا ھے اپنا جواب اپے دے جانتا ھے- اگر کوئی دوزخی اچھو وگر کوئی بہشتی، تجے کیا کام آئے گی کسی کی خوبی کسی کی زشتی- تجے کاھے کوں دسرے کی فکر، توں کچھہ اپنے عاقبت کی کرفکر - غرض آدمی میں جھل نا اچھنا، آدمی میں برا فعل نا اچھنا - صراحی کے گردن پر گنہ کا بھار نا دھرنا ، آدمی برا اچھے توشراب نےکیا کرنا- اگر کوئی پوچھے کہ شراب کیسا ھے ، توں بول کہ جیسے سوں ویسا ھے - یو بول یاں کیوں رھتاھے، جوں فارسی میں کہتاھے- مصرعہ:

از شیشہ ھموں بروں برآید کہ دروست

کیتا کہنا درا درا، خوب سوں خوب برے سوں برا - اپے برے ھوکر کرتے برے کام، میانے میان بچارا شراب بدنام-

هور بہانا کیا کہ شراب پئے تو یوں ہوتا، یو تلخ آب پئے تو یوں ہوتا - شراب پر ہزار ہزار تہمت کرتے ' اپنے برے فعل کوں سو بسرتے۔ اگر کوئی سمجھے تو اس سوں بات کیا جاے، ایک بات کوں سودھات کیاجاے۔ شراب کے منا کرنے میں ایک رمز ھے کوئی پاوے، یو بات کسے سمجانے کی نیں مگر خداسمجاوے - اگر دانا تر یا دل پاک کر پیوے شراب، تو ناداں دیکھا دیکھی پی کر اپس کوں، عالم کوں کرے خراب - شراب تو خوب ھے، ولے ستھی اُسے برا بولکر ڈراتے، منا کرتے حرام کتے توبہ کراتے - عام خاص پر منا کا حکم آیا یو عالم جانتا ھے ' پچھیں جکوئی راز جانتا ھے، امر پچھانتا سو پچھانتا ھے - اگر اس میں کچھ خدا کا راز نا اچھتا تو اھل راز اس پر مایل نا ھوتے، اگر اس راز کوں نا سمجھ کر یو کام کرتے تو کامل نا ھوتے - اگر کسی انسان میں کچھ فام ھے، تو دل پاک کرنا بڑا کام ھے- خدا منا کیا سو برے فعلاںچہ خاطر، اس نا معقولاں کے جہلانچہ خاطر - نیں تو کا ملاں کے آنگے یو بی ایک عرق ھے ' عرق اور اس میں کیا فرق ھے- دریا ایک بند تی آلائش نیں پاتا ، ولے دریا تیرنا کسے آتا- جاھل سوں ایک بات عارف بولے گا تو وو بولے گا دس، شراب پئے گناہ کئے خدا بخشے گا بولے تو بس- نیں تو اس حلال کوں حرام ناکرتے، عارفاں ھرگز ایسا کام نا کرتے- افیم حلال ھور شراب حرام ' یو کیا عارفاں کا ھے کام - مصلحت کچھ ھے اس میں ' وھیچ سمجے سمج ھے کچھ جس میں - تمام مستی کوں حرام کئے ھیں ' کیا

جانے کیا فام کئے هیں۔ یوں کہے تو ان مستی ھے، زور کئے تو تن مستی ھے، خدا کچھ دیا تو دھن مستی ھے۔ شراب کی مستی کوں کئے منا، اس مستیاں کوں کیا کنا۔ یو نہ زید بولیا ھے نہ عمر، حضرت مرتضیٰ علیہ السلام کا قول ھے کہ سکرالحکومتہ افضل من سکرالخمر۔ یعنے حکومت کی مستی شراب کی مستی تی زیاست ھے، یو بڑیاں کا قول ھے الحق راست ھے۔ یہاں چپ رھنا، کسے کچھ نیں کہنا۔ کدھر کی بڑی بات برے فعلیچ پر آتی ھے، بدفیتی هور جہلیچ پر آتی ھے۔ برا فعل حرام ھے باقی سب حلال، کھانا پینا اننک کرنا محظوظ اچھنا نیکی کوں نیں زوال۔ اگرچہ بحسب ظاھری میں شراب پینا گناہ ھے، ولے گناہ کوں بڑی خدا کی بخشش کا پناہ ھے۔ خدا کا ناؤں غفار ھے غفار کا کیا مانا، گناہ نابخشے تو غفار کیوں کہوانا۔ بولیچہ هیں کہ بندہ گنہگار، خدا بخشنہار۔ ولے عاشقاں نے یو گنہ اختیار کئے هیں، اس گنہ کوں بہوت پیار کئے هیں۔ عاشقاں کوں خدا پر جو بی اتنا پتیار ا ھے، کہ یو معقول گنہ خدا بخشنہارا ھے۔ ناپاکاں کنے شراب جاتا تو نا پاک هوتا ھے، پاکاں کنے آتا تو پاک هوتا ھے۔ شراب بہوت بری بست، پتھر پر کوئی سٹے گا تو پتھر هو وے گا مست۔ بجناک هونا تو یو آگ پینا، اس کام کوں پولاد کا هونا سینا۔ اپنے فعل بد کوں نیں کرسکتے منا، شراب کوں برا کیا خاطر کنا۔ مرد هونا جو اسے هضم کرے، اس سوں بزم کرے۔ جو کوئی پاک پورا هونا، اسے یوچہ شراب شراباً طہورا هونا۔ دانا کوں یاں کیا چارا، نادان کی سمجھ

میں ہے اندھارا - سمجھا سو پایا ، نیں سمجھا سو گنوا یا - جکوئی
اِس شراب کی مستی نیں سمجیا سو اُس شراب کی مستی
کیا جانے، جیکوئی اِس شراب کا بھید نہیں پایا سو اُس شراب
کوں کیا پچھانے - شراب کوں آپے پینا نہ یوں اچھنا کہ
شراب اپسکوں پئے، جو شراب اُسے پیا خراب کیا تو یوں کیوں
جیوے - گھانس آگ کھانے جائے تو جلنا ، مچھلی خشکی پر
پڑے تو تلملنا - چھتی ہتی کا بھار اُچا سکتی ہے، تتوری بہری
کا زور لیا سکتی ہے- کنکر تونگر کی برابری کرے گا ، تارا
چاند سوں ہم بھرے گا - دیوا آفتاب کے سنمکھ آے گا، شرار
شعلے پر منہ بھاے گا - شراب پر ہر کوئی ہم نیں بھاتا ،
شراب پینا سب کسے نیں آتا - شراب حسن کا زرینا ہے،
میخانہ عشق کا مدینہ ہے - عاشق کی عبادت حسن دیکھنا
راگ سننا شراب پینا ہے - عاشق جیکچھ میخانے میں پایا ،
سو کعبے میں زاھد کے ھات نیں آیا - عاشقی مصاحبت ھور
یاری ہے، عبادت ھور بندگی خدمتگاری ہے - محبوباں ھیں
سو صاحب کی گود میں سوتے، چاکراں ھیں سو ھات جوڑ کر
کھڑے ھوتے- نفر جیتا بڑا ھوا بی محبوبی کا ناز کچھ ھور
ہے، یو راز کچھ اور ہے - سو پچھاڑ لیتے ھیں تو بی کیا
کچھ کسے دیتے ھیں، کتک محبوب ایسے ھیں مطلوب ایسے
ھیں جو دئے بھی نیں لیتے ھیں - برھر ھور دربر، یاں آسمان
زمین کا انتر - یو ھر ایک مراتب کا ہے مقام، اس مراتب
کے آدمی کوں اُس مراتب کا کیا فام- ھریک کوئی اپنے مراتب کوں
خوب بیچھ کر جانتا، دسرے کے مراتب کوں یکایک نیں مانتا- یو ظاھر

کا مراتب نہیں جکوئی امامی بجاے، باطن کی بزرگی نادانکوں کیوں دکھلایا جاے۔ عاشق ہور عابد کا مراتب دسنا قیامت پر موقوف ہوا ہے، اجھوں بات پردے میں ہے روایت پر موقوف ہوا ہے۔ عاشق کے مراتب پر کون کھڑا، عاشق کا مراتب سب مراتب سوں بڑا۔ عاشقاں یو شراب بہوت فام سوں پیتے ہیں، بہوت احترام سوں پیتے ہیں۔ جیوں شیشہ حلق لگن پیٹ میں شراب بھرتا، ولے بد مستی نہیں کرتا۔ جیوں پیالہ دسریاں کوں چڑتا، ولے اپے بد مست ہو نہیں پڑتا۔ جوں خم، لبالب سوں بھریا ہے ہور مستی کم۔ شراب پیوینگے اس وضا، تو شراب پینے کا پاوینگے مزا۔ بارے جوں حقیقت کی شراب میں تی منصور ایک قطرہ پی کر اناالحق کہوایا، بعضیاں نے خماں خالی کئے ولے کوئی راز بہار نہیں بھایا۔ جنے یو پیالہ پیا اونے یو اسرار چھو پا یا، محمد (صلعم) کوں کیا یو پیالہ نہیں آیا، محمد(ص) دریا تھا محمد(ص) میں سما یا، اتنا چہ اشارہ دکھلایا انا احمد بلا میم، یو بات عاشقاں میں چل آئی ہو اسرار ہے قدیم۔ یعنے احمد تی جو میم گیا تو احد ہوا، پاک ہوا صمد ہوا۔ یو راز کی بات جو مرتضیٰ علی کووے میں سر بھاکو بولے تھے پنھانی، تو کتے ہیں کہ اس وقت لہو ہوا تھا سب کووے کا پانی۔ یو سہاؤ یو گنبھیری انوچہ کوں سہاوے، کم ظرف آدمی کے ہات تے یو کام کیوں ہو آوے۔ یو حاصل اتھا تو انو کوں شاہ ولایت کتے ہیں، بزرگی انو کی بے نہایت کتے ہیں۔ جن ولی نے ولایت کی تھریف پایا، اس کی تشریف پر شاہ ولایت کا سکہ آیا۔ ولایت بغیر از شاہ ولایت کسے نہیں آتی، یو بزرگی

بات میں نیں پڑی هر کسے دی نیں جاتی - القصه ایک رات
دل پادشاه، عالم پناه، ظل الله، صاحب سپاه، کہاچ، طنبور، قانون،
عود منگا کر، مطرباں خوش سرود بلا کر - دف، دائره، چنگ،
رباب سوں، دو چار پیالے شراب کے پیاتها، ارکان دولت، ندیم شاعر،
قصه خاں، شهنامه خاں، خوش طبعاں، لطیفه گویاں، حاضر جواباں،
گلرویاں، خوش خو یاں سب حاضر تھے مجلس کیا تها - جس کا
راگ اسم هے، وو عشق کا جسم هے- اس جسم میں عشق کا جان هے،
اس جان میں سبهاں هے- اس تیار عاشق کوں شک ایسا نا کافری
هے، بے دردی بے روشی بد گوهری هے - عشق کی صورت ولے
پکڑنے گئے تو هات میں نیں آتی، عاشق کوں بہوت بهاتی، دل
کے انکهیاں سوں دیکهے تو دیکهی بی جاتی - عاشق کوں آگ
هو جالے عاشق کا دل نرم، یو تو باد سموم بہوت گرم- راگ میں عجب
هے تاثیر، عاشق کے دل کوں یوں لگتا جوں تیر - بهتے پانی
کوں کهڑا کرے اُڑتے جناور کوں پاڑے، دانے کوں دیوانه
کرے هشیار کوں مست کر پچهاڑے- راگ هونیچه میں عاشق
زار زار روتا، بے اختیار روتا، هاکاں مار مار روتا، پکار پکار روتا-
سینا پهوڑ دل کوں آگ لگتا، ولے سنتے سنتے جیو نیں بهگتا -
درویشاں کوں حال آتا هے، هزار هزار دل میں خیال آتا هے- بیت.

سرود چیست که چندیں فنون عشق دروست
سرود محرم عشق است و عشق محرم اوست

بارے اس وقت یکایک عین مستی میں، باده پرستی میں،
فراخ دستی میں، اس کمال هستی میں، ایک قدیم ندیم

بہوت لطافت سوں، بہوت فصاحت سوں بہوت بلاغت سوں۔ بات کا سررشتہ کاڑ کر ایک تازے آب حیات کا قصہ پڑیا، ولے پڑتے وقت اس قصے کے مستی چڑی سو آپے ہی تک گر پڑیا۔ دل کھولیا، بات سنا تھا سو بولیا۔ کہ جکوئی یو تازا آب حیات پیوے گا، دسرا خضر ہوے گا، اس جگ میں سدا جیوے گا —

اس آب حیات کی ایک بات ہے، یو نوا آب حیات ہے۔ جکوئی دھایا، ہر گز زوراں سوں کنے نیں پایا۔ یو خدا کے ہے ہات، اس آب حیات کا جیو ہے یو آب حیات۔ آب حیات کوں جو پئے گا دنیا میں جیونا اسیچ کا ہے، جکوئی یو آب حیات پیا، نیں تو دنیا میں عبث آیا کیا لذت دیکھا کچھ نیں کیا عبث جیا۔ جس کے دل میں یو نیں طمع، کیا اس کا جیونا کس جیو نے میں جمع۔ جس کے آب حیات سوں تر ہوئینگے لب، حیران ہوے گا تماشے دیکھے گا عجب عجب۔ اُن آب حیات نے اس آب حیات کا رکھیا ہے لاج، نبی ہور ولی سب اس آب حیات کے محتاج۔ اس آب حیات کی بات کا اثر بہوت دھات سوں دل بادشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ کے سر چڑیا، دل بادشاہ اس آب حیات کی بات پر مطلق عاشق ہوا بیتاب ہو پڑیا کام ایسا کھڑیا۔ بیت

ناؤں سنتیچ دل ہوا بے تاب
باس آنیچھیں چڑیا یو شراب

دل بہوتیچ طالب ہوا، اشتیاق غالب ہوا۔ بات سنتے اس حال کوں انپڑیا، عاشق تھا بچارا بیگیچ سنپڑیا۔ اس فکرتی گھٹیا، بادشاہی کا سکہ سٹیا۔ عاشق تھا تھام، آخر اس حد

لگن آیا کام۔ بات سنتے حال ھوا اس دھات کا، تاثیر دیکھو اس آب حیات کا۔ دل اُس آب حیات کوں مطلق منگتا ھے، الحق بر حق منگتا ھے۔ ناؤں تے اثر چڑیا، نیں تو چپ ھلاک ھونا کسے کیا پڑیا۔ اس ناؤں میں اِتنا زور ھے، تو دل کے دل میں یو شر شور ھے۔ جیو کوں محبت کے رنگ میں رنگنا، تو کوئی کسی کوں منگنا۔ کوئی کچھ بی لطافت دھرتا ھے، تو ایکس کے دل میں ٹھار کرتا ھے۔ پولاد کے ٹانکیاں سوں تن اپنا کھڑیا ھے، تو ھر ایک کوئی اسے منگتا نیں تو کیا منگنا مفت پڑیا ھے۔ یو بات کوپل نیں بھوت مشکل، کسی میں کچھ خوبی دیکھتا ھے تو ریجھتا ھے دل۔ نیں تو دل جیسا دانا، دل جیسا عاقل ھور یوں ھوتا دیوانہ۔

ھوا دل بھوت اب بیدل کہ مشکل وقت آیا ھے
یو دل لانیکی جاگا ھے اگر دل دل لگایا ھے

ایسی دیوانگی سوں اس دل کوں کیا نسبت، یہی اپسکوں سنبھالیا ھے شاباش رحمت۔ دل میں تی اُٹھے جنجال، کیونکر رکھے سنبھال۔ بیت

عاشق ھے اُس کوں عشق اپنا ھے
عشق جلنا ھے عشق تپنا ھے

بچارے عاشق کا دل بیگ لگ جاتا، آزما کر دل لگاتا دغا کھاتا۔ آزمانے گئے تو سواد تتنا لذت کم ھوتا، نیں آزمائے تو یو بلا آتی دل درھم ھوتا۔ بارے یو کسے ھے فام، عاشق پر صبوری ھے حرام۔ صبوری کا ناؤں ایتے جیو جاوے، عاشق تی صبوری کیونکر آوے۔ بےصبری عاشق کی صفت، بیتابی عاشق کی عزت۔ تلملنا عاشق کا کام، جلنا عاشق کا احترام۔ سعدی نے

بولیاھے عشق میں ایسی چال، نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال، عشق بیتاب بےآرام ھوے تو خوب، عاشق تک بی بدنام ھوے تو خوب - بدنامی تے عشق میں کچھوانا خامی ھے، یو بدنامی نیں عاشق کی نیکنامی ھے - عشق میں بدنامی جوں کھانے میں نمک، جوں دیوے میں جھمک، جوں محبوب میں ٹھمک - عشق کا یہی ھے نشان بچار - جیتا پنہاں کرنے جاے اتنا ھوے آشکار - سب کا حال ظاھر ھو آیا - کوں عاشق وو جو عشق کوں چھپایا - خسرو شیرین فرھاد یوسف زلیخا لیلیٰ مجنوں، انو کا عشق فاش ھوا تو یو حکایتاں چلیاں آجنوں - عشق کوں کوئی چھپا کر ٹھاریا ھے، آفتاب کوں کوئی بغل میں ماریا ھے - آگ میں کوئی باندھا ھے گھر - غوطہ مار کر کون رھا دریا بھتر - عشق ھرگز نیں چھپتا چھپاتے کتے سوں باتاں ھیں، حکایتاں ھیں خرافاتاں ھیں - یو آگ ! اس آگ کوں کون دل میں چھپایا ھے آگ کو دل میں چھپانے کا علم کسے آیا ھے- عاشق کا دیوانے ھوناچ کام، بیلاژ جکچھ ھوے گا سو خدا کو نچھ فام - عاشق جو جیو لگتے وقت اندیشے پر آیا، عشق کا لذت گنوایا - اندیشا عاشق کوں لہنا نیں، اتاں بات کہنا نیں- عشق میں آیا ڈر، پیچھیں لذت کدھر - اتاں کیا ڈرے گا، کیا بچارا عاشقی کرے گا، جس میں اچھے گا فام، ایک دل کیوں کرے گا دو کام - رن میں گھنسے پچھیں لھوا ھور تیشا کیا، عاشق ھوے تو بی اندیشا کیا - اگر جیوتے ڈرتا، تو کی عشق بازی کرتا - جاں نیں ڈر وھاں دلبر، جاں ڈر وھاں خطر، ڈر میں گھر، بر میں دلبر- کون ایسا عاشق ھے غازی، ھر ایک کا کام نیں جانبازي - عشق کھیلے

نیں سو دیوانے، عشق کا کھیل کھیل کر جانے - القصہ دل پادشاہ عالم‌پناہ ظل‌اللہ صاحب سپاہ حقیقت آگاہ بہوت بے‌دل ہوا دل پر کام مشکل ہوا - شہر سب حیران، گھر گھر لوکاں پریشان- جیتے جتنا دوڑے، سر گردان ہوکر سب سر پھوڑے - پیشوا، دبیر امیرخان، وزیر، کوئی کر نیں سکے اس کی تدبیر - بیت

پادشاہ کے جو دل پہ آوے غم

تل منے ملک سب ہوے درہم

ویسے میں دل بادشاہ کوں عالم پناہ کوں، ظل‌اللہ کوں صاحب سپاہ کوں، خصوص ایک جاسوس تھا - اس کا ناؤں نظر، سب ٹھاوں اس کا گذر، سب جا گا کی معلوم اُسے خبر- صاحب فراست صاحب ہمت، خوش طبیعت خوش صحبت- عقل بہوت دھرے، نیں ہوتا سو کام کرے - کوئی نہ جا سکے وہاں جاوے، کوئی خبر نیں لیاتا سو خبر لیاوے - سارے شہر کی خبر دل کوں تل میں دیوے، ہر روز ہزار ہزار شاباشاں لیوے - بیت

گھر دھنی وو چہ جس کوں گھر ہے خوب

وو چہ صاحب جسے نفر ہے خوب

سو وو نظر جاسوس دل پادشاہ عالم پناہ ظل‌اللہ صاحب سپاہ کے حضور آکر، سرا کر، تعظیم کر، تسلیم کر- بہوت ادب سوں ایک سبب سوں بولیا، بات کا ما یا سب کھولیا - کہ اے دل بادشاہ عالم پناہ ظل‌اللہ دل کوں رکھ گھٹ، تقوانکو ست - خدا سر پر دھرتا فکر کی کرتا - بیت

بھائی ہے اسے نفر نہ کہیا جاے
آپڑے پر جکوئی نفر کام آے

جیتانکوں تو کستا، اس کام پر کوئی نیں دھنستا - اس کام پر اتال میں راضی ' دیکھہ میری جانبازی - مجھے رخصت دے اس کام کوں میں جاؤں گا ' جدھر تدھر دھونڈ کر توں منگتا سو آب حیات کی خبر لیاؤں گا - بیت

کھینچا ہے دل کوں عشق نے، اب دل کوں کچھ چارا نہیں
عاشق کوں کوئی کیتا رکھے ' کس تے رھنہارا نہیں

تو منگتا سو آبحیات ہے تو اس کی خبر تجھ لگن آئی ' اگر یو آبحیات دنیا میں نا اچھتا تو نا دیتا کوئی تجھے یو بد ھائی - ندیم یو پڑتے وقت میں کیا فام ' کہ یہاں یو کچھہ ہے دام ' ولے آخر ہو نہارا ہے یو کام - پادشاهاں کا دل جگا جوت ہے سب تہار جیوتا ہے ' بادشاهاں کے دل پر جکچھ گزرتا ہے سو ہوتا ہے - پادشا ھاں کا دل خدا کے رہنے کی تھار ' یہاں شک لیانا تو بہ استغفار- خدا یہاں بیٹھہ کر اپنا کام چلاتا ' خدا یہاں بیٹھہ کر دیتا دلاتا - باطن میں تو خداچ آیا کتے ' ظاهر خدا کا سایا کتے - جان پادشاہ کا دل جا سکتا ہے ' وانتے کس کا دل خبر لیا سکتا ہے - جس دریا میں انو کا دل تیرے ' دسرے دل کوں قدرت ہے جو وھاں پھیرے - ذرّا آفتاب کے انگے کیا دسے گا ' ایک بول کتاب کے انگے کیا دسے گا - جیتا کوئی دوڑے جدھر' دریا میں قطرہ کدھر' یو مراتب پاے' جو خدا کے خلیفے کہوائے - جکوئی خلیفے کوں سمجھیا سوں خدا کوں سمجھیا ' جنے خلیفے کوں نیں

سمجھیا اونے کیا سمجھیا - جکچھ پانا ہے سو یہاں پانا ہے ' ڈھونڈتا سو دیوانہ ہے - آرسی ہات میں ہور موں دیکھنے نیں آتا ' کھیسا کھر میں ہور نقد لینے نیں پاتا - جیتا ہے ہور جینا بسریا' دریا میں پڑیا ہور پانی پینا بسریا - سر میں پھول اور دماغ میں باس نیں آتی ' دل میں معنا بھریا ہور بات کہے نیں جاتی - معشوق گھونگٹ کھولیا اونے افکھیاں جھانکیا' یار لٹ پٹ ہوا یو ڈر کر پھانکیا - ظاہر خلیفاچ کنا ہے ' باطن میں جو کچھہ ہے سو بات کنا مناہے چپ رہنا ہے- یو بادشاہاں بہوت بڑے ہیں ' بہوت بڑی جا گا کھڑے ہیں - انوں سوں بے ادبی سوں پیش آنا نابود کی نشانی ہے' انو سوں بد نیتی کرنا مردود کی نشانی ہے - ظاہر باطن انوں سوں صاف دل اچھنا ' رات دیس انو کی دعا سوں مل اچھنا - انو کی خدمت عظمت ہے بڑا ثواب ہے' یو عظمت بخش ہیں یہاں فتح باب ہے- شاہاں کے وجود کا شرف معبودیچہ جانتا ' جس میں کچھ بی بود ہے وہیچہ پہچانتا - بارے دل پادشاہ عالم پناہ نظرتی تقوے کی یو بات سنیا ' امید کے چمن میں تے گود بھر بھر پھول چنیا - فرد

من کے چمن میں باؤ آپھل کے ہے غنچہ آس کا
ڈالچہ پر پھول ہنس پڑیا اُمید اب ہے باس کا

خوش ہوا جیو نیں رہیا ' نظر جاسوس کوں شاباش شاباش کہیا - گلے لایا بہوت منت کیا ' خدا کے در گاہ امید وار ہوکر رضا دیا کہ توں جا ' یو خوش خبر لیکر بیگ آ - کہ یو وقت بھائی پنے ہور یاری کا وقت ہے ' مخلصی ہور خدمت گاری

کا وقت هے ، دل داشتی هور دوست داری کا وقت هے - تا خبر
فکو کر ، اس کام کوں تقصیر نکو کر - اس کام پر جد دهرے گا،
تو خدا بی تیری مراد حاصل کرے گا - مقصود آینگی بر میں،
دایم خوش اچهیگی تیرے گهر میں - مبارک هے جاگے تیرے
نصیب ، کہ نصرمن الله و فتح قریب - بیت

شاهاں کنے کوئی آدمی قابل اچهے تو خوب هے
صاحب سوں اپنے یک جهت یکدل اچهے تو خوب هے

جاسوس نظر دل پادشاه عالم پناه سوں وداع هوکر
قدم انگے دهر روانه هوا ، اپنے کام کی شمع پر پروانه
هوا- جوں باو کیں اوتها کیں گریا ، جا گا جا گا ڈهونڈیا عالم
سب پهریا - جس وقت جس تهار گیا جب ، تماشے دیکهیا
عجب عجب - بیت

سفر کی کیا هے خبر جو لگن وو گهر میں هے
سفر کیا سو وو جانے کہ کیا سفر میں هے

عقل کے پیالے سوں متا هے ، جوں فارسی میں کتا هے - فرد

صد تجربه شد حاصل در راه بهر گامے
بسیار سفر باید تا پخته شود خامے

چت اس دل سوں لایا ، پهرتے پهرتے ایک شهر میں آیا،
اس شهر کے عمارتوں جیسیاں کسی شهر میں کوئی آج لگن
نیں بندهایا - کہ اس شهر کے آس پاس ، تمام پهلواری تمام
پهولاں کی باس - لوکاں سب واں کے ادب دار تمیز دار ،
نیک بخت بر خوردار شیریں گفتار - نیک نیت نیک کردار،
پر دیسی کوں آئے گئے کوں بهوت کرتے پیار - فرد

دنیا دغاباز ہے بہوت اوباش ہور حیلیاں بوری
آدم وہی ہے جو کرے آدم ستی آدم گری

نظر، وہاں کے لوکاں تے ایا خبر۔ کہ یو تھاون کیا ہے، اس شہر کا ناؤں کیا ہے وہاں کے لوکاں ہوے یک کولے، سب بولے۔ کہ اس شہر کا ناؤں عافیت ہور اس شہر کے پادشاہ کا ناؤں ناموس، نظر اپنے مقصود کوں دل میں یاد کو ہزار ہزار کیا افسوس ۔ کہ آخر یو کام کیوں ہوئیگا، اس کام کا سر انجام کیوں ہوے گا۔ بیت

خدا مدد ہے اُسی کوں جسے ہمت کچھہ ہے
وہی مراد کوں انپڑیا ہے جس میں ست کچھہ ہے

میں تو جوں تیوں وہاں تے یاں لگ زمین چکایا، منہ کر نکلیا بہوت ہم کر نکلیا - ایتاں خدا شرم رکھے، خدا یو نیم دھرم رکھے۔ اتنا کہہ کر تک ایک رہ کر عقل سوں اپنے دل میں کچھہ لیا یا، دل کوں سمجایا وہاں کے بڑے لوکاں کوں میانے بہایا۔ ناموس پادشاہ عالم پناہ سوں جاکر ملیا، اپنے کام خاطر بہوت بلبلیا۔ ناموس پادشاہ اسے دیکھہ کر اس کی ادا دیکھہ کر اس کی روش دیکھہ کر بہوت خوش ہوا ہنسیا ہلیا، غنچہ تھا سو خوشی سوں جوں پھول کھلیا۔فرد

ادب ہے جس میں تواضع ہے جس میں وو مرد ہے
دو کچھہ یو جس میں نہیں ہے وو مرد سر درد ہے

دور تھا سو اسے اپنے نزدیک بسلایا، پوچھیا کہ تو کون ہے تیرا مقصود کیا ہے تو کاں تے آیا۔ بیت

جکوئی کس کنے آوے غرض عرض کرے
وهی بهلا جو غرض وو اپس پو فرض کرے

لاج ست کر منگتا منگنہارا ۔ دینہارا نیں دیا تو شرمندہ هوتا بچارا - شرم کا کوئی منگے تو وهاں کہے هیں دهرم ' بے شرم گبڑی گھڑی منگے گا اسے منگنے کی کیا شرم - اسے خوش لگیا هے منگ اپنا ' ولے کوی کسے کتا دینا - گنج قارون اگر اچھے گا تو بی دیتے دیتے سرے گا ' ولے بے شرم کا منگتے منگتے پیٹ نا بھرے گا - یو گدا ' اس کا چلیچ، ایسا سدا۔ شرم کوں نیں پچھانیا ' منگنا ایک هنر کر جانیا - جاں گیا وهاں کچھہ منگ ایا ' کنّے دیا کنّے نیں دیا - کاں کا نیم کاں کا ست ' بھی اپنی وهیچ عادت - اس بات پر یو بات بی آتی ' کہ علت جاتی ولے عادت نیں جاتی۔ خوب لوکاں کو خدا هور خدا کے خلیفچہ کی آس ' عار آتی منگتے دسریاں پاس - دسریاں پاس منگتے جیو پر آتا ' ایسے لوکاں تی کس پاس منگیا کیوں جاتا۔ کسی کا بیڑا پان قبول کرنے کا نیں تاب ' ایک بیڑا قبول کیا تو اس میں هزار حجاب۔ خدا نا کرے جو مردار حلال هونے کا وقت آئے کیں ' تو بی دیکھنا کہ کس پاس منگیا جاتا هے کہ نیں - خدا کا خلیفہ قسمت کر نہار هے ' اگر یاں منگے تو بارے منگنے کے تھار هے - عیب نیں هے منگنا اس تھار ' پادشاہ کوں اپنا خلیفہ کیا هے پروردگار - پادشاهاں پاس حق هے سب کا منگیا جاتا هے ' خدا دلا تا هے تو یاں تے کچھہ آتا هے - نہ کہ جسے دیکھے دنیا دار ' منگنے کھڑے رهے هات

پسار - صاحب صاحب کہتے پھرتے آس پاس ، جانو یوچہ صاحب
اسیچکے چاکر اسیچکی آس- جکوئی یوں کسی کے دنبال لگ
لگ پیت بھرے ، بے حیائی پر دل دھرے، پیچھیں ھمت کا
آدمی لا علاج ھوکر کچھہ بی دیتا ھے بچارا کیا کرے -
ایک بار دو بار تین بار مبالغہ چار بار دیا جائے گا ، پانچویں
بار ایسے آدمی تے آدمی بیزار ھوے گا تنگ آے گا - یو اپنی
جا گا پر تے نیں ھلتا ، بقول اھل ھند چکنے گھڑے پر پانی
ڈھلتا - کوئی بھلا کہو کوئی برا کہو ایتے کوں کس کا کہنا
اثر نا ھوے ، یو بے حیائی کا شراب پیا ھے مست ھے اُسے خبر
نا ھوے - در اصل کسی پاس منگنا بھلے آدمی کوں معلوم ھے
کہ کیا بلا ھے، دل پر کیا آفت کیا زلزلہ ھے - بلکہ قیامت
گزرتا ھے ، بھوت مشقت گزرتا ھے - ماں باپ ھور خدا پاس
بی منگتے دل کوں ملاحظہ آتا ھے ، یکا یک نیں منگیا جاتا ھے-
لاج کے آدمی کوں بھوت آتی لاج ، پچھیں ضرور ھوا تو
لا علاج کوں کیا علاج - لوکاں کا یو فام لوکاں کی یو چال اتال،
بچارے بھلے آدمیاں کا کیا حال - لوکاں بھلیاں کوں برے
کر جانتے ، بریاں کوں بھلے کر پچھانتے - بھلے آدمی کوں جینا
بھوت مشکل دل میں کیتا ھمت دھرے،خدا سب کرے ولے کسے بھلا
آدمی نہ کرے - اپنا ھیرا آپی کھانا اپنا لھو آپی پینا ،
تو دنیا میں بھلے آدمی ھوکر جینا - برے بھلا جانتے دغا
دے جاتے ، جھوں تیوں کس پاس تے کچھہ لے جاتے - جاں
لگن بھلا آدمی ھے واں لگن خوار ھے ، برے لوکاں کوں سب کیں
تہار ھے - بھلا آدمی کیوں بھاوے ، گاے قصابیچ کوں پتیاوے

یو سمجھے نیں در اصلا ، دکھن کا ہے یو مثلا - جو کوئی آوارا ،
وہ بھائی ھمارا - جکوئی کرے ہمت ، مار نکا لیں نت - التّی
چلتی دنیا داری ، بھلے لوکاں کی هوی خواری - نا اهل پاس
جو سوال کرنا ہے ، وو جیونا نیں مرنا ہے - بلکه مرنا بہتر ھے ،
اپنے جیو پر قصد کرنا بہتر ھے - شرم کے آدمی کوں شرم کا
آدمی اچھے سوں جانے ، جس میں شرم نیں وہ شرم کے آدمی
کوں کیا پچھانے - - ، اپنے ایمان سوں رهنے الحیاء تمنع الرزق
کے معنے جکوئی جانتے ھیں ، حیاکے لوگ اکثر رزق کے باب تنگی
سوں گزران تے ھیں - دنیا جھوٹیاں کی ھے ، دغابازاں کی ھے ،
بے ایماناں کی ھے - یو خوبی جانتے ھیں حق کڑوا ھے یو کڑا جسے
میٹھالگا وو بڑا ، اس بات میں پاؤں پھسلتا ھےھر کوئي نیں ھوتا
کھڑا - اگر کسی میں بات سمجھنے کا مایا ھے ، تو حدیث میں
الحق مرّ بھی آیا ھے - اگر تو موں کا رکھنے منگتا پانی ،
تو غم کوں کھا انکھیاں کے انجھو پی اے سارے بھلیاں کی
زندگانی - اصیل بغیر اصالت کون پاتا ھے ، بھلے آدمی کوں
اصالت سنبھالنے جیو پر آتا ھے - لا علاج کو سکال دو کال ھوتاھے ،
تو مردار بی حلال ھوتا ھے - بھلے آدمیاں تی کس پاس منگیا
نیں جاتا ، ادوں پر یو واقعہ فاقہ آتا - بھلے آدمیاں کا منگنا
ایک اشارت ھے یا نیں تو ایک بات کرنا ھے ، اتنے میں کام ھوا
تو ھوا نیں تو اس کام تے در گزرنا ھے - پچھیں خدا
جلاوے گا تو جیوینگے نیں تو مرینگے ، بھلے آدمیاں کا کرنا
اتناچہ ھے بھی کیا کریں گے - دنیا دو دیس کی دکھ اچھو یا سکھ
جوں تیوں یاں وقت گزرجاتا ھے ، واں دیکھیں بریاں کا کیا حال

ہے ہور بھلیاں کے ہات میں کیا آتا ہے۔ خدا بولیا سو سچ ہے، رسول بولیا سو سچ ہے۔ وہاں تو بھلے برے کا یوچ بچار ہوے گا، برا ہوے گا سو عزت گنواے گا خوار ہوے گا، شرمسار ہوے گا۔ خاطر ایا بھلے لوکاں کوں خدا ہور رسول کے باتیچ کا تقوا ہے نیں تو دنیا میں جیو بی نیں سکتے، یہاں خوب سمجھکر یہاں کی اُمید چھوڑے ہیں امید رھانچہ کی رکھتے۔ بھلے لوکاں اِسی تے دنیا چھوڑے ہیں، دنیاتے دل کوں توڑے ہیں۔ بھلے آدمی کاشکے دنیا میں نا آتے، تو برے لوکاں ایتی جفا نا پاتے۔ برے لوکاں شہر میں کونچے کونچے بھرے ہیں، برے لوکاں بھلیاں کوں برے کوے ہیں۔ برے لوکاں بہوت بھلے لوکاں تھوڑے، بھلے لوکاں سوں بھلا ہو تیو یاری جوڑے۔ جیتا جئے بھی آخر مرنا ہے۔ ایتے خاطر کیا کرنا ہے۔ جیو دکھنی مثل ہے مرنا مرنا چو کے نا، ایسا مرنا جو کوئی تھو کے نا۔ جدوں تحقیق جانے کہ پیدا کرنہارا ایک خدا ہے۔ انو کا راہ روش انو کا چلنت جدا ہے۔ برے لوکاں اگر خدا ہے کر جانتے، تو بھلے ہو کر اچھتے برائی کوں پچھانتے۔ کچھ خدا کا ڈر دھرتے برے کاماں ہرگز نہ کرتے۔ خدا ہے کر جاننا بہوت مشکل ہے۔ اُس کی وحدانیت کو پچھاننا بہوت مشکل ہے۔ جس تے برے فعل دور ہوے اسے جاننا کہ یو خدا کوں ہے کر جانیا ہے، اپس کے پیدا کرنہارے کوں پچھانیا ہے۔ دیکھتے کے انگے کچھہ کیا جاتا ہے، دیکھتے کے انگے قدرت کا مال لیا جاتا ہے۔ جکوئی کتے ہیں کہ خدا سمیع ہے بصیر ہے قادر ہے علیم ہے کر جانتے ہیں تو یو ہوتا نیں یو باتاں ہیں۔ جاننے کی نشانی فعل نیک

هے دیگر باقی اپنی خاطر حکایتاں ہیں - بارے ناموس پادشاہ
کے حضور نظر راز کا پردہ پھاڑیا ' اس تازے آب حیات
کی بات کاڑیا - ناموس بولیا کہ اس تازے آب حیات کا قصہ
ایک تاویل دھرتا ہے ' اک تمثیل دھرتا ہے - ہریک کوئی
آکر نا سمجھکر اس تہار بات کرتا ہے' عقل کوں بول لاگتا ہے'
فہم پر گیات کرتا ہے - یو بڑا ایک دیکھتا ہے' یہاں اندیشہ
کر دیکھنا ہے - آب حیات کتے سو وو آب حیات مرد کے
موں کا پانی ' جو اگن یو پانی تو لگن مرد کی زندگانی -
اس پانی کی خاطر لوکاں مرتے' کیا کیا مشقت جونیں سوکرتے -

یو سکندر کو نیں ملیا یک جام
زور ہور زرسوں نیں یو ہوتا کام

جوں حافظ طبیعت کاتتا ' یو کتا

سکندر را نمی بخشند آبے
بزور و زر میسر نیست ایں کار

یو پانی روشنائی میں ہے ظلمات میں نیں ' یو پانی خدا
دیوے کسی کے ہات میں نیں - یو پانی ہوے تو حیات خوب'
یو پانی ہوے تو سب بات خوب - یو پانی کے مانے ' پانی رکھیا
سو جانے - جیو اس تے پانا یوچہ پرانی ہے' دنیا میں جکچھہ
ہے سو یوچہ پانی ہے - فرد

دین و دنیا کی خوبی بھی نیم اور دھرم ہے
ایمان کی نشانی سو مرد کوں شرم ہے

کہ کتے ہیں الحیاء من الایمان ' حضرت کا حدیث ہے یو
تحقیق جان - اگر اس آب حیات کی کچھہ بات ہے' تو

حیا میں یو آب حیات هے - میں بولیا نشان، اتال تو سمجھ پچھان - کھول کھیا اس بات کے چھپے معنیے، اتال اس پانی سوں تجے کچھ کام اچھے گا تو توں جانے - نظر بولیا کہ اے ناموس پادشاہ، عالم پناہ، صاحب سپاہ، ظل اللہ، توں مرد هے، فرد هے، همدرد هے - نیم دھرم تجھ کنے رهتا هے، توں جکچھ کتا سو سچ کتا هے - مجھے تیری بات کرے شہ مات، سونے کے پانی سوں لکھ رکھنا یو تیری بات - فرد :

آدمی نیں وو جس منے کچھ نام و ننگ نیں
آدمی نیں وو جس منے آدمی کے ڈھنگ نیں

ولے مدعا میرا کچھ اور هے، مرے مدعے میں هنوز شر و شور هے - وو آب حیات جو میں منگتا هوں اُسے کوں مچھاتے، کاں اچھے گا سو خدا جانے - بیت :

چلیا امید کوں اُمید کون بر لیا وے
وو نا اُمید هو آتا اُمید توں پاوے

نظر ناموس پادشاہ کون عالم پناہ کو سلام کر، کچھ کلام کر چلیا، نشان اس آب حیات کا کیں نیں پایا کر بهوت تلملیا - کام تاخیر هوا، دلگیر هوا - بهی یاد کر اس دل کی یاری، خدا سوں لگایا اُمیدواری - جاتے جاتے تلملاتے تلملاتے، حیفے کھاتے کھاتے - بات میں دیکھا ایک ڈونگر عظیم الشان، دسرا آسمان هر یک کھورے میں اس کے چاند سورج کا مکان، هر یک جھاڑ کی بیل اس پر جوں کھکشاں، خیال کا هاتھ اس پر نیں انپڑتا، خیال چڑ چڑ کر پڑتا - نظر اس کی بلندی پر نیں جاتی، کچواتی بهی پھر پھر آتی - جیو نیں

رهیا، اس ڈونگر کے نزدیک گیا - وھاں کے لوکاں کو پوچھیا کہ اس جاگا کوں کیا کتے ھیں، یہاں کون رھتے ھیں - بیت

خدا کریم ھے سب کوں مکر سیں تی کاڑے
کسی کے مکر کے پھاندے کسی کوں نا پاڑے

انو بولے کہ یو ڈونگر ھے زھد و زرق کا آشیانا، مشکل ھے اِس ڈونگر پر یکا یک جانا اس ڈونگر پر ایک گُھنا بڈھا اچھتا ھے رات دیس، اس سے پرسن ھوا ھے پر میس اس کا ناؤں زرق، مکر ھور اس میں کچھہ نیں فرق - نظر کو بھوت تھی طلب کی آس، باؤ ھو کر ڈونگر پر چڑیا گیا زرق کے پاس - انے کہیا اے پیر سلام، صاحب تدبیر سلام، اُنے کہیا اے جواں علیک سلام، علیک سلام - یو ہے غرض اُسے غرض تمام، خدا کرے تو ھوے یو کام - بیت

یو کاں کا وو کاں کا یو دونو ھوائی
تماشا عجب ھے نوی آشنائی

زرق کہا کہ یہاں توں کیا آیا، کون تجھے یہاں لیا یا کون تجھے یو بات دکھلایا - یہاں کیا ھے تیرا کام، حیراں ھوں میں نیں ھوتا فام - نظر اپنے دل کی گانٹھہ کھولیا، اس تازے آب حیات کا قصا بولیا - زرق کہیا آب حیات کا چشمہ کتےسوں نہ کس باغ میں ھے نہ کس کشت میں ھے، وو ایک چشمہ تو کتا سو بہشت میں ھے - توں اس چشمے کوں ڈھونڈتا دنیا میانے، اس کا نشان کوئی کیا سمجے کیا جانے - فرد :

یو غرض ھے پوچھے بغیر نیں رھتا
یو کچھہ پوچھتا وو اسے کچھہ کتا

غرض اگر تجھے ھوناچہ ھےیو پانی' تو عاشق کے انجھواں میں ھےاس پانی کی فشانی' عاشق کےانکھی کاپانی کیاھے عشق کی خوے' اس پانی تے کیا عجب جو موا سو جیو تا ھوے - مسیحاکا دم اس پانی تے فیض پایا ' مسیحا اس پانی تے موے کوں جلایا - پانی کے ھر قطرے میں لاکھہ فیضاں ھیں اگر کوئی پچھانے' یوچہ پانی آب حیات ھے اگر کوئی جانے- فرد:

جو اپنے رونے تے محظوظ ھیں درد منداں
سو ھنسی تے نیں پاتے ھیں خط پر محبوباں

چنداں کس کس لذت بھرے درد انسوں انکھیاں میں تی پڑتا ھے بند ایک ایک' اگر تو عاشق ھے تو بند بند کا لذت دیکھہ- اس غم میں کیوں خوشی آئی - اس کڑوائی میں کون رکھے متھائی - کانٹیاں تے پھول کی باس کوں لیا ھے' آگ میں پانی ھے وو پانی کوں پیا ھے - وو بھنورا کاں ھے جو یو باس لیوے' وو پروانہ کاں ھے جو یو پانی پیوے ' ھور اس پانی کی خبر دیوے- یو قطرا ھے بہوت لذت بھریا ' ھر قطرے میں سو سو دریا - مجھے معلوم تھا سو کیا عرض ' اتاں توں جانے تیرا فرض - نظر ھنس کر زرق کوں' حیلے کے برق کوں' بولیا ھو توں بی کتا ھے سو اس میں ایک مانا ھے' ولے یو مانا پانا ھے- مکر کتے تھے ولے یہاں کچھہ مکر نیں دسیا' تمام میتھا بغیر شکر کچھہ نیں دسیا - شاباش انجھواں کا عجب بیان کیا ' عاشقاں کا خاطر نشان کیا - عاشقاں کے انکھیاں کے آنسو ایسیچ ھیں ' جوں توں کتا ویسیچ ھیں - جس انکھیاں کو دیدار کی لگی حیرانی ' اس انکھیاں کا کیوں نہ ھووے ایسا پانی - قولہ تعالیٰ ' وقلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ یعنے

مسلمانا ں کا دل خدا کا عرش ہے یو پانی اس عرش
میں تی آتا ہے ' عاشق کے انکھیاں کے کنگوریاں پرتے
جاتا ہے - نعوذباللہ یو پانی اگر قہر میں آوے' دریا کوں
تباوے- نوح کا طوفان ' اس پانی کا ایک قطرا کر جان - اس
پانی کا بھوت ادب دھرنا' اس پانی سوں بے ادبی نا کرنا'
اس پانی سوں بھوت ڈرنا - یو پانی اگر مہر کی موج اُچاوے'
تل میں عالم کوں گُلستاں کر دکھلاوے -پھول کوں پھولواڑی
کرے ' باڑ کوں باڑی کرے - پات کوں جھاڑ کرے' کنکر کوں
پہاڑ کرے - ذرّے کوں آفتاب کرے' آتش کوں آب کرے-
گدا کوں پادشاہ کرے' ستارے کوں ماہ کرے- تیرا سخن مجھے
خوشی دیا' تیری بات تی میں بھوت حظ کیا - عجب فہم
دھرتا ہے' شاباش بھوت سمج سوں بات کرتا ہے - تو کہیا سو
بات بی میری بات میں ہے' دو دیس بی اس رات میں ہے-
توں جو موتی ستیا میں چنیا' توں جو بولیا سو میں سنیا
ولے میرا مدعا کچھ جدا ہے ' کستے کیا ہوے گا اتال خدا
ہے- یو کہہ وہاں تے اتھیا' اُس کی خدمت کے بند میں تی
چھتیا - اس کام پر یوں تھی قضا' جاتا ہوں کرمنگیا رضا -
اس فکر تے چلیا' بہوت تلملیا' بھی اپنے کام کوں باؤ ہو کر
جنگلے جنگل چلیا - اس جنگل میں دیکھتا ہے جو یکا یک کو
نظر آیا ' آسماں پر پڑیا تھا اس کا سایا ' سات زمیں اس
کوٹ کے یک طرف کا پایا - ہر یک کنگورا اس کا عرش کا
ہمسایا ' ایسا کوٹ دنیا میں آج لگن کوئی پادشاہ نیں
بندھایا ' جانو اپے کچھ قدرت تی مستعد ہو آیا -فرد

عجب کوٹ اوت ہے کیتا بکھانوں
کہ حلقہ اژدہا ماریا ہے جانوں

اس کوٹ کنے آکر، وہاں کے لوکاں کی روش پاکر، پوچھیا کہ اس کوٹ کا ناؤں کیا ہے، اس کوٹ کے بادشاہ کا ناؤں کیا ہے۔ اس کوٹ کے پادشاہ کی کیسی ہے عدالت، وہاں کے لوکاں بولے کہ اس کوٹ کا ناؤں ہدایت، اور اس کوٹ کے پادشاہ کا ناؤں ہمت۔ فرد :

ہدایت لگ تو آیا ہے دیکھیں کیا ہوے ہدایت سوں
نظر نے لئی جفا دیکھیا لگیا اب کام ہمت سوں

نظر بولیا کہ شکر الحمدالله اپتا دکھ دیکھے سو دھن، بارے انپڑے ہمت لگن۔ اتاں خدا ہمت دیوے، خدا فرصت دیوے۔ ہمت تی کچھ ہمت پاویں، مراد اپنی بر لیاویں۔ ہمت تی نیست ہوتا ہست، دنیا میں ہمت بڑی بست۔ عقل ہمت تے پکڑ تی بلندی، ہمت کے سر ہے تمام ارجمندی۔ ہمت کاڑی کوں ہوے تو پہاڑ کوں زیر کرے، قطرے کوں ہمت ہوے تو دریا سوں دعوا دھرے۔ ہمت تے نھنا بڑا ہوتا، ہمت تے پڑیا سو کوڑیا ہوتا۔ ماں ہمت باپ ہمت، پیر ہمت مرشد ہمت۔ جکچھ ہے سو ہمت ہمت، جس مرد میں کچھ ہمت ہے اس مرد پر رحمت رحمت ہزار رحمت۔ بیت:

وہی مرد جو ہمیشہ ہمت سوں ہمدست ہے
ہمت خدا کے خزانے کی خاص کچھ بست ہے

بڑائی مفت نیں آئی، جتنی ہمت اتنی بڑای۔ ہمت جنے گنوایا، انے دنیا میں کیا پایا۔ ہمت کی صفت جوں ہے تیوں

کوئی کر سی نا ، همت کی صفت جیتا کہے بھی سر سی نا۔
مرداں کوں همت ، عاشقاں صاحب دردا ں کوں همت ، فرداں
کوں همت - کیا کام آوے رس نیں سو گانڈا ، جس میں همت
نیں سو خالی بہاندا - بیت

جیکچھہ خوبی هے سو همت کے باب هے
همت ناؤں اپنا بھی لی صواب هے

همت مرداں کا سنگھار، همت صاحب درداں کا ادهار ،
همت سوں راضی آپی پروردگار - همت تعلیم خانے میں چهت،
هشیار اچه همت نکو ست - همت مرداں کی سنگیا تی ،
همت کوں خدا منگتا همت خدا کی بہاتی - غرض مرد کوں
همت مطلوب هے ، بہوتیچہ خوب هے - القصه جاسوس نظر
همت بادشاہ ، عالم پناہ ، ظل‌اللہ، صاحب سپاہ ، سوں جاکر
ملیا کہ خدمت کرے ، عظمت پاوے ، نامرادی جاوے مراد
آوے، محنت کا جھاڑ راحت کے پھل بار لیاوے - بیت

غرض دھرتا هے نیں تو کیا غرض هے یاں لک آنے کوں
جکوئی سیوا کرے کس کی سو کچھہ مقصود پانے کوں

سنیا هو خفا، کو لک یو جفا ، خدا جانے کدهاں هوتا
تہا نفا - نظر کا خاطر وهاں تک جمیا ، چند روز همت کی
خدمت میں گمیا۔ گمتے گمتے همت کنے ایکدیس اس تازے آب حیات
کی بات کہا ، اپنے سب واقعات کہا - همت سن هنسیا هنسکر
بھی رویا ، انجھواں سوں موں دھویا - لہو کو پانی میں
گھولیا، هور بولیا - اس تازے آب حیات کی بات کنے، طاقت
نیں مجھہ منے- یو آب حیات تو هے، یو شهد یو نبات تو هے۔

ولے بات کئے اثر چڑیا آدمی بے ہوش ہو پڑیا۔ رگے رگ
میں لہو کو آتا جوش' یو عالم سب فراموش۔ یوبات بہت تند
اور تیز' ناز آمیز' خونی' خوں ریز۔ اس بات تے پرهیز حذر
کر' اے نظر خوب نظر کو' اس بات تے دور گزر کر' بلکہ
دسریاں کوبھی خبر کر۔ بہوت لوکاں اس بات میں ادر جیواں
گنوائے هیں' ایمان پر بات لیائے هیں۔ صنعاں نے تین سو
ساتھ مریدان سوں مصحف کو جالیا' سور چرایا' شراب پیا' اپس
کوں کفر میں گھا لیا۔ داؤد اس خاطر اپنے جیو پر اٹھے ایکس
کوں جیوں مارے' خدا کوں بسارے۔ ایسا کئے جو آخر
پچتا کر کمر بسلا لئے۔ مجنوں جیوتے اُٹھیا' اپنا لہو آپی
گھتیا' مجنوں کا سینا پھٹیا۔ اس خاطر زلیخا نے کیا کری'
شرم تے اتھی جیو تے نیں ڈری۔ طالب تھی بچاری سچی'
کا کلوت میں آکر یوسف پر کیا کیا فتوے رچی۔ مرد کوں
بے همتی خوش نیں آتی' جسے همت هے اُسے صاحب همت
کی صحبت بھاتی۔ توں بی یو بات سنتے کچھ کا کچھ هوے
گا' دیوانہ هوے گا هیچ هوے گا۔ بے تاب هوےگا' بے آرام
هوےگا' چُپ عالم میں بدنام هوے گا۔ بیت:

شراب پئے تو بھی کوئی نہیں هوتا ما تا
حسن شراب کہ جس دیکھتے اثر آتا

تجھ میں نا رهسی تیری سُد' پچھیں کاں کی عقل کاں
کی بد۔ تتے دل کوں جوڑ' اس بات کا دنبالا چھوڑ۔ میں
کہ همت هوں سوں اس تھار میرا یو احوال' اقاں دسریاں
کی بات کیا کہوں دسریاں کا کیا حال۔ نظر یو خبر سن

بہوت گھابرا ھوا ' چپ چت کا برا ھوا معاملہ کچھہ کا کچھہ کھڑیا ' اندیشے میں پڑیا - یو بیرت ھے اسے کون فہایت کوں انپڑایا ' اس کوں انت نہیں کون اس کا انت پایا - کہ یو آب حیات کہ اس آب حیات کے خاطر ویسیاں ویسیاں تے یو جفا دیکھے گا ' کیا نفا دیکھے گا - توبہ کئے پچتائے آخر یہں پھر اپنی جاگا آئے - کوئی اس بات میں جاکر اپس کوں پورا نیں انپڑایا ' جس بات گیا تھا اس بات کا مقصود نیں پایا - گریا پھریا' تریا نہیں کریا - گرم دل بھی اگر اس آب حیات کی خبر پاوے گا ' تو کیا نہایت کوں انپڑاوے گا - اگر دل کے ادھر دیکھتا ھوں تو دل کے فائدے کیاں بھوت باتاں ھیں ' اگر جیو کے رھنے کا کچھہ فکر کرتا ھوں تولڈی حکایتاں ھیں - میانے میاں بچارا اڑیا ' بچارے پر مشکل کھڑیا - بیت :

نظر شہاں کنے کوئی دور اندیش ھوے تو خوب
کہ زیر کام نہوے کام پیش ھوے تو خوب

ولے عاشق کوں قابل کی بات خاطر میں کاں آتی ' پند کسی کی کاں بھاتی' دوستی جاکر دشمنی بساتی - دل میری بات کاں مانے گا ' اگر بولوں گا دشمن کر جانے گا - بیت :

جکوئی خوب کوں کہے اور کوئی برا مانے
نہ بول بول کہ کیا کام سب تے پچتانے

کہیا خوب مت سور چت دھرنا' اتاں کیا کرنا' کیا سکے کیا ھرے' جسے خدا ھمت دیوے سو کرے - دل کے دل میں میری ھے آس' میں بھی انپڑیا ھوں ھمت پاس - بارے یاں لگ آیا ھوں مقصود کو جگایا ھوں - کام ھوتاچہ بھلا' کم ھمتی کا خطر سوتاچہ

بھلا۔ دسریاں کا قصہ سناؤں گا، دل کوں بی ھمت پر لیاوں گا ، دل ھے آخر یو کام کچھہ کرے گا، بالذات مردانہ ھے مردانگی پر دل دھرے گا ، ھرگز نہ ڈرے گا - دل کوں بی کہوں گا کہ کرتے تو کیا، ولے ھشیار رے حیا - مرداں میں ٹھاؤں اچھنا ، کچھہ ناؤں اچھنا - کہ ارے سن رے دل ، کام کیا جاے ولے کام نبھانا مشکل - یو بولیا ھوں تیری خاطر میں کچھہ اختیار کرتا ھوں ، تجھے اپنے ٹھار ھشیار کرتا ھوں - بیت :

نفر وھیچ کہ صاحب کے کام پر جیو دے
اپس کے کام کوں ست دیوے نام پر جیو دے

کہ میں نفر تیرا ، تو صاحب میرا - تیرا نیم دھرم ، میرا شرم - صاحب کی بزرگی نفر کی بڑائی ، جکوئی نفراں خوب ھیں دایم انو کوں ایسیچ عقل آئی ، ایسیچ عقل تے انو کی بڑھائی - ایسا کچھہ اندیشہ اندیشکر ، قدم کچھہ پیش کر ، ھمت کوں بولیا کہ توں بادشاہ توں ھمت ، توں فتح توں نصرت ، توں صاحب ملک توں صاحب مملکت ، توں صاحب دین توں صاحب دولت ، توں ھمت - مجھے مرے کام کوں ھمت دے ، ھمت کی کچھہ ست دے - ھمت تے ھمت خوب ھے ، ھمت مطلوب ھے - تیرا جیو نیں رھیا، توں یو بات البتہ میرا جیو دیکھنے کھیا - نیں تو توں ھمت تجھے یو بات کدھر ، تجھے اس بات پر کہاں نظر - توں سعادت مند ، توں ھمت ھمت بلند - جہاں تے ھمت ھاری ، پچھیں وھاں تمام خواری - جو لگ خدا کی خدائی قائم ، تو لگ ھمت قائم ھمت دایم -

مجھے کیا ہے توں بیدل یو کیا عقل کرتا
ہوے سو کام میں میرے تو کی خلل کرتا

خوب خدا خاطر جوں تیوں اس آب حیات کی بات توں بول' اوّال دل کوں کھول جو اس کے اثر تے کیا ہوتا ہے گھڑی بھر ایک جاگا دونوں مست ہوکر پڑیں' ایکس کے ایک گلے لگ لگ ٹک ہنسیں ٹک روئیں ٹک چڑ پھڑیں - یوبی ایک تماشا دیکھیں' اس معاملے کو بے خطر لیا دیکھیں - یوبی ایک عالم ہے' آخرخوشیچہ ہے کیا غم ہے - یک ساعت مست اچھیں اپس میں اپے ہمدست اچھیں - دونوں بی مست' دونوں بی مے پرست دونوں بی دانے' دونوں بی توانے* - دونوں بی دانشمند' ایکس سوں ایک بچارے ایکس کوں ایک دے پند - آج لگن عاقل تھے ایکدیس دیوانے اچھیں' یوبی ایک گلریزی ہے دیکھیں اچھیں' جانے اچھیں پیرت پتلی کیوں کھڑتی' ناوں تے مستی کیوں چڑتی - کوئی کتے یو بات خرافات ہے' ناؤں تے مستی چڑنا بھوت بڑی بات ہے - فرد :

نفا ہے کیا جوچھپارا کھے دل منے دھر کر
جو کام دل منے آوے وو دیکھنا کر کر

توں ہمت' توں صاحب شوکت - بارے ہمدا کچھہ فیض انپڑے' تیری دولت مقصود سنپڑے - دل کوں کھول' وو آب حیات کاں ہے اس کا نشان بول - کیتا تپاوے گا' صبوری کرتے جیو جاوے گا - ہمت نظر کوں بوہت کسیا' پیت پکڑ پکڑ کر ہنسیا - کہا شاباش تجھے اس کام پر بہوت ہم ہے' توں بہوت ثابت قدم ہے جس کا نفر ایسا اچھے گا - اس کا صاحب کیسا

* (ن) دیوانے —

اچھے کا - فرہ :

نفر جسے کتے دنیا میں وو نفر کاں ھے
نفر سبیچ کھواتے کسے خبر کاں ھے

نفر ایسا اچھنا جو صاحب کا نام کرے، اپنا کام کرے، نفر وو جو اپنے کام تے صاحب کا کام اڈلا جانے، نفر وو جو صاحب نیں کھیے لگ صاحب کا خیال پچھانے - نفر کوں بھوت عقل کا سکت اچھنا، نفر بہوت عالی ھمت اچھنا - جاں ایسا صاحب ایسا نفر، واں کام فتح و ظفر، اقال کیا ھے تر - جکوئی ھے دانا، جکوئی سمجھتا ھے بات کا مانا - وو نفر کوں دیکھہ صاحب کا مقدار جانتا ھے کہ اس نفر کا صاحب اتنیچہ عقل اتنیچہ فام کا ھے، اتنیچہ تدبیر اتنیچہ کام کا ھے - نفرکوں گیں مقصود کوں بھیجے تو بھوت فکر کرنا، عاقل لوگاں بہوت تماشے کے ھیں بہوت ترنا - جوکوئی دانا یاں ھیں دانشمند کہواتے، باتیچہ میں بات کوں سمجھہ جاتے - عاقلاں نے عقل سوں ملک گیری کئے ھیں، اجالا پاڑے ھیں روشن ضمیری کئے ھیں جو عقل ھور فکر پر آئے ھیں، تھوڑے کوں بھوت کر دکھلاے ھیں - تدبیراں کئے ھیں، مُلکاں لئے ھیں - اگر عقل کوں تک ھمت کی چاشنی دیا جاے، تو جو بی کچھہ کام کیا جاے جیتا عقل جیتا گیان ھے، توکل بھی میانے میان ھے - مرداں کوں ایک عقل ھے کہ اس کا ناؤں دیوانگی مردانگی - مرداں کوں وو بھوت بھاتی، وو عقل آڑے وقت پر کام آتي - یو عقل نیں سب کسے، مگر خدا دیوے جسے - بعضے لوگاں ایسے لوگاں کو دیوانے کتے، انو کیا جانے کتے - در اصل اپس میں نیں ھے اتنی سمج، کیا سمجھینگے دانے

دیوانیاں کے رج - انو چپ باتاں کرتے آ کر میانے ' آخر بھلے
برے کے یار سو دیوانے - تدبیر رج سوں اچھے تو سواہ ھے ' کام
سمج سوں اچھے تو کچھہ سواد ھے -جس تدبیر میں رج نیں ' واں
عزت کوں کچھہ سمج نیں - ایسی تدبیر کا پایا قایم نیں اچھتا
دایم رھے گا کر جانتا ولے دایم نیں اچھتا- دشمن کو زیر
کرنے پیش ھونا یازبر - دشمن تل تل کی لیتا ھے خبر - آج کیا
کھایا کیا پیا ' آج کس سوں کیا بات کیا - آج کیا تدبیر کرتا ھے '
آج کیا قصد دھرتا ھے -آج کس کنے کی کیا لایا - آج کسے کیا دیا -
آج کہاں بیٹھا کہاں سوتا ' آج گھر میں کیا اندیشا ھوتا
یوں بی پر مثال لی دیتا ' نزدیک کے لوکاں کوں باند لیتا
یو غافل بچارا خبر نیں دھرتا ' جکچھہ اپس کوں بھاے سو
کرتا - یو تو سب کوں بھلے کر جانتا ' سب کوں مانتا - اس کا تو
سب پر اعتبار ' ولے بعضے نزدیک کے لوکانچ دشمن کے خبردار -
نیمچے دشمن پورے دھتیارے ' تو انوچہ دشمن کوں خبر
انپڑاں ھارے -دنیا ایسی ھے جو اس دنیا خاطر لوکاں نے ماں باپ
کو مارے ھیں ' سگے بھایاں نے سگے بھایاں سو عداوت سارے
ھیں - دنیا ماں ، دنیا باپ ' دنیا بھائی ' آخر یو دنیا کسی کی
ھونیں آئی -دنیا کے لوکاں بھوت مست ' بھوت بے خبر ' خدا رسول
انو کوں کدھر ' انیو کا ماں باپ انیو کا خدا رسول سو زر - رام
جو جان کر راون پر آئے ' گھر کے بھیدی تے لنکا جاے - رام جو
جان کر راون پر آیا ' مایا دے کر بھائی کوں بھائیچہ مارنے
فرمایا - سگے بھائی کوں یاں پتیا یا نا جاے ' نفر چاکر تو بے گانہ
نفر چاکر پر یکایک کیوں پتیارا آے - دنیا میں ھر ایک کام

کوں وسیلے بہوت ہے 'دنیا دغا باز ہے دنیا میں مکر
ہور حیلے بہوت ہے - ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ سوں
کچھہ کام دھرتا ہے ' تو اس کے نزدیک کے اوکاں کوں بی کچھہ
دیگر اپنے چاکر کرتا - اس کے بندے جو اپنے ہوے چاکر ' تو
کام دنیا کا بند بیٹھا ہے آ کر - جو اس کے ارکان دولت اپس
سوں کئے قول و قرار ' پچھیں انو کے پادشاہ کے دل کوں
پھراتے کیتی بار - اول کے دانالوگ بھی یونچہ فکراں دھندتے
تھے اپس میں اپے بچار ' بہوت کا ماں ایسے تدبیراں سوں کئے
جاں انو کوں کچھہ مشکل پڑیا اس تھار - دنیا تماشے کی ٹھار
ہے ' ولے جکوئی عاقل ہے وو اپنی جاگا بہوت ہشیار ہے -
در و دیوار تے بچکنے کی جاگا ہے ' اپنے جیو کے یارتے بچکنے
کی جاگا ہے - فرد :

بشمع خانہ ہم اسرار خوانی پارۂ کم کن
زنامحرم چہ غم داری حذر از یار محرم کن

جوں توں ایکس کوں اپنے جیو کی بات پتیا کر کتا
کہ یو میرے جیو کا یار ہے ' تیوں اس یار کوں بی ایک جیو کا
پیار ہے ' اس کا بی اس یار پر اعتبار ہے ' یو رازکسے قابول سی
اگر خاطر قرارہے - اس بھروسے پر یو تیری راز کی بات جاکر اس
اپنے جیو کے یار کنے کتا ' اُسے یار کر پتیا یا ہے جیوں نیں رھتا -
جاں جیو پتیاتا ' واں ہر یک بات کنے کوں دل میں کچھہ
ملاحظہ نہیں آتا - یونچھہ یار کوں یار یار کوں یار کتے کتے
بھیتر کی چھپی بات بھار جاتی ' تدبیر کا بند توٹیا یک آدھے
وقت نیں سو کنیکی بلا آتی - یار کوں یار کتے نفر سنیا چاکر

سنیا ، ایک بات پر چار باتاں زیاست بنیا - ایسیاں باتاں سنتے، بھلے آدمیاں کے نقشاں چنتے - ھجوم ملتا چونہ ھرتے ، پچھیں وو خلوت میں کی مخفی بات کونچے کونچے بازاریں بازار پھرتے - اس بات کا یو ھے جڑ ، اس جڑ کا اُسے نیں خبر - یو حیران ھوتا ، پریشان ھوتا - کتا وائے یو بات تو میں خلوت میں فلانے سوں کہا تھا ، وو بی ایک بھانے سوں کہا تھا ، یو بات بھار کیوں پڑی ، یو بات غیر تھار کیوں پڑی - توں اپنی بات کوں اپے نیں چھپا سکیا ، جب تو دسرا تیری بات نا چھپا کر کسے بولے تو کیا عجب - ایکس کا مایا لینا ، ولے اپنا مایا کسے نا دینا - جتلا سکنا ، اتنا اپنا مقصود اپنے دل میں رکھنا - دل کا یار ، سو پاکے پروردگار - جنے ھر کسے پتیایا ، اونے دغا کھایا - اگر کوئی کسے پتیاکر اپنے راز کی بات بولے تو اُسے یوں چھپانا جیوں اپنی شرم ، تو اسے کتے ھیں نیم اِسے کتے ھیں دھرم - ھزار جیو کا یار اچھے تو بی کوئی اپنی شرم دیکھلاتا ھے ، اپنا شرم دکھلانا کسے خوش آتا ھے - ایسا کام ھرگز کسے بھاتا ھے امانت میں خیانت کرنا بھلےآدمی کا کام نیں، یو کام دانایاں کا ھے نادان کوں فام نیں - جکوئی دنیادار ھیں سو دنیا کا کام خوب فام کرے ھیں، کہ دنیا میں دوست تھوڑے دشمن بھرے ھیں - دشمن اگر چھوٹی ھے تو بھی عدوات سر چڑے گی ، غفلت میں ایک آدھے وقت دغا دیکر لڑے گی - جوں فارسی میں کتا ھے

فرد : دانی کہ چہ گفت زال با رستم کرد

دشمن نتواں حقیر و بے چارہ شمرد

بارے کہانی کہی ساری رات ' آخر وہیچ بات - کہ دشمن گزرتا ہے سو ضرور کوں گزرتا ہے ' اپس کے بل میں سنپڑیا تو کچھہ کرتا ہے - مرد یوں رہنا کہ دشمن اس کے رہنے کي وزاچہ کوں دیکھہ ترے ' اپنے حد سوں اچھے زیاستی فکر نا کرے - مرد یوں رہنا جو خدا بھی شاہ باش شاہ باش کہنا - دانے ' جو رکھتے دانے دیونے ' وو ایک ضرور کے وقت کام آتے - وقت جسے کتے وو ضرور کا ہے ' یو اندیشہ بہوت دور کا ہے - سب باتوں کا یوچہ مانا ' کہ دانے دیوانے لوگ ملانا - بہوتاں کوں تھوڑے مارے سو دانے دیوانے ' خداچہ کوں بڑا جانے سو دانے دیوانے - دانے دیوانے لوگ ملا ' آپی بی بزرگی سوں جئے دسریاں کون بی بزرگی سوں جلا - یو مکری دغا بازاں کام کیا آتے ' ہے لگن گھاتے نیں تو نگل جاتے - اپنی عزت کی نیں شرم ' سو دسریاں کا کیا رکھینگے نیم دھرم - دانے دیوانے چھوڑ جانے نیں جانتے ' بھی کچھہ حیلا مکر میانے نیں جانتے - انو کا دل بھوت کڑوا ' اپنے دینے کی بی کچھہ نیں پروا - بعضے لوکاں مزوری کرتے ' صاحب کے کام پر نظر نیں ہر کس کی شرم حضوری کرتے - مزور کے تکڑے روتی پر نظر ' بعضے کا ماں کے اُسے کیا خبر - مزوراں میں کاں ترا ہے فام ' ایسے مزوراں تے کیا ہوے گا کام - جکوئی آکر دولت پر کھڑے ' دانے دیوانے ملے تو ہوے بڑے - خدا جانے کس کے سر یو اثر چڑیا ہے ' بڑے ہونا کیا بات میں پڑیا ہے - آدمی جاگتا نیں سوتا ہے ' آدمی جس پے میں پڑیا سو ہوتا ہے - مشقت ٹالی نیں جاتی ' ہمت خالی نیں جاتی - ولے شرط ہے جوں ہمت اچھنا ' سکت کا گت اچھنا - عاشق

ناؤں کے ھوکر خدا پاس تھاؤں منگنا، منگے تو ناؤں منگنا - مرد وھیچ جو اپس کوں پچھانیا، جنے اپنے ناؤں کی لذت جانیا -
القصہ ھمت نے نظر کوں، اس خوش خبر کوں، خلوت میں لے جاکر اپنے نزدیک بسلاکر، سمجایا مقصود اس کا پایا -

بیت : جنے یقین سوں جیو اپنے یار سوں لایا
جکوئی ثابت ھو آیا مراد اُنے پایا

کہا خوب توں مرد سد ہے، ھور اس کام پر بھوتیچ بعد ھے -
تو قصا کتا ھوں سن، کہ انپڑے اس آب حیات کے چشمے لگن کہ مشرق ولایت میں، بے نہایت میں، ایک بادشاہ ھے، ظل اللہ ھے، عالم پناہ ھے، صاحب سپاہ ھے، حقیقت آگاہ ھے -
عشق اس کا ناؤں، ھر دل میں اس کا تھاؤں - سب سوں جوڑیا، کسی سوں نیں توڑیا - کیتا کریں گے بیان، اگر ملیں گے ھر دو جہان عشق آب بھاوتا، عشق مد ماتا - عشق خدا کوں انپڑاتا، عشق خدا کہواتا - عشق کوں نہ پچھیں کی فکر نہ انگے کا اندیشا، عشق سر مست بے پروا اس کا ریشا ریشا - عشق کس تے نہ ڈرے، عشق خوشی بھاوے سو کرے - بیت

وو شاہ عشق ھے جو سب جہان اس کا ھے
ستارے چاند سورج آسمان اس کا ھے

عشق آگ ھے جاں جاے واں جالے، عشق کے آگ کوں کون سنبھالے - عشق کا جیو حسن، اس جیو میں لاکھ گُن -
عشق جھاڑ ھے حسن پانی، حسن تے قایم عشق کی زندگانی عشق حسن پر والہ و شیدا، عشق حسن خاطر ھوا پیدا -

عجب شراب آهے حسن جس میں سب مستی

کہ اس شراب سوں چڑتی هے عشق کوں مستی

اس کا کام ناز، اس کا کام نیاز - یو مستغنی وو محتاج، یو سب شوخی وو سب لاج- عشق هور حسن دونو جوڑا کرے بہوت سمجیا کوئی تھوڑا - عشق حسن خاطر حسن عشق کی خاطر هوا آشکار، اس دونوچہ کا هے شور گھریں گھر تھاریں تھار - عشق عاشق معشوق حسن ناری، عشق کے معشوق دایم سنواری سنگاری - القصہ اس عشق بادشاہ کوں، عالم پناہ کوں ظل‌الله کوں، ایک بیٹی هے بہوت مقبول، بہوت خوش اصول، بہوت معقول - بہوت خوش رنگ، بہوت خوش تھنگ نور میں سہور نیں اس کے سم، نازک نرم جوں پھول جوں ابریشم - بالاں کرناں دیکھتے انکھیاں کو گھیرے آکر کرناں، سدہ چھوڑ دیوانے هوکر پھرناں - بیت :

گھر میں تے هنستے نکلے انگن منے پھولاں جھڑیں

عاشق هوکر چاند اور سورج دروازے پر آکر پڑیں

یو نوا نور نوا آفتاب، اسے دیکھنے کا کسے تاب، عالم عالم اس کی خاطر خراب، هر دل میں اس کا اضطراب - هر طرت عاشق هزار مجنوں هزار فرهاد، سر مست دلربا بے پروا بے داد - بیت : گُل کے رنگ کیاں چمن میں شاہاں هیں

لالے نیں جانو آفتاباں هیں

ناؤں اُس کا حسن، کتے بولوں اُس کے گُن - القصہ کوہ قات کے اُدهر ایک شہر هے اس شہر میں ایک باغ هے، کہ بہشت اس باغ کے رشک تے داغ هے - جس کے پھول دیکھتے جیو آوے، اس

باغ کوں بہشت سوں کیوں تشبیہ دیا جاوے۔ صحن اس کا موتیاں
سوں بھریا جوں تاریاں سوں گگن، بہشت اُس کے ایک باغ کے کونے
کا چمن - ملایک آرزو دھرتے ہیں اس باغ میں آنے، حوراں
ترستیاں ہیں اس باغ کے پھول کا طرہ لانے - بیت :

بلبل ہوکر نالے بھرے چھنے چمن سیراب ہو
پھولاں کے خاطر جاپڑے کانٹیاں اُپر بے تاب ہو

مجنوں لیلی نا لیا، اپس کوں بہوت سنبھا لیا - آخر دیوانہ
ہوا اس باغ کے پھولاں باس تے، فرہاد کوہ میں آہ بھرتا ہے
اجنوں اس باغ کے شیریں پھلاں کے آس تے - زلیخا جو پھرتی تھی
یوسف کے آس پاس، سو اس باغ کے پھول کی پائی تھی
باس - بیت :

جدھر تدھر بھی حسن ہے جو دل بھلا تا ہے
کدھر کدھر کی بلا عاشقاں پہ لیاتا ہے

جس دل ربا شہر میں یو دلارام باغ ہے، اس دل ربا شہر کا
ناؤں دیدار، اس دلارام باغ کا لقب رخسار - اس باغ میں
ایک چشما ہے اس چشمے کا ناؤں دہن، من موہن جگ جیون -
بھوتیچ میٹھا جوں نبات، اس چشمے میں ہے توں منگتا سوں
آب حیات - اس چشمے پر جاوے گا، تو وو آب حیات پاوے گا - ہور
وو حسن نار، دل کا سنگھار، جس پر بھولیا سب سنسار - فرد :

لالے دئیے سینے پو گل پھل پھل کے تیرے گال پر
دریا میں تی ہنس آیگا عاشق ہو تیری چال پر

عشق کی بیٹی لطافت کی بی بی، بہوت ناز سوں، بہوت

ساز سوں - لٹکتی، ٹھمکتی، جھلکتی جھمکتی - رخسارے کے پھل باڑی میں، اس پھولے پھل واڑی میں ناز غمزہ، عشوہ ادا - حرکت دلربائی، خوش نمائی - لطافت ایسیاں، چاند جیسیاں - سگھڑ سہیلیاں سوں مل مل، ایسیاں رنگیلیاں چھبیلیاں سوں مل مل - دایم تماشے دیکھتی پھرتی تھی، جا بجا دیکھتی پھرتی تھی - بیت :

آئی دھن چمن کے انگن میں   پھول پھرتا ہے پھول کے بن میں

ایسا خیال کتی ہے، وو آکر اس چشمے میں تی ہمیشہ آب حیات پتی ہے - ہمت یو بات کہا، گُم ہورہا نظر سنیا، بی سد ہوا، سر دھنیا - دونو ہوے بے ہوش، دونوں گئے اپسکوں فراموش - نہ یو دیکھتا اُس کے ادھر، نہ اُس کی اُس کوں خبر - دونو مست دونو بے سد ہو پڑے، بارے کتے وقت کوں دونو ہشیار ہوے دونو اُٹھ کھڑے - دونو حیران، دونو پریشان - ایکس کا ایک دیکھے موں، کہے عجب تھا یو جنوں - نظر دل پر فکر کی کسوٹ بنیا، ایسا تماشہ نہ کوئی دیکھیا نہ کوئی سنیا - یو قدرت کا کام، یو حیران ہونے کا مقام - ہمت کہا میں کہا سو آنگے آیا، بارے الحمدالله جوں تیوں توں اپنے مقصود پایا - بیت :

سب کسی کوں خدا مراد دیوے
اس کے محنت کی اس کوں داد دیوے

اقبال تجھے میں کیا کہوں، نکہوں تو چپ بی کیوں رہوں - توں تو بہوت دانا بہوت عاقل ہے، ولے ہشیار دل رہا

شہر دیدار کوں انپڑنا بہوت مشکل ہے - بات میں جنس جنس کی معنت حائل ہے' اس دریا میں کہیں غرقاب کہیں ساحل ہے - کیا واسطہ انگے ایک شہر ہے اس شہر کے ناؤں سبکسار' توبہ استغفار - دل کوں واں بہوت اکراہ' لاحول ولا قوت الا باللہ - ایک دیو ہے پادشاہ روسیاہ گمراہ بد کار' اس کا ناؤں رقیب نا برخوردار دل آزار' پالشت سردار - ہیچ کارا' بے بہرا - فرد :

عشق کے دروازے پر سب کس کو سر دھرنانچہ ہے

جو عشق فرمائے اپے اختیار ہو کرنانچہ ہے

ولے عشق بادشاہ' عالم پناہ' ظل اللہ' صاحب سپاہ کے ہات میں ہے اس کا اختیار' عشق پادشاہ کو اس جنس کا آدمی بی ہے درکار - بادشاہاں نیں اچھتے پر کم' پادشاہاں کنے جنس کا اچھتا آدم - عشق بادشاہ کے فرمان تلے رقیب سر دھرے' جکچھہ عشق بادشاہ فرمائے سو رقیب کرے - دلربا شہر دیدار کا نگہبان' اغیار کوں واں نیں دیتا آن - ہرگز کس تے نیں ڈرتا' جکوئی آتا اُسے منا کرتا - اس کے ڈرتے نظر بھڑکنے نا پاوے' انداز کس کا جو کوئی واں آوے - جکوئی آتا اس سوں جھگڑتا' کُتا ہوکر لڑ لڑ پڑتا - جاں ایسا آدمی اچھے نت' کُتا رکھنے کی وھاں کیا حاجت - نہ بھلے تے ڈرے گا نہ برے تے ڈرے گا' ایک رقیب ہزار کُتے کا کام کرے گا - بیت :

باغ میں مالی کیوں کسے چھوڑے

بن رضا آے تو کمر توڑے

توں اگر اس شہر سبکسارتی، اس بے اعتبار تہارتی، خلاصی پاوے گا'هور خدا لے جاوےگا' تو دلربا شہر دیدار میں جاوےگا۔ یاد اچھو وهاں میرا ایک بھائی هے' ایک سائی جائی هے۔ قامت اس کا نام' استقامت اس کا کام' دلربا شہر دیدار میں اس کا مقام - قبول صورت' مدن سورت - بلند بالا' بھوتیچ آلا۔ دل کوں لگے' جیو کوں ٹھگے - سد چھنے' بد چھنے - فراق کوں سلگاوے' اشتیاق کوں آنگے لاوے - بے تابی کوں پالے' آرام کوں جالے' قرار کوں بےقرار کرے' انتظار کوں پیار کرے- صبوری کوں لوٹ لیوے' اضطراب کوں قوت دیوے - بیت: -

یو دنیا میں حسن نیں یک بلا هے
کہ عالم اس بلا پر مبتلا هے

قامت نیں وہ ایک آفت هے' عاشقاں کے دلاں کا ضیافت هے۔ اُس قامت کوں اُس قیامت کوں تیری سفارش خاطر ایک کتابت لکھہ دیتا هوں' تیرے قصے کی حکایت لکھہ دیتا هوں - میرا ناؤں لے' یو کتابت اس کے هاتھہ دے - البتہ تجھہ سوں کچھہ محبت دھرے گا' مروت کرے گا' تجے کام آے گا' وهاں کے روش سمجائے گا - فرد:

ایکس پر مہر دھرنا خوب هے کچھہ
مروت کس سوں کرنا خوب هے کچھہ

جس وقت توں وهاں تے بھی قدم انگے رکھے گا اے یار' تجھہ پر لی لی قصے گھڑیں گے اس تہار - فرد :

نقا هے تیونچھہ جفا بھی اسے سفر میانے
خدا کسے نہ لے جاوے برے شہر میانے

القصہ جوں ہمت نے نظر کوں اس پر ہنر کوں، اس چنچل نظر کوں، اس آب حیات کا نشان دیا، خاطر نشان کیا۔ نظر ہمت کنے رضا منگ کر، امنگ کر بہوت محبت سوں، بہوت مروت سوں، چکور ہوکر، شرم حضور ہوکر، بھی مشرق کے ملک کے اُدھر رخ کیا، توکل کے ہات میں ہات دیا۔ نظر کوں پکڑیا اچات، یہی اپے اور اپنی بات۔ دیس چلتے چلتے، تلملتے تلملتے۔ اپنے دل کوں تقوادیا، سمجھایا۔ ایک دیس اس بیت المال اس شہر سبکسار میں، اس پلشت تہار میں۔ بات وہیچ تھی لا علاج ہو آیا رقیب پادشاہ کے لوکاں، اس روسیاہ کے لوکاں۔ دیکھے کہ یو آدمی اس شہر میں نوا آیا ہے، پالتی ہے جاسوس ہے۔ بھیدی ہے چور ہے آیا اس شہر کا کیا مایا ہے۔ بیت:

پرائے شہر میں ہر گز خدا کسے نہ لے جائے
اگر ہزار بھلا ہے بی اس کوں کون پتیائے

دل میں سب یوں جانے، اس کا مایا پانے۔ پکڑ کر، جکڑ کر، رقیب بادشاہ روسیاہ بدکردار کنے کتے جنے ملکر لیائے، احوال اس کا سب سمجھائے۔ رقیب نے روسیاہ نے بے نصیب نے بولیا توں کہاں کا ہے اس جاگا تو کیوں آیا، اس شہر کی بات توکیوں پایا، تجھے کون دکھلایا۔ نظر عاقل تھا سمجھیا کہ یو طرفہ وقت ہے، کام بہوت سخت ہے۔ یہاں عقل نا بسرنا، اندیشکر کچھہ کام کرنا۔ بیت:—

عقل اچھنا وقت اوپر خدا کا کچھہ کرم ہونا
اگر فولاد ہے توبی ضرورت کوں نرم ہونا

رقیب روسیاہ کوں ، اس گمراہ کوں ، خواهی ، نخواهی ، وقت میں قصور تھا - سلام کر کچھہ کلام کر - چپ نہیں رهیا ، کہا - کہ میں حکیم هوں بهوت معتبر هوں ، سب حکمت تے باخبر هوں ، سرتے پاؤں لگ علم میں هنر هوں - بے جان کوں دیونگا جان ، شاگرد هے میرا افلاطوں ارسطو ، بوعلی ؛ هور لقمان - دنیا میں عقل کچھہ بی جو دهرتا سو ووچہ خوب ، مجلس میں سمجکر بات کرتا سو ووچہ خوب - نیں جانتا هوں خدا کا بهایا ، جو مجھے اس ملک میں لایا - اگر حکمت پر میں دهیان دهروں گا ، تو ماٹی کوں سُناگروں گا - گر کسی کوں سنا بهاتا هے ، تو مجھے راس کرنے آتا هے - بغیر پُت بغیر آس ، پیتل کوں کردکھلاؤں گا سنے تے خاص ، رقیب بے نصیب ، بے روش بے ترتیب ، سنے کا طالب تھا ، اشتیاق بهوت غالب تھا - بولیا کہ الحمدالله یو توں نیں آیا هے ، الحق کہ یہاں تجھے خدا لیا یا هے - حکمت کے علم میں نادر ایسا ، بهوت دیساں پچھیں مجھے ملیا تجھہ جیسا : بیت ؛ —

خدا سنبھالے بری هے طمع کی دشواری
جہاں بهوت طمع بهوت هے وهاں خواری

بهوت طمع تے بهوت هے زیاں ، بهوت طمع تے عزت کوں نقصان ، بهوت طمع تے رهتا نیں ماں - بهوت طمع تے آدمی دین گنواتا ، بهوت طمع تے آدمی کا ایمان جاتا - طمع تے آدم کوں بهشت میں تے کاڑے ، طمع تے آدم پر یو بلا پاڑے - جس کے بڑیاں پر طمع تے یوں لیائے خواري ، انو کے فرزنداں سوں کیا کرے گی وفاداری - طمع کا آدمی سر نیں اُچاتا ، جاں جاتا

وھاں سر نواتا - جس کے سر پر طمع کا بھار، اس کا سر دایم تلار - بےمغز خالی سر، بھوتیچھ پڑ پڑتا پھرتا پھر پھر - طمع تے بڑائی جاتی، طمع دار کوں بڑی بات کاں آتی۔ نہ اکام کیا قبول، بڑائی کہاں تے آئیگی دھول - بے طمعی تے خدا کا وصال، بے طمعی تے ھوتا صاحب حال - سواد نیں رھتا جاں طمع آتی، بے طمعی سب کسے بھاتی - جاں طمع آئی واں خدا سوں بی کچھ سواد نیں اچھتا، طمع تے دایم پریشاں کدھیں، دل شاد نیں اچھتا - زیاستی طمع نہ خالق کوں بھاتی نہ خدا کوں بھاوے، خدا پاس بی اتنا نا منگنا جو خدا بی واز آوے - بیت :

طمع داری بری ھے اے عزیزاں
نہیں کچھ خوب اے صاحب تمیزاں

—•—

طمع داری سے آتی بار خواری
طمع داری میں نیں ھے رستگاری
طمع داری کے سرتے جو اتھے ھیں،
وھی ایسے بلایاں سوں چھٹے ھیں۔

یوں لئے تو لینھارے کا دل شاد کیا اچھے گا، واز ھوکر دئے تو اس دینے میں سواد کیا اچھے گا۔ بغیر منگے وو دین ھارا ھے نیں دیا بی کس کوں کیا چارا ھے۔ اس کی لوڑ لوڑنا، اپنی خوشی اس کی خوشی پر چھوڑنا - کسی پاس تے زور سوں کوئی لیتا ھے، دین ھارا ھے سو آپیچ دیتا ھے - اگر زوراں سوں کچھ لیا جاتا، تو کام اس جفا پرنا آتا - جکوئی کھوایا بندا، اُنے خداچ پر چھوڑنا دھندا - جکچھ دیا اُنے اس پر شکر کرنا، غرض خواری سوں پیٹ نا بھرنا۔ بڑائیں ھوں دیتی طمع

کی خواری ، طمع تے یوفهنا هوا نیں تو اُسے کیا دهاڑ ساری۔
جکوئی مرد هے بے طمع ، وو بڑا هے سدا اس کا خاطر جمع۔
دنیا دو دیس کی هے تهوڑے پر بی گزرتا هے ، بهوت پر بی
گزرتا هے ، ولے جکوئی مرد هے وو عزت پر نظر کرتا هے - جیو
هے لگیچ کسے ایک کسے چار ، آخر وقت کوں برابر هیں
مسکیں هور دنیا دار - اگر کوئی حق دوست مومن راست اچهے گا
اس وقت ولک دنیا دار تے مسکیں کا مراتب زیاست اچهے گا۔
مرد کی نظر همت پر هے ، مرد کی نظر عزت پر هے - مرد کوں
مرد جانے ، مرد کوں مرد پچهانے - بهوت کا نا کرنا هوس ، عزت
سوں جتنا مایا اتناچ بس - بے عزتی پر آے تو لی ملتا لی
ملایا جاتا ، ولے مرداں کے انگے وو مردار هے مردار کوں کون کهاتا -
هر ایکس پاس کوں منگ لیتا ، منگنیچه پر آے تو هر کوئی
دیتا - دینا تو خدا کا دینا یا خدا کے خلیفه کا دینا ، باقی
کیا بچارے باقیاں پاس کیا لینا - اُنو بی هزار مشقت سوں
ملاے کر آس ، یو داس تلیں کے برداس - یو باندی تلیں
کی باندی ، کیا هوا جواڑ کے ملا کر ڈاندی - اگر کوئی بهوکے
اچهے یا ننگے ، حیف نیں جکوئی اپنے جیسے پاس منگے - مردار
بی بڑی جاگا تے کچه لے سکتے هیں ، مردار بی کسے کچه دے
سکتے هیں - عزت خدا کوں آیا ، عزت رسول کوں آیا ، عزت
مسلماناں کا مایا ، جنے عزت کوں سمجیا اُنے خدا کوں پایا۔
اس معنی پر یو آیت آئی هے مصحف میں جداں تے اپچا هے دین ،
که للّٰه العزة ولرسوله وللمومنین - جکوئی هر ایک پاس تے
کچه منگ لئے ، هر ایک جاگا سر نواے نهنے سو اس پر بڑے
هوے ، اتاں اسے بڑائی کاں تے آتی - ایک سر ایتیاں کا بهار ، کس کس

کا وچاوے گا اُپکار - یک صاحب چھوڑ اتنے صاحب کیا، وهی صاحب اس کا جنے اوسے کچھه دیا - ایسے کوں دهیان کہاں ایک صاحب پر، یو پچاس صاحب کا ایک نفر - ایسے کوں ایسے باتاں کا کچھه عارنیں ، ایسے کا ایک جاگا پر ایمان قرار نیں، ماتی میں جاؤ ننگ نام، ایسے آدمی کو پیکاں سوں غرض پیکاں سوں کام - عزت حرمت کی کیا هوس، پیکے هات میں آے تو بس - کوئی برا کو یا بھلا ، تلیں مونڈی کئے هور لکھند کلا- دل قرار رکھه عاجز نکو هو نپت ، اگر ماتی لےگا تو بی بڑی تھیگ پر هات ست - خدا دُبت کیا هے کاهے کوں گھتنا، جیو گیا تو بی هوت نه سکنا - مرداں جیو کے طمع تے بی چھوتے هیں، سرگیا بی مارتے اٹھے هیں - اپنے نیم تے نا جانا ، موے بی هات هلانا - بڑا هو بڑے کام پر اختیاراچه، دنیا یکدم کا جیو نا بے خبر نکو هو هشیار اچه - جس وضا سوں یاں لینا هے، اس وضاسوں واں خدا کوں جواب دینا هے- یہاں تیری همت کا یو اصول ، وهاں تجھے خدا کیوں کرنا قبول - یہانچه کا کام نیں کرسکیا فام، وهاں بی تو اجهوں لی هے کام - یاں کی آرزو پر ایتا مشکل ، وهاں بی لی لی جاگا تر سے گا دل- برا هے عورت اور سینے کا درد، جکوئی یا ں اپس کوں سنبھالیا سو بڑا مرد - عورت کی بات عشق هے پیغمبراں پر گزریا هے بهر حال، پرایا مال تو کیا اچھےگا که کوئی اس پر کرے گا خیال - داڑی موچیاں آیا تو کیا مرد هوے، چار عورتاں بھایاں تو کیا مرد هوے- ایسے مرد عورتاں سے نہتر راسک راس، ایسے مرد پیکے کے پچاس - خبردار کہواتے اور بے خبر هچ ، صورت آدمی کی اور سیرت کچھه کا کچ -

یہاں گیان کوں بہوت بڑا جنجال ہے' آدمی ہوکر آدمی کوں سمجھنا تمام اشکال ہے - بارے رقیب بے نصیب کا طمع تے سینا گیا تھا چکلیا' نظر کے حضور سوں میں تے یوں نکلیا - کہ تورے باتاں سن میں رہا ہوں آس کر' اتاں جوں توں کہا تیوں سنا راس کر - بیت

سنیکا چت بڑا ہے آدمی کوں
کہ غم کرتا اہی سب بے غمی کوں

نظر جواب دیا کہ اس سنے کی ترکیب کوں کچھ کچھ داروان کا موپ درکار ہے' معدن اس داروان کا دلربا شہر دیدار ہے' ہور گلشن رخسار ہے - رقیب بد بخت بے نصیب بولیا اگر سنا راس کرنا میسر ہے' تحقیق اکسیر ہے تو بہتر ہے - دلربا شہر دیدار ہور گلش رخسار بھی نزدیک بلکہ نزدیک تر ہے' خدا قادر ہے جو کچھ تو منگتا سو سب حاضر ہے - ہمیں تمیں ملکر جائیں' جو کچھ مستعدی ہونا شہر دیدار تے لیائیں - اُنے بی کہا خوب' اِنے بی کہا بہوت خوب' مطلب پر آیا مطلوب - بیت : —

زبان یک تھی دونو کا دل جدا تھا
سمجتا حال ان کا سو خدا تھا

رقیب بد بخت' گمراہ دل سخت' ہور نظر دل کا دولت خواہ دونوں مل کر' ایک دل کر' دل ربا شہر دیدار کے اودھر چلے' دل میں کوڑ کپٹ موں پر دونو بھلے -

اگر کوئی مرد ہے یا استری ہے
دنیا میں سب دغا بازی بھری ہے

مصلحت سوں چلتا دنیا کا کار خانہ ، کیں سچا بول کیں کیں جھوٹا بہانہ - ولے جھوٹے کوں سب کوئی پتیاتے، سچے کی بات کوئی خاطر نیں لیاتے۔ جھوٹا دنیا میں بھوتیچ بھاتا ، سچے کوں کتے کچھ کام نیں آتا جھوٹا نیں ہوے سو بات کاڑے، جھوٹا دو میں عداوت پاڑے - جھوٹا کافر بے ایمان ، جھوٹا بد بخت بدگمان - جھوٹے کی بات کو نیں کچھ بند، جھوٹا سچیاں کے گوھاں کا اسپند، جھوٹے کے منہ میں دایم گند - جھوٹے کوں کیں عزت نیں ، جھوٹا کافر محمد(ص) پیغمبر کا امت نیں - حضرت کہے ہیں یو سچ نبی کے رتی، کہ "الکذاب لاامتی" - جھوٹے کوں لاتنا ، جھوٹے کی جیب پچھاڑ کا تنا - جھوٹا شیطان کا سالا ، جھوٹے کا دین دنیا میں موں کالا - جھوٹا اپنے دل تے باتاں جوڑے، جھوٹا لوکاں کے گھراں پھوڑے - جھوٹے کی میں کیا کہوں بات، خدا پناہ دیوے جھوٹا ہے شیطان کی ذات - سچے کوں ہچہ کتے ، کچھ کا کچھ کتے- سچے کے باتاں کوں کون مانتا ، سچے کوں کتے یو کیا جانتا - سچے کوں سچا جانے، جھوٹا سچے کوں کیا پچھانے - سچا جھوٹے تے دغا کھاوے، سچے کوں جھوٹے کی صحبت کام نا آوے- شیطان تے ڈرنے تیوں جھوٹے تے ڈرنا، جھوٹے کے موں پر لعنت کرنا - بیت ؛

جھوٹے تے کام نہ آسے بڑا نکامی ہے

جکوئی جھوٹ کتا بھوت وو حرامی ہے

سچے پر ہنستے مسخریاں کرتے، سچے کوں اڑاتے ۔سچے پر بولاں دھرتے - سچے میں نیں ہے جھوٹی بازی، سچے سوں خدا رسول راضی - بعضے ناپاکاں پیغمبر کوں بولتے تھے کہ یو دیوانہ ہے ساحر ہے، یو بات چھوپی نیں ہے ظاہر ہے - اتاں دسریاں کوں بولے تو کیا عجب، اس جاہلاں کی قدیمچہ ایسی ہے سرت

کہ حدیث ھے کہ "الصدق ینجی و الکذب یہلک" - سچے کا دل پاک جھوٹے کے دل میں شک - یعنے جھوٹ ھلاک کرتا ھے اور سچ دیتا ھے نجات' یو رسول تے آئی سو ھے بات - خدا نا روزی کرے اھل کوں نا اھل کی صحبت' یو بہوت بڑا عذاب یو بہوت بڑی محنت - یا عاقل سوں بیٹھنا مل' یا محبوب سوں لانا دل' جکچھ ھوے حاصل - یا یکیلے اچھنا ھور اپے کہنا ھور اپے سننا اپنے بین' یہاں بی حدیث ھے کہ "السلامت فی الوحدۃ والآفات بین الاثنین" - یعنے اکیلے اچھنے میں سلامتی ھے اکیلے اچھے تو گیاں کوں بل ھے' جہاں دو تیں ملے وھاں بڑا کچاٹ وھاں بہوت خلل ھے - دانا کی گھت کچھہ ھور ھے' نادان کی ھٹ کچھہ ھور ھے - فارسی میں کتا ھے' صحبت کہ بعزت نبود دوری بہ - جاں عزت نا اچھے گی واں کیا سواد دیوے گا بیسنا' یوں بی کتے ھیں' مصرع' "اے واے براں صحبت لادیں ولا دنیا"- جکوئی دانا ھے وھیچہ یو بات کچھہ پایا' کچھہ سمجھیا کچھہ سنیا - نادان میں بیٹھہ عبث بولنا عبث سننا اوقات ضایع کرنا دانا کا کام نیں' دانا کوں ھر گھڑی ھر جاگا ھزار کام ھے نادان کوں قام نیں - یو عمر ایسی نیں ھے جکوئی اسے گذرانے' لہو و لعب کرجانے - کام کے آدمی کوں یاں کام کرنا ھے' کیا کام ھے سو قام کرنا ھے - تنہای دانا کا خلاصا ھے' تنہائی دانا کا خاصا ھے- تنہائی میں دانا کوں بہوت حاصل ھے' تنہا وھیچہ رھے جیکوئی واصل ھے' کامل ھے - نا داں تے یک تل تنہا رھا نا جاسی' نادان کوں ھرگز تنہائی نا بھاسی - اگر توں دانا ھے نا دانان سوں نکو مل' خلل میں پڑے گا دل' کام بہوت ھوے گا مشکل - گدگڑا ھوے گا

تیرا صاف پانی، جمعیت تیری ہوے گی پریشانی- نھنے عقل کے آدمی سوں بڑے عقل کے آدمی نے بہوت بات کیا تو بہوت زیاں ہے، اس کی بی عقل نھنی ہوتی بڑی عقل کوں نقصاں ہے- شربت میں نمک گلاے تو کیا سواد دے گا، گلاب میں چھاچھ بھاے تو کیا باس لیوے گا- ایسے سوں بات کرنا جس کے بات سوں اپنی بات کوں کس چڑے، یا قوت پکڑے بات کوں رس چڑے - بڑی عقل میں نھنی ملے تو یوں ہے خانعجی، جوں شراب میں تاڑی جوں دودھ میں کانجی - فارسی میں بی ہیے ہیں داناں نے یو بد، فرد " پسر نوح بابداں به نشست، خاندان نبوتش گم شد" - عاقلاں نے اول تے باندے ہیں یو قاعدہ، ناداں سوں تھوڑی بات بولنا بہوت فائدہ - دانا ناداں کی صحبت سوں بیزار ہے، دانا کوں ناداں سوں بولنا عار ہے- جوں فریزق کتا ہے، مصرعہ کہ، تا من باشم سخن با احمق نکنم، عارت بغیر کون گذران سکتا یو جنم - جنے دانائی کا لذت پایا، اُسے ناداں کا صحبت ہرگز نیں بھایا - القصہ وو رقیب ناپاک، یو نظر سینا چاک - اس مصفیٔ دلکشا قامت کے بستان میں، ایسے نادر مکان میں، بارے دونو آئے، دیدیاں کوں دور تے شہر دیدار کا تماشہ دیکھلاے - بیت:

خدا مراد دیتا اس کوں جس کی ہے ہمت عالی
عجب ہے اس وقت اس آدمی کی خوش حالی

قامت جو نظر کوں رقیب کے سنگات دیکھا، چوری سوں اس کے احوال کی بات پوچھیا - فرد

چھپے کچھ رمز ہور نزدیک اغیار
انکوی سوں بات کرنا عاقل اس تھار

نظر اپنا قصہ قامت کوں بولیا، ہمت نے مکتوب لکھیا تھا سو قامت کے آنگھے کھولیا - قامت اس مکتوب کا مضمون خاطر لیایا، بہوت محظوظ ہوا بہوت خوشي میں آیا - قامت کوں یک غلام تھا، سیم ساق اس کا نام تھا - اُسے بولیا کہ نظر کوں کدھر تو بھی پنہاں کر، جیو داں دے مشکل اس کا آساں کر - کہ رقیب جتنا دھونڈے تو بی اسے کیں نا پاوے، رقیب کے ہات میں نظر پھر ناجاوے - رقیب کے ہات تے نظر دیکتیا ہے بہوت جفا، ہمنا تے اُسے یوچہ نفا - بیت

مرد وو جو اسم اپنا اُچاوے
کہ جوں تیوں کچھ کسی کے کام آوے

قامت تے، خوبی کی علامت تے، یو بات سن سیم ساق غلام نے، دل کے آرام نے، نظر کوں فرش فرح بخش کے آسرے چھپایا، جیکوئی نہ پاوے اس کا مایا - فرد

خدا نہ روزی کرے کس کوں بند دندی کا
خبر خدا چہ لیوے اس بچارے بندی کا

رقیب دیکھتا ہے جو نظرنیں، جدھر دھونڈتا ہے بی کدھر نیں. کہیا سنا راس کرتے سو دھتیارے ہیں، ایسے دھتیاریاں کوں تو چہ لوکاں مارے ہیں - دنیا میں کون سنا راس کرنا، ہمیں عبث کئے تھے سنے کی آس اِتا ـ سنا یوں ہوتا تو سب کوئی کرتے، یوں کی لوکاں بھوکے مرتے - نر جیوں کوں جیو دینا ہور سنا راس کرنا، جاں ایسي بات ہوے واں بہوت

ترنا - خدا کا عالم ہے نا نو نا کہا جاے، ولے ہمیں تو اس
طلب تے بہوت ادب پاے - نظر آخر گیا اپنے قول پر نیں رہیا،
دغا دیا دغا باز تھا دغا بازی کیا - اس کا مکر اسے نہ تھا فام،
انے تو کیا اپنا کام - فرد

رقیب بند کیا تھا سو بارے بندتے تٹیا
ہوا خلاص بچارا یو اس کے بندتے چھٹیا

رقیب گمراہ، روسیاہ، حیران، پریشان سرگرداں - فکر میں
چوکیا، عقل تے گریا، آخر کچھ تدبیر نیں دسی لا علاج ناخوش
ہوکر اپنے شہر اُدھر پھریا - فرد

امید ست کو رقیب آج نا امید ہوا
خدا کیا جو نظر پر نظر یو بعید ہوا

نظر رقیب کے ہات تے خلاصی پایا، خوش ہوکر بیگی قامت
کنے آیا - دل کا مدعا کھولیا، بولیا - کہ تیری ہمت تے تیری
دولت تے رقیب کی محنت تے آسودا ہوا، تیری مہر تیری مروت
کا مجے آزمودا ہوا - توں مجھ پر لی شفقت لی پیار کیا،
مجھ پر تو لی اپکار کیا - یو کام کرنے تونچہ سکے، خدا تجے
سلامت رکھے - مجے لگیا ہے شہر دیدار کا خیال، رضا دے اتال -
بہوت ضرور ہے یو کام، یو ضرور میرا خدا چہ کوں فام - قامت
کہا اے والدہ، بسم اللہ، بصحت و سلامت خدا تجھے تیری مراد
کوں انپڑاوے، جکچھ توں منگتا سو خدا تے پاوے - بیت

دنیا میں مل کو بچھڑنا یو بہوت مشکل ہے
لگیا ہے دل ستی دل مل رہینچہ پڑ لال ہے

بہوت استقامت سوں، نظر قامت سوں، وداع ہوکر، تسلیم

کر کر، سر پر هات دھرکر، اپنے تھارتے هلیا، چلیا - سو دیکھنے
اس شہر دیدار کوں، اس رنگ بھرے گلذار کوں، اس لطافت کے
لالہ زار کوں، اس نوے روپ کے نو بہار کوں - لذت سب محبت
هور پیار میں هے، جسے سؤاد کتے دیدار میں هے - بیت

جکوئی عاشق هے اس کوں هوا بلا دیدار
کیا دلاں کوں بچاریاں کے مبتلا دیدار

عشق دیدارتے پکڑتا زور، عشق کوں دیدارتے لذت هے
کچھہ هور - جن عاشق نے سمجیا هے کچہ عشق کے گت، جوں
تیوں اُسے دیدار بہوت هے غنیمت - دیدار دیکھے تو دل میں
آتا پیار، دیدار دیکھے تو دل کوں هوتا قرار - عاشق جو منگتا
اپنا پیو، دیدار کی خاطر دیتا جیو - یار میں لطافت تھارے
تھار هے، ولے جکچہ هے سو دیدار هے - دیدار سب خوبی کا
سنگھار هے، دیدار دیدیاں کا ادھار هے - دیدار سحر منتر ٹونا،
عاشق کوں دیدار هونا - جو عاشق دل معشوق پر واریا، آخر
دیدار دیدار کر پکاریا - خدا کا بی دیدار یچ دیکھنا هے، وهاں
بی کچھہ جھلکا ریچ دیکھنا هے - دیدار دیدے هور دل
کا آرام، عاشق کوں دیداریچ سوں لگیا هے کام - دیدار میں
حسن جلوہ دیتا هے، دل لیتا سو دیداریچ لیتا هے - دیداریچ
کی لذت دل پر یو بلا لیاتی، دیداریچ کی لذت دل کوں اس بلا
میں بھاتی - بہوت کر اُسیچ تے حسن کوں چھپاتے هیں، بہوت
قید کر محافظت میں لیاتے هیں - اگر حسن سب بے شک نکلتا
بھار، عاشقاں میں هوتا تھارے تھار، خونا خون مارا مار -
حسنِ آفتاب هے پردے میں تے اُجالا پاڑے، حسن کا حکم لاجواب

ھے دل میں تے عشق کوں میدان میں کاڑے ۔ اگر حسن پر پردا نا کرتے، تو ایک عاشق نا جیوتا سب لڑ لڑ مرتے ۔ جاں اپے اور غیر ھوا، وھاں حسن پر پردا ھوا سو بہوت خیر ھوا ۔ جس کا حسن اسم ھے، بہوت بڑا طلسم ھے ۔ اس طلسم تے کوئی چھوٹ نیں سکیا، جکوئی جڑا سو توٹ نیں سکیا ۔ عشق کے دریا کا طوفان سو حسن، عاشق کا دین ھور ایمان سو حسن ۔ حسن کوں اپستے چھپانے نیں آتا، سب میں اپس کوں دکھلاتا ۔ چھپاتے چھپاتے ھزار پردے پھاڑیا، پردے میں تے اپس کوں بھار کاڑیا ۔ خوبی کیا چھپی رھتی ھے، محبوبی کیا چھپی رھتی ھے ۔ جکوئی خوب ھے اسے اپنی خوبی چھپانے نیں بھاتا، خوبی چھپانے خوباں کوں ھرگز نیں آتا ۔ ھر کوئی منگتا ھے کہ اپنی خوبی کوں دیکھے، ھر کوئی منگتا ھے کہ اپنی محبوبی کوں دیکھے ۔ خوبی خوب ھے دکھلانے خاطر، ناکے چھپانے خاطر، اپس کوں اپے دیکھ کر حسرت کھانے خاطر ۔ ولے بعضے خوباں خوبی اپنی کسے نیں دکھاے ھیں، جتنا سکے ھیں اتنا اپنی خوبی کوں چھپاے ھیں ۔ حسن کوں نیں چھوڑے جو پھرے بازارے بازار، حسن کوں قید کئے ھیں تھارے تھار ۔ انو کا ریشا کس کے نظر نیں پڑیا، سر تیچہ انو کوں خدا نے شرم سوں گھڑیا ۔ اصیل عورتاں اپنے مرد بغیر دسرے مرد کوں اپنا حسن دکھلانا گناہ کر جان تیاں ھیں، اپنے مرد کوں ھر دو جہاں میں اپنا دین ایمان کر پچھان تیاں ھیں، جوں خدا کوں مانے تیوں اپنے مرد کوں مان تیاں ھیں ۔ جو مرد راضی تو خدا راضی رسول راضی، جو مرد راضی تو دین دنیا میں عورت کی سرفرازی ۔ جنے

نخریاں میں انکڑی، مرد کا دل ہات نیں پکڑی - اپنی چاترائی کچھ فام نیں کی، نکامی کچھ کام نیں کی - وہی عورت بھلی، جو کوئی مرد کے کہے میں چلی - بیت

ستیا ہے غم نے عداوت طرب غریز ہوا
نفا دیا ہے بشارت جفا یو چیز ہوا

القصہ بارے ہزار مشقت سوں، ہزار محنت سوں، شہر دیدار کوں آیا، نظر کا جیو بہوت خوشی پایا - اس شہر دیدار میں دیکھیا رخسار عجایب گلذار، مگر نوں بہشت پیدا کیا ہے پروردگار - جھاڑاں ڈالیاں سب پھولاں سوں بار، پھولاں سب نادر سب اچنبا سب اوتار : بیت :

صفت اس باغ کی گر کوئی سناوے
عجب کیا رشک جو جنت کوں آوے

مقبول وہاں ہر پھول پھلتا، پاتیں پات جیو بہلتا - عاشق دیکھ وہاں جیو کھوتا، ہر پھول میں لاک طلسم لاک ٹوٹا - رنگ اس کا کرے انکھیاں سوں ہم آغوشی، باس اس کی تمام داروے بے ہوشی - طوبیٰ سوں دعوا کرتی ہر جھاڑ کی ڈالی، اس نادر پھولاں سوں بھریا ہے چمن کیں نیں خالی - عاشق ہوا سو سمجھیا یو مانا، جنے یو پھول دیکھیا سو ہوا دیوانا - عاقلی پڑی، دیوانگی کھڑی، ہشیاری اتری، مستی چڑی - کیا لطافت کیا ناز کیا چھب، جنے یہ تماشے دیکھیا انے بھی رہا عجب عجب - کہر کوں دیکھیا کہ بال تے باریک، دیکھتے وقت نظر ہوتی تاریک -

نظر حیرت تے یاں گم ہوکو جاوے
پھر دستیچہ نیں کیوں بات پاوے

موتھی میں کیوں پکڑے بچارا' جدھر دیکھے ادھر باؤ بارا -
نظر کوں ایسے جاگا پرتے گذرنا بہوت مشکل ہوا' نظر حیراں
پریشاں فکر مند بے دل ہوا : بیت

نظر کوں تھارنیں کس تھار جاوے
وقت مشکل خدا کچھ کام آوے

نظر خوار آوارا' کچھ نیں دستا چارا' عاجز ہوا بچارا
قضا یوں ہوا' خدا کا رضا یوں ہوا - جو دیس میں حسن نار'
اوتار خوش دیدار خوش گفتار ' خوش رفتار دیدیاں کاسنگار'
دل کا آدھار - پھول ڈالی تے خوب لٹکتی' چلنے میں ہنس کوں
ہٹ کتی - راویں تے میٹھی بولے بات' آواز تے قمری کوں کرے
شہ مات' کنول کے پھول کے پھنکڑیاں جیسے ہات - چمن میں
پھول شرم حضور' لاج تے آسماں پر چڑے چاند سور. مست ہتی تے
مغرور ساتی بھاتی' کسے خاطر نیں لیاتی - بال جانو کالے ناگ'
گال جانو عشق کی آگ : بیت

یو موہن دھن عجائب موہنی ہے
سورج اس کے درس کا درسنی ہے

جوبن الماس تے گھٹ' ادھر یاقوت تے اعلیٰ نپٹ - اس کیاں
انکھیاں جانو لالے' جانو شراب کے پیالے - دانتاں دیکھ موتی
کے دانے' گھرے گھر پھرتے ہوکر دیوانے : بیت

عجب پری ہے سو اس پر جو حور عاشق ہوے
مسیح دیکھد کے گم ہوے سور عاشق ہوے

سو اس دل ربا فار کوں، دیدیاں کے سنگھار کوں، چتر چوسار کوں - ایک سہیلی تھی، بہوت چھبیلی تھی، رات رنگیلی تھی - فاؤں اس کا لٹ، ساذولی نپٹ - رنگ کو کالی، گھنگر والی - قامت کے گلزار کا، ہور شہر دیدار کا، تماشا دیکھتی تھی، جا بجا دیکھتی تھی، آب و ہوا دیکھتی تھی - تماشے سوں جیولائی تھی، آسائش پائی تھی، سو اس وقت دھوپ کی گرمی تھی، اپنی فرمی تھی، کھر کے چھاؤں تلے آئی تھی - اپس میں یکایک نظر پر اس کی نظر پڑی، بیٹھی تھی سو بچک کر اٹھ کھڑی - بیت :

آشنا آشنا کوں جانیا نیں
آشنائی کوں کوئی پچھانیا نیں

نظر کوں پوچھی تو کون کدھر تے آیا، اس باغ کی خبر تو کیوں پایا - تیرا خاطر نیں جمع، تجھ میں بہوت دستی طمع - پریشاں سا دستا، حیراں سا دستا - کچھ گنوا لیا تیوں دستا، کسی کی چوری کیا تیوں دستا - دونوں حیراں دونوں سرگرداں، سکتے نیں ہیں ایکس کوں ایک پچھان - نظر کی ماں تھی ہندوستانی، سیاہ پیشانی، باپ تھا ترکستانی - لٹ سوں لٹ پٹ ہوکر یار نپٹ ہوکر، آشنائی و ہم شہری کا اظہار کیا، اس وقت بارے اپنی دستگیری کوں تھار کیا - جیب اکاکر بالیں بال، بولیا اس کنے سب احوال - بیت :

مہر عاجز پہ ہر کسے آتی
کہ خدا کوں بی عاجزی بھاتی

کہ یاں لگ آکو یوں پڑیا ہوں، کیا کروں تدبیر نہیں اڑیا

هوں - یو پل صراط کی بات هے، بہوت یاں آتا آت هے - ایتا کچهه مجه پر کهڑیا، ولے ایسا مشکل مجهے کیں نین پڑیا - ات کوں اس کی پریشانگی پر، اس کی حیرانگی پر، اس کی سرگرداںگی پر، مہر آئی، اسے گلے لائی، کہی اے بهائی - خدا هے کچهه غم نکوکر، خوش اچه خد اکوں نکو بسر، تقوا کم نکو کر - یو بول بول ات بهوت - لنبی بہوت بڑی، وهاں تے پیچاں کهاتے کهر پر چڑی - وهاں تے دو چار تار ست نظر کوں کهر پر لیائی، کہی اتاں میری خوشی کدهر جاتا ادهر جا بهائی - نظر ات کوں بهوت بهلی کر جانیا، بہوت اس کا اپکار مانیا - همت منگیا، رخصت منگیا - ات نے پیار سوں اپنے ات میں چٹ کاڑ کر تهوڑے دی بال، کیں تجهے کام کچهه مشکل پڑے تو یو بال آگ پر جال - میں حاضر هوں گی اس ٹوار، پیلاڑ کام کرنہار پروردگار - فرد

خدا کا کهیل کچهه سب تے جدا هے

جسے کوئی نیں مدد اس کوں خدا هے

ڈر نکو، اس وقت پر همت بسر نکو - ات سوں وداع هوکر، نظر وهاں تے شہر دیدار کے ادهر، چلنے سر کوں قدم کیا، خوش هوا هور غم کم کیا - بارے بیگیچ شہر دیدار میں، رخسار کے گلزار میں، عجائب نادر ٹهار میں آیا، آسودا هوا راحت پایا - انکهیاں نرگس زلف سنبل رخسار لالا قد پهول کی ڈالی دهن غنچه سو بال کالا بالا - جوڑا طاوس گلا قمری بچن میں طوطی کے توڑے، تل بهوڑا چال کبک ادهر عین شکر خورے - گلے میں چاروں طرف گوهراں، جانو میٹهے پانی کے لڑیاں - انگلیاں پهونکڑیاں هات کا پنجا کنول، جوبن سو امرت کے پهل ۔

جدھر دیکھتا ہے ادھر خوشی ہور انند، جدھر دیکھتا ہے ادھر ناز ہور چھند ۔ بیت :

نظر اپنی مراد کوں انپڑیا
تھا یو بیداد داد کوں انپڑیا

یکایک وھاں کتیک حبشی بچے نظر کے نظر پڑے، بچے کچے نظر کے نظر پڑے ۔ جتنے اتنے بھوت سہانے، جانو تل کے دانے ۔ باتاں بولتے اتنیچ سن میں، چالے ایسے جیسے جن میں ۔ اتنے، ولے سب فتنے ۔ ھر ایک تیز تند، جانو شراب کا بند ۔ چنگیاں تے گرم، ھم دل جالیں ھم چرم ۔ صورت اس تل کا، جانو قطرا زھر ھلاھل کا ۔ بیت :

تل نہیں ھیں حسن کے دیدے ھیں
جیو لینے کوں بھوت سیدے ھیں

نظر پوچھیا کہ تمہیں کون ھیں کیا نام دھرتے ھیں، کیا کام کرتے ھیں ۔ انو بولے کہ حسن نار، عالم کے دلاں کا ادھار، دل ربا شوخ چشم دل شکار، حبش ھور زنگبارتے، بھوت پیارتے، منگاے تھے سو ایک تل دھرتی ھے، تل اپنے پر بھوت دل دھرتی ھے ۔ وو تل آفت ھے بلا ھے، عاشقاں کے دلاں میں اس کا غلبلا ھے ۔ ساحر ٹونے وو ایک، جیو کا چھوٹتے مار دل کا چور پایک ۔ عاشقاں پر کرتا ظلم، سب عاشقاں ھوتے یہاں حیراں ھور گم ۔ جس عاشق کو اُنے ماریا وو عاشق نکیں داد منگیا نکیں پکاریا ۔ بھوت چھبیلا بڑا ھٹیلا ۔ ھمیں سب اس کی غلاماں ھیں، عاشقاں کے دلاں کے داماں ھیں ۔ اس باغ کی نگھبانی کرتے ھیں، چمنے چمن پانی دیتے پھرتے ھیں ۔ جھاڑ پات پھل یہاں کا ھے ھمارے حوالے، یو پھل جھاڑاں سب پانی دے دے ھمیں پالے ۔ بیت :

دو آشنا یو بچھڑ کر ھوے سو بےگانے
یکس سوں ایک مل یکس کوں ایک نیں جانے

ولے نظر کوں ایک بھائی تھا بھوت خوش فام، غمزا اُس کا نام - نہں پن تیچ جدا پڑیا تھا، ایسا کچھہ قصا کھڑیا تھا. آخر حسن کی خدمت اسے روزی ھوی، فیروزی ھوی -

بیت جکوئی کام کوں چاھتا ھے کام پر اچھتا
ولے وو کام ھوے لگ بھی بھوت ڈر اچھتا

القصہ قضا را یوں ھوا جس وقت کہ نظر رخسار کے گلزار کا نظارا کرتا تھا، دل پارا پارا کرتا تھا، خدا کیا کرے گا کر استخارا کرتا تھا - غمزا نرگس زار میں اس عشقیاں کے گلزار میں مست پھرتا تھا، ولے شعور دھرتا تھا، سب تھار نظر کرتا تھا - نظر کوں نظر سوں دیکھا غمزا نیں پچھانیا، کوئی بیگانہ ھے کر جانیا - ھر بڑا اٹھیا، اپنا لھو آپی گھٹیا - ھور لھوا اس پر اچایا، کہ تو کون ھے کیوں اس باغ میں آیا - غمزا مست، غصے سوں ھمدست، نظر کوں مارنے خاطر نظر کی انکھیاں باندیا، تن پر کے کپڑے اتاریا، منگتا تھا کہ مارے ولے نیں ماریا، کچھہ دل میں بچاریا- نہں پن میں نظر ھور غمزے کی ماں نے کچھہ فکر کی تھی، دونوں کوں دو لعل دی تھی، بازو کوں باندنے، مھر محبت سوں فاندنے- دنیا کوں کیا پتیانا ھے؛ کہ ایک وقت ھے زمانا ھے- کچھہ ھوئے تو ایکس کوں ایک پچھانے، ایکس کوں ایک جانے - غمزے نے نظر کے بازو کا وو لعل پچھانیا، جانیا کہ یو تو اپنا بھائی ھے، اپس میں ھور اس

میں کیا جدائی ہے۔ بہوت رویا گلے لایا ، بہوت عذر خواہی کیا - بیت :

جکوئی بچھڑے پچھیں نہینچ ملنے پاتا ہے
خدا ملانے کوں منگتا تو یوں ملاتا ہے

بولیا یو قصا کسے تھا فام' خدا کے ایسے ہیں کام۔ بہوت عزت سوں بہوت حرمت سوں۔ غمزے نے نظر کوں اپنے گھر لیکر گیا دلاسا دیا ، جوں تواضع کرنا تھا تیوں تواضع کیا - القصہ حسن نارنے گلعذار نے انکھیاں کے سنگارنے دل کے ادھارنے سنی کہ غمزے کا بھائی جو نھن پن تے بچھڑیا تھا سو ملیا' غمزے کے دل کا غنچہ جوں پھول کھلیا— بیت :

جکوئی طالب ہے اس کوں طلب انپڑتا ہے
طلب میں ثابت ہوتا ہے تو سب انپڑتا ہے

حسن نار چتر چوسار ، صاحب صورت صاحب دیدار' دسرے دیس غمزے کوں بلائی' کہی میں سنی ہوں کہ بہوت دیساں بچھڑیا تھا سو ملیا ہے تیرا بھائی۔ کیا نام دھرتا ہے' کیا کام کرتا ہے۔ غمزا بو لیا کہ میرے بھائی کا ناوں نظر' عجب مرد ہے با خبر - بولی کہ کیا ہنر جانتا ہے' بولیا کہ لعل مانک ہیرے رتن خوب پچھانتا ہے۔ بیت:

خوبی اچھتی ہے خوب کے سنگات
خوب ادمی کتے ہیں خوبیچہ بات

حسن ناوں دل پرور دلدار' جیو کے اُدھار پاس بڑے مول کا' بہوت تول کا ، عجب ایک جوہر تھا ، کہ کسی بادشاہ کے خزانے میں ویسا جوہر نہ تھا — کہ جو پڑتا اس جوہر کا جھلک ،

روشن ہوتے ساتوں فلک۔ بولی کہ مرے دل میں بہوت دیسیاں سے یو تھا، خبر ایتی تھی جا بجا، کہ کوئی مرد خاص پیدا ہوے جوہر شناس پیدا ہوے، کہ جوہر کوں جانے، جوہر کی قدر کو پچھانے - بیت:

آدمی کوں آدمی کی طلب گرآئے
آدمی جیسا منگے وو ویسا پائے

بارے الحمداللہ ایسا جوہر شناس آدمی آیا، خدانے اسے یہاں لایا - یو بات ہوے پچھیں غمزے نے نظر کوں دسرے دیس حسن کے حضور لایا، نظر آیا، نظر کا رویش حسن کوں بہوت بھایا - نظر کی نظر حسن پر پڑی، حسن کی نظر نظر پر کھڑی - سلام علیک علیک السلام، جیوں دنیا کا رویش تھا تیوں چلیا دنیا کا کام - بیت:

چتر تھا گیا بیگ مجلس کوں فام
ریجھا کر لینا دل چتر کا ہے کام

حسن دھن، من موھن، جگ جیوں، حسن علم کی جوں جوں بوجھی بات، نظر تیوں ایک ایک بات کوں کہا سو سو دبات، چھبیلی نار، رنگیای سحر کار، وو بات سن ہوی شہ مات - حسن دھن خوش طبع خوش فام، جیو ہور دل کا آرام - بات تے دکھیا کا دکھ جاوے، موں دیکھتے دل میں خوشی آوے - خزانے دار کوں بلائے فرمائے کہ وو سنگ خوشرنگ تراشی صورت ہے، من مورت ہے جا، بیگ لے کر آ - خزانے دار بی بگیچ دھایا، جو صورت حسن دھن من موھن منگی سو لکر آیا دکھلایا۔ نظر کی جو اس صورت پر نظر پڑی

حیران ہوا عقل گر پڑی - بیت۔

یو گوھر دیکھہ کر گوھر پچھانیا
جو اس گوھر میں جوھر تھا سو جانیا

کہیا من ھرن مورت، یو آشنائی کی صورت، مجھے بہوت بھائی ولے یو صورت یہاں کیوں آئی - یو پاک صورت، اوتار مورت، مغرب ھور شام کے پادشاہ کی ھے، عالم تمام کے بادشاہ کی ھے، یو اس کی صورت ھے جس کی صاحبی سب پر چلے، یو اُس کی صورت ھے جس کے حکم تے زمین آسمان ھلے - صورت بہوت عاقل، اس صورت کے صاحب کا ناؤں دل - بیت :

صفت دل کی کیا لی حسن کے پاس
لگایا دل کی آخر حسن کوں آس

نظر جاگا جاگا کے پردے کھولیا، چھپیاں چھپیاں باتاں بولیا- حسن یو سواد بھریاں باتاں سن، یو کوریاں باتاں سن، کچھہ فکر دل پر ایائی دل پگھلائی- عاشق ھوئی، دل پر تے اُڑ گئی دوئی بیت :

حسن پر دل بھلیا دل حسن اوپر
پڑیا اب کام مشکل حسن اوپر

دل پر عشق چھایا، ناز نیاز پر آیا- حسن کوں دل کا لگیا دھیان، دل حسن کا ھوا پران - حسن کا ذکر ھوا دل، حسن پر وقت کام ھوا مشکل -

غزل گفتن حسن از فراق دل :

غزل

سہیلی یار بچھڑیا ہے مجھے وو یار یاد آتا
بسر نیں سکتی یک تل میانے وو سوبار یاد آتا

جہاں میں دیکھتی ہوں وہاں مجھے اس کانچ موں دستا
وہی بستا ہے دل میں وو چہ تہارے تہار یاد آتا

مرے یو دیدے نادیدے کدھیں تک دیکھیں گے دیدار
مجھے دیدار دے آتک مجھے دیدار یاد آتا

مری انکھیاں میں پھرتا ہے ترے مکھہ کا خیال آکر
تیرے رنگ روپ پر بھولے ترا رخسار یاد آتا

کھڑے قد کی بلائیونگی نظر بھر دیکھونگی جس دیس
تیرے نیناں تیرے سیناں تیرا گفتار یاد آتا

ستی ہوں سدہ میں اپنی کہاں گی بدہ رہے مجھہ میں
نمجھہ خوشبوئی خوش لگتی نمجھہ سنگار یاد آتا

تیرے دیدار کا میں دھیان دل میانے پکڑ رہی ہوں
نمجکوں پھول خوش لگتا نمجھہ گلزار یاد آتا

کھانا نیں بھاتا، پانی نیں بھاتا، دل کی خاطر حسن کا جیو جاتا — بیت،

حسن پر اندھارا ہوا سب جہاں
حسن پر پڑیا ٹوٹ کر آسماں

عشق کے پھاندے سنپڑی، باتاں چہ سن اس دال کوں انپڑی - گھاں جو اسے تھا سخت، پانوں سوں پڑنے کا آیا وقت - عشق عاجز عشق توانا، عشق دانا عشق دیوانا - عشق اپنے رنگ میں آپی کھلتا، عشق اپس پر آپی بھلتا - عشق کے

چالے کوں سنبھالے - عشق چندر عشق بھان عشق دین عشق ایمان - عشق حاکم عشق سلطان ' عشق تے روشن زمین عشق تے روشن آسمان ' عشق تے روشن ہردو جہان - عشق تے عاشق مغرور ' عشق تے معشوق نے پکڑی ظہور - عشق روشن سب میں بھر پور ' عشق اُجالا عشق نور - عاشق ہور معشوق کے من کا مایا سو عشق ' اس دونوں کوں دھندلایا سوں عشق- ہلاک ہوکر غم سوں ' یکسکوں ایک بھلاتے ہم سوں - کیا پرس کیا نار ' عشق میانے میان آیا پچھین کہاں کا قرار - عشق لگے بغیر دل لگتا نیں ' عشق کا لذت ایسا ہے جو ہرگز دل بھکتا نیں - عشق میں جتنا دکھہ ' عاشق کوں اتنا سکھہ- جاں دو جیو ہوتے ہیں راضي ' واں دل کی کھلتی ہے بازی - جیو کے دریا میں پیار کا طوفان ماریا ' کتنے دل جیتا کتنے دل ہاریا - عاشق اپنے کوں سنوارتا کہ تا معشوق دیکھے معشوق کوں خوش آوے ' معشوق کوں بھاوے - معشوق اپس کوں سنوارتی کہ تا عاشق کوں رجھاوے ' عاشق کا دل بہلاوے ' عاشق کوں اپنے پھندے میں بھاوے - معشوق ناؤں ہے ' ولے معشوق میں بی تمام عاشق کي صفت ہے - عاشق ناؤں ہے ولے عاشق میں بی تمام معشوق کی گت ہے - عاشق معشوق دو نام ' ولے دونوں کا ایک کام - سب کوں ایک وضا سوں گھڑے ' ولے نانوں جدا پڑے - عشق ایکیچہ ہے جو دونوں جاگا جلوا دیا ہے ' کیں ناز کی صورت پکڑیا کیں اپس کوں نیاز کیا ہے - ایک عشق ہے جو دونوں کوں بے آرام کیا ہے ' ایک عشق ہے جو دونوں کوں بدنام کیا ہے- ایک عشق جو اتنے کام کیا ہے '

دونوں بی عشق پر عاشق ھیں یوں کون نام کیا ھے -
عاشق روتا معشوق بی روتی ' عشق کی بات گھر گھر ھوتی -
معشوق اپنی مشتاقی دل میں چھپاتی ' عاشق کی بے تابی
ظاھر ھو آتی - عاشق اوتاولا بہوت گرم ' معشوق کوں حایل
ھوتی شرم - اپسکوں اپیچھ بہاتا ' اپسکوں اپیچھ لگ جاتا -
فارسی میں کیتا ھے کہ بیت :

عشق است بسکہ در دو جہاں جلوہ میکند
گہ از لباس شاہ گہ از کسوت گدا

عشق کدھیں صاحب کدھیں غلام ' ایک شخص کے یو دو
نام - عاجزی اور استغنائی ' یو ایک صفت ھے عشق کی
جو دو صفت ھو آئی ' اگر توں بی عاشق ھے تو یاں
سمجھ رے بھائی - بارے حسن دھن جیو کا جیوں عجائب
رتن گلرو غنچہ دھن ' نظر کوں خلوت کر گھر میں بلائی '
نزدیک بسلائی - عشق سوں سینا جالے ' انکھیاں میں تے انجوں
ڈھالے - سبحان اللہ یو عشق ھے اگر یکسکے دل کوں زیر
و زبر کرے گا ' پانی کوں خون جگر کرے گا ' تو آخر دسرے
کے دل میں بی گھر کرے گا ' آگ ھے جالے گا اثر کرے گا '
مستی بخشے گا بے خبر کرے گا - بیت :

عشق تے عاشقاں مراداں پاے
عشق آخر مراد کوں اپڑاے

رموز راز ھوے گا ' ناز نیاز ھوے گا - بھولے بغیر بھلایا
نہ جائے ' ڈھونڈے بغیر پایا نہ جائے - بات ایکیچ کتا کتا -
جکچھہ ھے سو ثابت پنا - بیت :

ادھرتے ناز توں کرتا ادھر وو کرتے ناز
دو ناز خوب نہیں دونوں بھی ہوینگے واز

معشوق نے ناز کرے تو عاشق نے نیاز جوڑنا، عاشق
بی ناز کر کر معشوق کا دل توڑنا - دو نازاں بلا ہے، دو
نازاں میں بڑا غلبلا ہے - سارا بھانڈا نکو پھوڑ، جاں دو
نازاں واں توڑا توڑ - معشوق کا نامنگنا بی ایک پیار ہے،
دل توڑیا تو نامنگنا بی کیا درکار ہے - جو لگن نامنگنا ہے
میانے میاں تو لگن اس میں منگنا بی ہے تحقیق جان معشوق
نیں منگتا تو بیگی نکو کر دل نکو توڑ، جتنا وو توڑے گا
اتناں توں جوڑ - عشق اور زور لگیا سو چھٹتا کیوں، تو نیں
توڑتا سو ٹٹتا کیوں - معشوق کا نیں منگنا عین ناز ہے، اس
تھار عاشق کا کام نیاز ہے، اس کے نیں منگنے تے تو اپتا کی
واز ہے - عاشق ہے تو معشوق کا ناز سوس، توں نیں سو سیا
یونہیں سمجھیا تو ہزار افسوس - کہ آخر استغنائی عاجزی
کا پینے گی لباس، نا اُمیدی، امید تے ہوے گی خاص -
معشوق کا ناز دھات دھات ہے، اگر کوئی عاشق سمجھے گا
تو یاں بات ہے - القصا حسن دھن سوھن جگ جیون دل کھولی،
دل پر جو عاشق ہوئی تھی سو نظر کئے سب اپنا احوال
بولی - سمجھائی کہ اے بھائی جیوں توں دل کی صفت
کر مجھے دل پر عاشق کیا ہے، تیونچہ اتاں اس کے ملنے کی
بی فکر کر خدا تجھے فرصت دیا ہے - مجھے دل پر عاشق
کرنے تجھے آتا، دل کوں مجھ پر عاشق کیا تو تیرا کیا
جاتا - بیت :

جو دل کا یار اچھے کوئی تو کہوں میں بات اسے دل کی
که آسانی کچھه اندیشے کرم کر میرے مشکل کی

جکوئی چتر هے جکوئی جان هے سو تجے پہچانتا هے، توں یوں کیا سو ووں ہی کرنے جانتا ہے- تونچه هے مجهے دل کو ملانے کا ضمان، تونچه هے میرے هور دل کے میانے میاں- اتنا کیا سو تونچه هے، یو کام سب تجهه سوونچه هے- محبوب خوب نیں کہیں ایسے دنیا میں، سوریچ چاند دونو مل اس تارے کوں جنے- نظر بولیا اے حسن دهن، جگ جیون من هرن، من موهن، محبوبی کی روشنائی، نازاں کی صفائی جیواں کی پیاری، دلاں کوں آرام دین هاری- دیدے مشتاق تیرے دیدار کے، عاشقاں امید وار تیرے پیار کے- یو هور کچهه نیں دل هے، دل هات لینا بہوت مشکل هے- دل بادشاہ دل آپ بهاتا، دل سوں دل ملے بغیر دل هات نیں آتا- بیت

کرے کوئی دل کو کیوں اپنا سینے میں چھپکے یو دل هے
تجهے آسان دستا هے مجهے یو بہوت مشکل هے

دل تو ملے جو دل کوں دل ملا جانے، جکوئی دل سوں دل ملاوے دل کوں پچھانے- اول تے دل کسی سوں جوڑنکو، وو توڑے گا تو توڑنکو- عشق کرتے سو دیوانے هچ هوڑ، دل اگا توڑتے سو سخت دل بجر کوڑ- عشق میں معشوق کے جفا نے کچوانا ناں، دل پر اپنے دریغ لیانا ناں- عشق کا وضاچ یوں هے، قضاچ یوں هے- یاں اپس کوں بے دل فا کرنا، کام اپس پر مشکل ناکرنا- عشق ایسیچ چالیاں تے پایا رواج، عاشق کوں مو سے سو سے بغیر کیا علاج، هر جفا کوں

فراغت ھے، ھر رنج کوں راحت ھے، کیا واسطہ کہ یو عشق ھے عاشق کا یو حال کرتا ھے، تو کیا معشوق تے گذرتا ھے۔ معشوق میں عشق نیں سنپڑتا، معشوق کوں عشق دیوانے نیں کرتا۔ معشوق ڈاواں ڈول نیں ھوتے، معشوق گھانگرا گھول نیں ھوتے۔ معشوق بی عشق کا سواد لیتے ھیں، معشوق بی عاشق خاطر جیو دیتے ھیں۔ معشوق بی زار زار روتے ھیں آہ بھرتے ھیں، معشوق بی عاشق خاطر لئی کچھہ کرتے ھیں۔ اتنی طاقت کاں ھے اس میں جو بچھڑ رہ سکے، بچھڑے کا دکھہ سہ سکے۔ معشوق کا دل بے دل ھوکر کاں جاتا، عشق آپیچ لت پکڑ زوراں سوں کھینچ لیاتا۔ عاشق کے عشق کوں پاکر، معشوق پاواں پڑ پڑتے آکر۔ معشوق بے پروا صاحب ذات، عاشق کا جو عشق پورا دیکھتے تو وو عاجز ھو کرتے بات۔ اگر وو اپنی بے پروائی پر آوے، تو عاشق کا گھر میں جیو جاوے۔ توں عاشق تجھہ میں کتنا نیاز اچھنا، کیتا امتیاز اچھنا۔ توں تو یوں آنا پیش، جوں بادشاہ انگے درویش، جوں صاحب انگے غلام، ھزار ھزار تسلیم ھزار ھزار سلام۔ اس کا حسن تیرے دل کا اجالا، اس کا عشق تیرے پینے کا پیالا۔ معشوق کا جفا سوسنے عاشق کوں عار نیں، عاشق کوں معشوق بغیر آرام کی تھار نیں۔ عاشق کوں معشوق بغیر سر ناچ نیں، عاشق معشوق کی بے رضائی کرناچ نیں۔ عاشق اپس کوں کیا خاطر میانے لاوے، وھی خوب جو معشوق کوں بھاوے۔ عاشق جو ثابت ھوا اپنے تھار، معشوق آپیچ آتی ھے بے اختیار۔ معشوق جکچھہ کرے تو عاشق کے چاڑ

تجھے معشوق کی کیا پڑی تو عاشق ہے اپنی نباڑ - بیت

معشوق بے نیاز اہے بادشاہ پری

معشوق سوں نکو کرو ہر گز برابری

معشوق بے نیاز صاحب ہے و و جکچھہ کرے گا سو اُسے سہاتا ' توں عاشق خریدی بندا تجھے دل توڑ لینا کیا کام آتا - دل دل توڑتا تو کیا دل توڑا جاتا ہے ' دل توڑیا ہوں کر چپ موں میں تے بول آتا ہے - یو عشق ہے اس تے جیو کیا بھکے گا ' جتنا توڑنے جاےگا اتنا لگے گا -اگر عاشق میں ہے عشق کے نشانے تو عاشق پر معشوق آپی ہوتے دیوانے - یو سن ' ایک عشق اس میں ایتے گن - بارے اے من موہن تو جو کتی ہے کہ میں دل پر عاشق ہوی ہوں مجے دل سوں ملا ' میرا دل غنچہ ہوا ہے پھول کر - دل بہوت ہے بڑا ' دل پر کون رہ سکتا کھڑا ' کہ کہیں ہیں قلوب المؤمنین عرش اللہ تعالیٰ ' دل بہوت آلا یعنے خدا کا عرش مسلماناں کا دل' جکوئی دل کو انپڑیا وو خدا واصل - بعضے کتے ہیں کہ حضرت کوں بی معراج دلیچ پر ہوا تھا' یو راج کاج دلیچ پر ہوا تھا - دیدار کوں دلیچ میں دیکھے' پروردگار کوں دلیچ میں دیکھے - جوباتاں خدا کوں بھاتیاں تھیاں ' سو باتاں دلیچ میں تی آتیاں تھیاں - بعضے کتے جو روح جسم سوں آسمان پر جاتا اس جسم کوں روح سو مفارقت لازم نیں آتا - جو جسم روح ہوکر آسمان پر چڑے ' اس جسم کوں شکست ترکیب نیں وو کیوں خاک میں پڑے - حضرت جو دل پر آنے سکے ' جو خطرا دل میں تی آتا تھا اس خطرے کا ناوں جبریل رکھے بعضے کتے کہ یوں نیں بزرگاں

کتے تھے ، کہ حضرت روح سوں آسماں پر گئے تھے انو نے تحقیق یوں کئے ہیں ، ہمنا خبر یوں دئے ہیں ۔ شرع کے لوگاں کتے کہ نا یوں نیں حضرت اسی جسم سوں آسمان پر گئے تھے ، اسی قسم سوں آسمان پر گئے تھے ۔ جو جبرئیل خدا کے پاس تے خبر لیا تا تھا ، تو آدمی کی صورت ہوکر آتا تھا ۔ جاں اسرار ، جاں راز کی بات اس تے پیشتر حضرت جانے ہور پرور دگار ۔ یو بات عقل کی حد آنگے ہے ، نقل کی حد تے آنگے ہے ۔ جتنا ہے اس ہر دو جہاں کی منزل میں ، اتنا ہے سب دل میں ۔ وہی ہوا عاشق ہور وہی بھلیا ، جس پر پردا کھلیا ۔ دل میں جانے ہور دل کو پانے کی بات جدا ہے ، دل میں خدا ہے ۔ یہی دیدے یہاں دیکھتے سو دیدے دل میں جاویں ، تو دل کا دیدار پاویں ، دیدار ہور دل ، دونو ایک ہویں مل ، دل دیدا دیدا دل ۔ یوہی من عرف نفسہ فقد عرف ربہ ، کا مقام ہے ، اپس کوں دیکھنا اپس کوں سمجنا عارف ہور عاشق کا کام ہے ۔ یو اپنا پیکھنا ہے ، یہاں اپس کوں اپے دیکھنا ہے ۔ یو حضور کا جلوہ ہے ، یو اپنے حسن کے غرور کا جلوہ ہے ۔ جکوئی یہاں آتا ہے وو کچھہ خدا کوں پاتا ہے ۔ یکس کوں کنے پوچھیا کہ توں خداکوں کیوں جانیا ، کہا دیکھیا ولے نیں پچھانیا دیدا ہوے تو دل میں جانا ، جیو ہو تیو پیو کو پانا ۔ جیو کو پانا دل کوں دیکھنا عجب تماشا ہے ، سرتے پاوں لگ سب تماشا ہے ۔ باپ کے صلب میں تے جو قطرے ماں کی رحم میں آیا تھا ، ہور جیو اس میں سمایا تھا ، ہور ابی اسمیانچ ہے ، ولے یہاں سمجنے میں پیچ ہے ۔ وہی قطرا جو وجود پکڑ کر بھار نکلیا ، وہی قطرا یو عمارت اپس

پر سنوار نکلیا - وهی قطرا هے جو ریجهتا رجهاتا، وهی قطرا هے جو بهلتا بهلاتا - وو قطرا جیو کا وجود، جس جیو میں معبود - وو قطرا جیوں انکهیاں تاڑا، یہاں دم مارنے کسے ادا زا - عارف کی شناس وونچه هے، اجهوں اس قطرے کی باس وونچه هے - ایک قطرا ولے هزار دریا اس میں، خدانے قدرت عجائب کریا کچهه اس میں - اس قطرے کا کون پا یا مایا، آسمان زمین اس قطرے میں سما یا - خوبی دیکهه، انکهیاں هور دل کا ستر ایک - جو کچهه کرتیاں سوں انکهیاں هور دل، اسے سمجنے عاشق هونا یا بہوت عاقل، یو بات بہوت باریک بہوت مشکل - اس بات کے مانے، نعوذباللہ نادان کچه کا کچه جانے - دانا کوں فکر سر چڑے، نادان هنس پڑے - اتنے پر بی کیا چپ رهینگے، کیا جانے کیا کیا کهینگے - یو رمز نکات بولتا هوں، خدا کے راز کی بات بولتا هوں، یو عاشق هور عارف کے سنکات بولتا هوں - که عارف عاشق عاشق عارف هے بالذات، وو پا وے گا یو بات - اس قطرے میں جیو هور جیو تو مرنا نہیں، وو قطرا تا قیامت جیسا کا ویساچ هے اس قطرے کوں کوئی تحقیق کرتا نیں - کیتا کهوں اس بات کے مانے، اس تے انگے خدا جانے - غرض یو جیو هور سب دل میں هے، هزار هزار عالم هر ایک منزل میں هے - اے چتر سبحان، انساں کوں قهنا فکو جان، اگر خدا کوں پچهاننے منگتا هے تو انسان کوں پچهان - جنه کا جسم سو بنده هے، بنده میں جنه هے - جنے اپنے باپ کے بنده کوں دیکهیا، اونے اپنے جنه کوں دیکهیا - اپس میں جائے گا تو اپس کوں دیکے گا، اپنی ماہیت معلوم هوے گی

اپنے نفس کوں دیکھے گا۔ یو تن جانہارا ہے اُسے اتا لیچھ تی
کر جدا، جیو سوں توں جاناں سو خدا - ایتی جو یو خدائی
ہے، انسان کوں خدانے ایسا بڑا پیدا کیا ہے کہ یو خدائی
سب اس میں سمائی ہے - ادھر اودھر دیکھ کر کیا ہوتا
عجب، اپس میں دیکھ کہ تجھ منیچھ ہے سب - یوں دیکھے
تو سب تھار خدا ہے، ہر یک تھار یک لذت جدا ہے۔ اگر
کوئی سمجنہار ہے، تو جاں خدا نیں وو کون تھار ہے۔
اگر خدا آفتاب ہو آیا تو ہمنا کیا حظ، اگر چاند ہوکر
دیکھلایا تو ہمنا کیا حظ - آدم کی صورت میں اگر کوئی
خدا کوں پاوے تو سواہ ہے، آدم میں جکچھ ہے سو دیکھیا
جاوے تو سواہ ہے - یہاں خوب اندیش دیکھ اگر تجے
ہے نظر تجھے ہے نگاہ، کہ خدا اپے بولیا ہے کہ اینما تولو
فثم وجہ اللہ - ایک راز کی بات کتا ہوں سن کہ وو بات
جداچ ہے، اس آیت کے معنے یوں ہے جدھر توں دیکھتا
ہے اودھر خداچ ہے - اگر تجھ میں کچھ شناس ہے اگر تجھ
میں ہے کچھ دید، تو مصحف میں یوں بھی آیا ہے کہ
نحن اقرب الیہ من حبل الورید ـ خدا شہرگ تے نزدیک تر ہے،
ولے کیا فایدہ کہ آدمی بے خبر ہے - آدمی جس کام سوں
جیو لاتا ہے، خدا نا امید نیں کرتا کچھ بی پا تا ہے۔
بے خبری دور کر خبردار اچھ، دنیا دو دیس کی ہے ہشیار
اچھ - اُنے ہمنا اس خاطر پیدا کیا ہے کہ اُسے سمجیں اُسے یاد
کریں اس کے ہوویں، نکہ غفلت سوں جیویں غفلت سوں
کہا ویں غفلت سوں پیویں جنم اپنا غفلت سوں کھوویں -

جکوئی اُسے سوجھیا ہور اس کی یاد میں رہیا وو انسان،
جکوئی یو دو کام نیں کیا وو حیوان - حیوان بی کھا تا
پیتا ہے، حیوان بی جیتا ہے۔ اگر لہو لعب سوں جئے ، پس
ہزار حیف ہے کچھ نیں کئے - خالی ہات آنا خالی ہات جانا،
واں خدا ہور رسول کوں کیا موں دکھلا تا - بحسب ظاہری
پانچ وقت کا نماز کرنے کا جوں شرط ہے، تیوں نماز کے
پچھے بی ہزار جنس کی عبادت ہے - وون عبادت کئے تو
خدا کا دیدار رسول کی شفاعت ہے، لاکھ لاکھ عنایت ہے - نماز
کوں کھڑے رہے تو دل کوں پاک کر کھڑے رہنا دل پر ہور
کچھہ نا لیانا ، جولگن نماز کرتے ہیں تو لگن خداچ یاد آنا -
اگر یو بعید کوئی پایا ہے، تو لا صلوۃ الا بحضور القلب "
بی آیا ہے- نماز میں جکچھ پڑنا ہے سوں جانو خدا سو باتاں کرنا
ہے، یو ادب کی جا گا ہے یہاں زیادتی کا ماں سب بسرنا ہے-
نماز یوں کرنا ، کہ نماز کرتے وقت یو دنیا اس کے وہم میں
ناگزرنا - الحمدالله ہور قل ہو الله جکچھہ پڑے سو اس کا
معنا سمجکر پڑھے تو بہوت حاصل ہوتا ہے، دل ادھر اودھر
نیں جاتا اس کے معنیچ میں اچھتا ہے دل خدا سوں واصل ہوتا
ہے- اس وقت یوں جاننا کہ وحدہ لاشریک لہ خدا ایک ہے،
حاضر ہے، دیکھتا ہے، میں اس کی عبادت کرنے آیا ہوں،
بندا ہوں عاجز ہوں اس کی درگاہ اپنی عاجزی لیا یا ہوں- کہ وو
دل کا مالک ہے دل تے خبردار ہے، بےعیب پاک پروردگار ہے - جتنا
سکنا، اتنا دل کوں اس باتاں میں رکھنا اوس چیز پر جو مقصود
کا خطرا دل پر آنا بے اختیار ، آخر اس خطرے کا علاج ہونا

ہے آسی تہار - تو اس تہار خاطر خوب خوب اچھتا کہ سب مقصوداں پر آویں، بلکہ اپس تے دسرے کچھہ مقصوداں پا ویں - اگر اس وقت تجھے دنیا کوں بسر نے کیں دماسے تیار، تو یاد کر گور کا عذاب قیامت کا پوچھہ بچار- اِدھر اُدھر نکو جا، دوزخ هور بہشت تو بی خاطر میں لیا - ماں یا باپ مرتے وقت دیکیا اچھے گا وو وقت تو بی یاد کر، کہ اس وقت یو دنیا کیوں دستی تھی هور کیا گزرتا تھا تیرے اوپر - شاید یوں تو بی نماز کے وقت دنیا تک فراموش هوے، بے هوشی تیری جاے صاحب هوش هووے - جنے خدا کوں تحقیق جانیا، هور رسول کوں بر حق مانیا، نماز کرنا اس کا کام هے، نیں تو بہیٹں پر سر رکھنا هور آیت پڑنا یو یک رسم عام هے - یعنے نماز کرتا هے نیں نماز کرتا هے، خدا کوں واز کرتا هے - اگر اوس دو باتاں پو کوئی استقامت پکڑیا هے تو نماز میں اس کا خاطر قرار اچھے گا، نیں تو دل تمام خطرا خطرا هوکر سو تہار اچھے گا - جکچھہ هے سو خدا ایک هے کر جاننانچہ هے، رسول کوں رسول برحق هے کر ماننانچہ هے - نا رسول کوں سمجھے نا خدا کوں پچھانے یو کیسی مسلمانی هے کون جانے - یک گھڑی دنیا کا دھندا چھوڑ خدا کی عبادت میں رهیا نیں جاتا، وو کیسے جو تمام عمر چھوڑے هیں اجنوں بی چھوڑناچ دل پر آتا - جکوئی صاحب هے دیتا دلاتا هے اس سوں دل جوڑتا، اُسے هرگز نا چھوڑتا جس تے سب کچھہ پاتا، اس کی عبادت میں هور خطرے کوں کیوں میانے میں لیاتا - جکوئی صاحب دل هیں انو کے

دل اس گل میں نا بھا-یں، انو کے دلاں پر ایسے خطرے ہرگز
نا آسیں۔ خدا بغیر دل میں تے سب کاڑے، پچھیں خطرے
کیوں آتے آڑے۔ اگر اس کے دل پر کچھہ باقی اچھے گا تو ہور
خطرا آوے گا، اس کے مشغولیت میں خلل بھاوے گا۔ انسان
نے اتنا تو حاصل کرنا ہے کہ بارے نماز کئے لگن اُسے خدا بن
کچھہ یاد نا آوے، اس دنیا میں آے کوں کچھہ بی اپنا کام
کرنے پاوے۔ چپ ناچیز ہو ناجاوے کھانے پینیچ کا لگیا ہے،
مرنا بسر کے جینیچ کا لگیاہے۔ اگر پھتر پر توں سر پھوڑے
گا، تو بی کوئی تجھے جیوتے ناچھوڑے گا۔ جیوتا ہے لگن
مرنے کا کام کر، کچھہ کرنے کا کام کر۔ جیونے تے کچھہ حاصل
کرنے منگتا ہے اگر، تو آخر مرنا ہے مرنے کوں نکو بسر، بلکہ
جیوتیچ مر۔ خداچ کا یاد خداچ کا ذکر، جکوئی جیوتیچ موا
اُسے مرنے کا کیا فکر۔ اس دنیا میں مر رھنا، اپنا کام کر رھنا۔
اپنا کام آپ سوں کیتا بچھارے، کیا حاجت ہے جو اُسے ہور کوئی
اُتارے۔ جکوئی جیونے خاطر پکارے گا، عزرائیل اُسے آکر مارے گا
بوڑے کوں کنے پکاریا نیں، موئے کوں کوئی • نیں
" موتوا قبل ان تموتو " حدیث بی یوں آئی ہے، اس جیو
نے کے معنے سمجھی ہے۔ کرنے کا سو نیں کرتے ہور نیں کرنے
کا سوں کرتے، بسرنے کا سوں کرتے ہور یاد رکھنے کا سو
بسر کرتے۔ یک ساعت توبی دل صاف رکھنا، دنیا کا کچات
دل تے دھونا، تقوے قرار رکھہ خاطر جمع کرنا گھابرے نا
ہونا۔ آینہ صاف اچھے گا تو خدا کے نور کا جھلک اوس میں
پڑے گا، دل روشن ہوے گا بہوت بلندی پر چڑے گا۔ خدا کے

حضور کھڑے رہ کر ایک جیو سوں اپنا دل کہونا ، جکچھ
اپنا مدعا اچھے گا سو نماز میں خدا سوں بولنا - نماز میں
خداچ سنگات اچھنا، خداچ سوں بات اچھنا۔ خدا سوں اختیاری
کرنا، خدا کوں اپنی بے کسی دکھلانا زاری کرنا- جو نماز کوں
جاے تو یہ جاننا کہ اپے خدا کے حضور جاتا ہوں، اُنے فرمایا
سو اوس کی فرمودگی بجالیا تا ہوں- خدا کوں حاضر ناظر کر
جاننا، آفرینندہ قادر کر جاننا - کہ اُنے پیدا کیا ہے، جیو دیا
ہے- اُسے سمجکر جنے اس کی عبادت کیا وو بہوت بڑا ایسے سمجکے
گنج میں تی جنے کچھ لیا وو بہوت بڑا - اول اس دنیا کے بوت
کی یک ذرا خاطر میں نا لیانا، پیچھیں عبادت کرنے خدا کے
حضور جانا، تو دیکھنا کہ دل کہاں جاتا ہے، ہور کیا صفا پاتا
ہے، دل پر کیا کیا خدا کا تجلیات آتا ہے ، اس پانچ وقت
ظاہری نماز کے خارج جو عبادت ہے سو شغل ہور ذکر، یو
بہوت دور اندیشی یو بڑی فکر، یو مرداں کا کام ہے، یو
صاحب درداں کا کام ہے- یو خدا کے خاصے عین خدا کے خلوت
میں محرم، بے یاد ہرگز خالی نیں انو کا آتا جاتا دم -اپے ہور
اپنا خدا ، باقی دل تے سب گئے جدا - انو کا ہمراز انو کا
محرم اللہ ، چڑتا دم لا الہ اُترتا دم الا اللہ - جو لا الہ الا اللہ
کا سمج دل میں ثبوت پایا، خاطر میں بی خوب آیا، خدا
نے یاں کچھ سمجایا - پچھیں چڑتا دم اُترتا دم بی اللہ اللہ
کہتا آتا ہے، بندا خدا سوں یار ہوتا ہے بندا خدا کوں بہاتا ہے-
جیوں شراب کی مستی چڑتی ، تیو محبت کی مستی چڑتی،
بندے ہور خدا میں یاری بڑتی بڑتی - عاشقیت ہور معشوقیت

آکر کھڑے رھتی' ناز ھور نیاز کیاں باتاں کتی- محبت زور ھوتا' کام کچھہ ھور ھوتا- جکوئی اس تھار محبت کا بیچ بوتا ھے' رھتے رھتے بھنگے ھور اس کیڑے کا قصا ھوتا ھے- منصور یہانچہ آکر بولیا مطلق' کہ میں ھوں مینچ ھوں اناالحق اناالحق- یو بندے ھور خدا کا وصال ھے' یو عشق کی کمالیت کا وصال ھے- عشق ایسا ھے کہ عشق تے ایسے کاماں بھوت ھو آتے' بعضے عاشقاں دکھلاتے' بعضے عاشقاں چھپاتے- بعضے کتے دکھلانے میں سواد ھے بعضے کتے چھپانے میں' ھر یک کوں یک قسم کا وقت تھا ھریک زمانے میں- بعضے عاشقاں یا عارفاں عشق یاعرفان کے زور سوں خدا کھواے' بھوت خوب تھے عاشق تھے عارت تھے سہاے' یونچہ ھے تو کھوایا جاے- اما اناالله یعنے مینچ خدا ھوں یوبی وصال تو ھوے' یوبی کمال تو ھوے یوبی حال تو ھوے- ولے میں ھور خدا یو دو ھوے اس نہایت یگانگی سوں یوبی دوئی کا مقام ھے' دوئی توواں لازم نیں آتی جاں عشق تمام ھے' دوئی دور کرنا یوتو عشق کا عین کام ھے' انا الله کا معنا عشق کتا سو عاشق کوں نام ھے- جو عشق انا کھنے پر آتا' تو عاشق پورا مقصود پاتا- سب آپیچ ھوتا' انا الله میں کا دوئی پنا دور ھو جاتا- یہاں اپنا اپیچ یار ھے' وحدہ لاشریک لہ کی تھار ھے- یہاں اپنا عشق اپس سوں دھرتا' یہاں اپنی پرستش آپے کرتا- یہاں نور علی نور ھے' یہاں آپیچ سب جاگا بھر پور ھے - حضرجوت خدا سوں ملنے گئے تھے معراج کی رات' تو پردے میں تی یوں آئی بات' کہ صبور کرو خدا نماز کرتا ھے' یعنے اپنا شغل پس سوں دھرتا ھے- وو نماز کتےسو یو نماز ھے اگرکوئی پچھانے

گا' جکوئی محرم راز ہے سو جانے گا - جو تحقیق ہوا اپیں آپ'
نہ اُسے ماں نہ اُسے باپ- احد ہوا لم یلد ہوا ولم یولد ہو اُ حد
تے گزریا بے حد ہوا - جو کوئی اپنا عشق اپس سوں دھرتا '
وو دسرے کی نماز کیوں کرتا - اسے اپنی عبادت سے فرصت نیں
یک تل ' یوں اپس سوں آپی گیا ہے مل- تحقیق یونچہ ہے ' جیوں
کہا گیا تیونچہ ہے- اما یک انا الله واں عشقی ہے وو یک اناالله
واں عرفانی ہے' اگر یو دونوں حاصل ہیں تو زہے سعادت تمام
شادمانی ہے - اگرچہ عشق ہور عرفاں ذکر یک ہے ولے ہوے
دو تہار' عاشق مست ہے عارف ہشیار- انا الله کے مقام پر ہم
عشق میں ہم عرفاں میں جکوئی کامل ہے وو ہمیشہ کھڑا
ہے' ولے انا پر آنا ہور بشیرت بالکل اُس تی جانا یو مشکل
یو کام بہت بڑا ہے- اگر کوئی عاشق یا عارف اس تہار یو
سمجکر کرتا ہے کچھہ فرق' تو انا پر آنا یکھادی وقت بے اختیار
مُیسر ہوتا ہے الحال کالبرق - تمام بشریت کس تے گئی ہور
کس تے جاتی' نہایت دور ہ تی یک وقت یک تل اس حد لگن
آتی- تو بوانا پر آنا ہور یو آنا کھوانا یو اپس تے آپیچ کچہ ہو
آتا ہے' نہ یہاں اپس کا بھاتا ہے- اگر یو آپے میانے آوے اور
اپس کوں یوں کہوائے' نعوذ باالله کافر ہوے یا مردود ہوجاوے-
آنا پر آنا بہت مشکل ہے' آنا کا تمام علم کسے حاصل ہے - والله
بالله تا الله' محمد(ص)نے یہانچ کہیا لاالہ الا الله محمدرسول الله
نیں تو کیا محمد کوں یو حال نہ تہا' یو وصال نہ تہا یو قال
نہ تہا- بشریت مطلق جا نہاری تہینچ' یو درست نیں کہینچ-
آنا کے مقام بغیر جیتے مقام ہیں وو سب حال ہے' یو وصال

ھے۔ قرب کا انداز ھے معشوق کا ناز ھے - ھمت کا امداد ھے' عشق
کا اتحاد ھے- جو لگن بشریت اس میں باقی ھے' تو لگن آنا اللہ
کہنے کے مشتاقی ھے - بشریت کی دھن' آنا اللہ لگن- اللہ کا عشق
یاں لگ انپڑتا ھے کہ یو آنا اللہ کہتا ھے ' پچھیں رھتے رھتے یو
یکھاےد وقت آنا کے مقام پر آتا تو آنا اللہ بی کہنا رھتا ھے-
آنا کے مقام پر جو آنا ھے سو تے مع اللہ کے وقت کا مانا ھے-
یاراں ھو انصاف کرو' دل کوں صاف کرو بھوت نکو لاف کرو-
کہیا سانو' اپس کوں پچھانو - یا نا جان کر یا مستی
سوں یا دیوا نگی سوں تے کچھہ کہیا جاتا ھے' ولے جکوئی
سمجیا وو بی اپنی جاگا پر آتا ھے - عربی میں یوں دئے ھیں
خبر' کلام المجانین لا تعتبر- اما جوں ابتدا تے' رسول خدا تے' ذکر
اشغال کا قاعدہ آتا ھے' تیوں بیان کیا جاتا ھے - کہ انسان انا
اللہ ھوا اچھو یا آنا ھوا اچھو اول تو واجب ھے اپس کوں
یہاں بسرنا' ولے بلا اختیار خدا خدا بولیا جاتا ھے اُسے
کیا کرنا - پس معلوم ھوتا ھے کہ آنا بی معشوقیت کے کمالیت
کا مقام ھے' جس کوں سمج میں سمج ھے جس کوں فام میں
فام ھے' اُسے یو فام ھے - اگرچہ خدا سوں مل خدا ھوا ھے
عشق رکھیا نیں جدائی' اما اتنا ھوے پر بی بشریت سوں
مل چلتی ھے خدائی- انا اللہ و آنا کا تو لگیا ھے دھندا' ولے
جو بشریت کی احتیاج میانے میان آے تو وو خدا سو خدا یو
بندا سو بندا - بیت

گشتم تمام جمع و پراگندگی کجاست
سر تا بپا خدا شدم و بندگی کجاست

اما جو ابتدا تے، رسول خدا تے، ہوا ہے، سو روا ہے - بندا اگر خدا ہوا تو خدا کے کام کرنا، خدا کے کام اگر ہات نہیں ہوے تو اپے بندا ہوں کر فام کرنا - قطرا دریا تے واصل ہوا دریا قطرا کوں حاصل ہوا - ولے یو کیا اپے بالذات دریا ہے دریا قطرے میں بھریا ہے - عجب قطرا ہے وو جس میں دریا بھرتا، قدرت دیکھو قطرے کوں دریا کرتا - تو دریا میں دریا سماتا، قطرے میں دریا کیوں آتا - جنوں یاں کھڑے ہیں، انوں بہوت بڑے ہیں - انسان جو اس مقام پر آتا ہے، تو یے کچھ کہیا جاتا ہے - یو سب عشق ہور عرفاں کا زور ہے، مبادا توں جانے گا کچھ ہور ہے - یو بات تحقیق سب وونچہ ہے جو یاراں جانے، اما تک ولے ہے درمیانے - ایکیچ تھا سواد کی خاطر ایک کے دو ہوے، یعنے یو تھے سو وو ہوے - لاالہ الااللہ کا ذکر اول چند روز زبان سوں کرتے ہیں، خاطر قرار رکھ دل کوں تھار رکھ بہوت دھیان سوں کرتے ہیں - جو یو ذکر اُسے خوب وضا سوں بھیدے، یو فکر اُسے خوب وضا سوں بھیدے - اس تھار پر آیا، محبت حاصل ہوئی پہلی کا لذت پایا - بعدازاں اللہ کے اسم کے، اس قسم کے، ذکر تے ہیں کہ زبان کوں اس ذکر کا اثر نیں انپڑتا، زبان کہاں ہے کہ زبان کوں خبر نیں انپڑتا - جاں اِس ذکر کوں تھار ہے، واں زبان بیکار ہے - اس جاگا پر فکر کرنا کہ یو بے زبان ذکر کرتا سو کون ہے، اپس میں اپے ہزار فکر کرتا ہے سو کون ہے - یو ذکر اس حد لگن انپڑتی ہے کہ ذاکر مذکور ہوتا ہے، ظلمات سب نور

ھوتا ھے- لطافت آتے ھی کثافت سب دور ھوتا ھے، غایب حضور ھوتا ھے- خالی سب بھر پور ھوتا ھے-جو بےزبان بولتا وو توبیچوں بےچگوں ھے، بےشبہ بےنموں ھے- سنتا ھے ھرر کان نیں، بولتا ھے ھور زبان نیں- جکچھ وو نتا ھے سوھمیں کرتے، اگر مرو کتاھےتو مرتے-دوڑتے ھیں جدھرو دوڑاتا، آتےھیں جدھر وو لیاتا- ھمناچارا نیں‌ھمیں بچارے،جکچھ وو فرماتا سو کرن ھارے- ولے کدھیں ھماری بی بات سنتا ھے، ھمارا بی دل ھات لیتا ھے، ھمنا سوں بی مل چلتا ھمنا بی دلاسا دیتا ھے- غم کے وقت یاری کرتا، خوشی کے وقت دلداری کرتا- آپڑے کوں کام آتا، مرنے کی جاگاتے بچا لیاتا- خوش‌دل‌کرتا ھے، مراد حاصل‌کرتا ھے- وو بےچوں بے چگوں بےزباں بات کرتاھے سو اسے بی بےصورتی‌سوں نور کی صورت ھے، بھوت پاک بھوت لطیف صورت ھے- اتنی نازکی ھے جو دکھلائی نیں جاتی، جیتا کھے بی کھنے میں نیں آتی- اگر کھے تو بی کوئی یکایک پتیاسی نا، یو دریا کسی قطرے میں آسی نا- بیج میں جاکر جھاڑ کوں کون دیکھیا ھے، کنکر میں گھوس کر پھاڑ کوں کون دیکھیا ھے- تارے میں آسمان کیوں سماتا، ذرے میں آفتاب کیوں دیکھیا جاتا- محال یو حال خدا کرے توجہ ھووے، اس حال وصال خدا کرےتوجہ ھووے- یو بات جوآتی‌سو خدا تے آتی،جاں‌تےآتی‌وو خدا یو خوب پچھاں جاں تے بات آتی وھاں جاتی- باتیچہ میں جو بات دھونڈیا سو ھوا سر گرداں، ھور عام خاص سب ھور عالم سب یاں حیران- ھور جس پردے تے بات بھار پر آتی، و روح " قل‌الروح من امر ربی " جسے امر خدا کتے

یو روح کا مکان، توچہ روح تے بات ہمنا پر آتی تو ہمیں بولتے
کہمیں انسان- بعضے وقت یوں ہوتا ہے کہ عالم غیب کا مدد
ہوا روح ہور انسان اپس میں آپے بات کتے مل، ولے یو بوجھ
کرن سمجنا بہوت مشکل، کسے ہے دل، کون ایسا کامل واصل-
اس غیب کی ہویت میں تے بات ہزار ہزار جنس کی آتی،
انسان کوں خدا عقل دیا ہے تو ہر یک بات ہر یک جاگا
سمجکر کہی جاتی- وہاں تے جو کچھہ آیا ہور اُنے بہار بہایا،
تو مجذوب ہوا دیوانہ کہوایا- بے سد بے ہوش ہوا، کیا کتا کیانیں
کتا فراموش ہوا- بےبند ہوا بند چھٹیا، آدمیاں میں تے اُٹھیا-
یو لا اوبالی درگاہ، یاں کیا فقیر کیا بادشاہ- ہور ثواب سب
بہار ہے، دل میں خداچ کی تہار ہے- ولے عارف کوں ضرور ہے
یو تحقیق کر جانے، نفسانی خطرا ہور رحمانی خطرے کوں سو
پچھانے- نفسانی شیطانی خطرے کوں سر بہار کاڑنے نا دینا،
س خطریاں کوں بہوت قید سو رکھنا، جاگا نازک ہے پردا
پہاڑنے نا دینا- نعوذباللہ اگر یو نفسانی خطرے بہار نکلے،
نرری پر پاون دے گلا چکلے- گنہ گار یو خطرے کرتے ہیں،
شرم سار یو خطرے کرتے ہیں- اگر مرد ہے توں صاحب حال،
تو اس نفسانی خطریاں کوں سنبھال- تیرے رہزن سو بوجھ
ہیں، تیرے دشمن سوچ ہیں- دشمن کوں پتیانا خوب
نیں، انو میں مل جانا خوب نیں- پوچ بچار کے وقت
بلا تجھہ پر بہائینگے، آپے میانے تے نروالے ہو جائینگے-
اس وقت کیا توں انو کوں پکڑنے پاوے گا، کدھر دھونڈے گا
کوہاں تے لیانے جاوے گا- کام بہوت کُبل، اگر توں عاقل ہے تو

دیکھہ چل۔ جھاڑ پہاڑ خاک بارا، آتش آب چاند تارا، ابھال آسمان آفتاب، یوچھپے نیں حجاب۔ اگر کس پر کھلے ہیں ہور کس تے دیکھا جاتا ہے، تو دانش کے افکھیاں سوں خدا سب میں ہے بے چوند بے چگونگی کی وضا سوں دس آتا ہے۔ دیکھن ہارا ہوئے تو دس آوے، ڈھونڈن ہارا ہوے تو پاوے۔ پیر مرشد تو بولنے کا بولتا ہے، ولے اس کا طلب اُس پر کدولتا ہے۔ جس طالب کا مطلب کہاں ہے، وو خالی ذہن البتہ اس پر کچھہ حال ہے۔ اگر پتھر سو برس پانی میں اچھے گا پھوڑے تو پتھر سوکیا، کوڑ آدمی اوپر چکنا دستا درونے میں سب روکیا جلنے رنجھیا، وو پتھر بھیجیا۔ جس طالب کوں طلب کا زور ہے اسے پیر مرشد کا صحبت اثر کرتا ہے، جس طالب کوں طلب کا زور نیں پیر مرشد کیتابی کہو کیا فائدا کچھہ یاد نیں اچھتا سب بسرتا ہے۔ جوں حافظ کتا ہے کہ۔ بیت

گوھر پاک ببایدکہ شود قابل فیض
ورنہ ھر سنگ درو لولوئے مرجاں نشود

جو طلب جس تیار ہے، سب اس کی طلب کا یار ہے۔ طلب باندیا دروازہ کھولتا، طلب بلاتا طلب بولتا۔ طلب مطلب کوں انپڑاتی، وہی طالب جس پر طلب تمام آتی۔ لاالہ الااللہ کی ذکر یوں ہے اللہ کے ہے جو لا کہتے ہیں تو زمین ہور آسمان کوں فنا کر جاننا، اپنا وجود جملہ جہان کوں فنا کر جاننا۔ جو طالب اس شغل کے دنبال ہوا، یو تصور اس کا کمال ہوا۔ پیچھیں اے دستا سو اوپر کا چھلتا سب دور ہوا، بھیتر یو

بے زبان بولتا سو رہا، جو یو بی اس لا کے سنگات فنا ہوا،
بعد ازاں اس بولتے کوں جو بلاتا وورہا۔ الااللہ کے کتے سو
وو چہ ہے، طالب کوں اتنی مشقت اس تہار توچہ ہے۔ عشق
عشق کر عاشقاں کونچے کونچے پکارتے، منصور اناالحق کہا اگر
اناالعشق کتا تو ہرگز اُسے نا مارتے۔ خدا شاہد تیا، معنا واحد
تھا۔ بندا جو اپس کوں تمام دور کیا، نور کیا۔ پیچھیں بندے
میں خداچ رہتا ہے، نیں جانتا سو کچھ کا کچھ کتا ہے۔
خدا اپس کوں خدا ہوں کر بولتا، خدا ہوں کر بولنے بندے
کوں کاں ہے سکت، یو بولتا سو ہور کوئی ہے کون سمجتا
یوگت۔ کسے قدرت ہے جو یہاں لگن آوے، ہور خدا بندے کا بھید
پاوے۔ یو " الانسان سری وانا سرہ" کا تھاؤں ہے، یہاں جدائی
کی جاگا نیں خدا ہور بندے کا ناؤں ہے۔ ایک جھاڑ ایک ڈالی،
سمج آکر دوئی ڈالی۔ جھاڑ ڈالی کوں جدا کر نکو جانو، ڈالی تے جھاڑ
سہانا ہے پچھانو۔ پہول پھل سب ڈالیاں کوں آتے بار، پھول ہور
پھل ہور ڈالی جھاڑ کا سنگھار۔ عارفاں جیتے نشانیاں دیتے
ناداناں چپ اپس کوں جدا کرلیتے۔ دل میں دوئی آنی، ڈالی
نے جھاڑ تے جدا کر جانی۔ ایک جھاڑ اُسے کیتاں ڈالیاں سن، ہر
ایک ڈالی میں جنس جنس کے گُن۔ اس ڈالیاں میں بھی رنگ
رنگ کے پھلے ہیں پھول، پھول کتا میں ڈالی تے آیا، ڈالی
کتی میں جھاڑ میں تی آئی سب جھاڑ ہے نکو بھول۔ بندے کوں
اگر خدا کوں اپڑنے کا طلب ہے، تو اُسے بی پیر مرشد ہی یک
سبب ہے۔ جنے جاں انپڑیا ہے سو یک سبب سوں انپڑیا ہے،
اپنے طلب سوں انپڑیا ہے۔ انسان کے دل جو میں خطرا آکر

دوئی پاڑتا ہے وو خطرا اگر دور کرے تو تمام اپس کوں
نور کرے۔ ذات کوں انپڑے، بات کوں انپڑے، کُل کائنات کوں
انپڑے۔ بندا بندگی تے جدا ہوے، آپیچ خدا ہوے۔ اول دودیچ
تھا دود کا دھیں ہوا دھیں کا چھاچ ہوا تمام، چھاچ میں
مشقت کرتے کرتے کچھہ نکلیا اُسے مسکا رکھے نام۔ جو مسکا آگ
گی آنچہ کھایا، ہور صوت پایا گھیو کہوایا، دود اپس کوں
بنوایا۔ بندا یونچہ اپس کوں گنواوے، تو خدا کہوا وے۔ اگر
خدا میں فنا ہونے منگتا ہے تو توں اتنا جان، آپے نا اچھنا
میانے میاں۔ آخر دودیچ جموے تو دھیں ہوتا ہے، دودیچ چھاچ
مسکا گھیو ہوکر کام کیں کا کیں ہوتا ہے۔ پچھیں اس گھیو میں
یک سباس ہے کہ اُسے ووچہ کہتے ہیں، بندے میں خدا
توجہ کتے ہیں۔ اپس کوں پاک کر خدا سوں انپڑنے
میں ہنر ہے، نہ لوگاں سوں لڑنے ہور جھگڑنے میں ہنر ہے۔
اگر مودھے تو اپس سوں لڑ اپس سوں جھگڑ دسریاں کا دنبال
نکو پکڑ۔ اپس سوں جھگڑے گا تو ہاتھہ میں آئے گا دل، کسی
سوں جھگڑے گا تو کیا حاصل۔ ہر یکس کوں یکجا گا رکھے ہیں
تجھے جھگڑنے سوں کیا غرض، یو خدا کے کاماں میں لڑنے سوں
کیا غرض۔ اُسے کوئی واں رکھیا ہے تو وو واں رہیا، تجھے
اس سوں لڑو ککر کون کھیا۔ خدائی کے دعوا کرتا، نیں ڈرتا۔
آدمی نے خدا کے کاماں سمجکر چپ رہنا، کسے کچہہ ناکہنا
سببیچ اپنے خدا کے ادھر ڈھلے ہیں، برے کوئی نیں سب بھلے
ہیں۔ سب میں عشق ہے سب میں عشق کی مستی ابلتی ہے،

خدا کی خدائیچہ یوں چلتی ہے۔ جو آیا سو کچہ، کچہ بولیاچ، آخر پردا کہولیاچ ۔ بشریت کے منزلاں جتیاں یو چل کر آیا خدائیت کے منزل تلک، دل تلک۔ اتتے منزلاں پر بہی یکھادے وقت اُسے گذر بی ہوتا ہے، خدائیت آئی تو کیا ہوا بشریت بی اس میں اچھتی ہے، جاتی نہیں، بشریت بی یک قسم کی خدایت ہے، دل کا طاب کدھیں اس پر ہوتا ہے۔ یو راج ہی اس کا تمام کاج اس سوں آج نہیں اچھتا، چنداں بشریت کا محتاج نہیں اچھتا۔ یو ہور ہے اس کا خاصا منزل ہے کئیں، یو اگر ہے تو ہے نئیں تو نئیں۔ بادشاہاں رات دیس تخت پریچہ نہیں بیٹھتے اچھتے ہیں، اپنے محلاں میں بی سیر کرتے ہیں، سب انوچہ کا ہے، اگر دل منگیا تو اُدھر بی رغبت دھرتے ہیں۔ واصل پو کامل پر اس بات تے کچہ قصور نہیں آتا، بعضے لوگاں اندھلے ہیں، یوں تماشا اُنو تے دیکھا نہیں جاتا۔ یو نادان اپیچہ رہنگے پکارپکار، اندلیاں ہور احمقاں کے باتاں کوں کیا اعتبار ۔ اپنی خاطر کوں پکارتے، جھک مارتے یوں بادشاہاں کی باتاں کا داب ہے، مفلوکاں کوں سنے کاکاں تاب ہے۔ یکھادے وقت چار حرام خوراں حرام خوری پر آتے ہیں تو پادشاہاں بی آزار پاتے ہیں۔ ولے بہی پادشاہ سو پادشاہ سر زور، مفلوک سو مفلوک حرام خور۔ جو عاشق کوں عشق جوش میں آکر، خروش میں آکر جالتا ہے، اُچھالتا ہے۔ اگر جوں عشق کمال کوں انپڑیا تیوں عرفان بہی کمال کوں انپڑے، تو ہزار مشقت سوں جوں تیوں سنبھالتا ہے۔ عاشق بد مست ہوکر بھرے شیشے کوں نہیں پھوڑتا، جیتا مست چھو، جیتا بے خبر اچھو

هوشیاری کوں نپٹ نہیں چھوڑتا۔ ہم ہوشیار اچھتا ہم مست، یو حال ہر کسي نہیں دیتا دست۔ مستي اپني اپس میں سما کر رهنا ، نہیں کنے کی بات جاں نا کہنا واں نہیں کہنا۔ عشق چھپتا نیچ یو خلا صا ہے اُس کي هستي کا، ولے فرق اس میں مستي هور بد مستی کا۔ جو بد مستي آتي، جیو پر لهاتي۔ جو عشق هور عرفان میں یاری هوتي، تو مستي اس کوں عین هشیاری هوتي۔ جاں عشق هور عرفان هوتے یک وجود، واں عالم آکر کرتا سجود۔ یو عشق هورعرفان کا وصال هے، اما محال در محال هے، بڑےنصیب اُس کے جس پر یو حال هے۔ اتنے پربی عشق پادشاہ هے اگر جوش میں آیاچه تو آیاچه، نیں سمایا تو نیں سماچه جو یو اپنی وادی پر آتا هے، تو سب عالم اُس میں سماتا هے۔ غرض ایسے مست کوں عرفان کہاں درکار هے، نیں تو ایسے مست کوں کچهه کا کچهه کرتا کیا بار هے۔ عشق میں اتناچه منا، محرمت کی بات نامحرماں کنے ناکنا۔ نہیں تو عشق هے، عشق کا سخن کہیا جاتا هے، نہیں کہے تو کیا رهیا جاتا هے؟ اگر یو بات جسے کتا هے اُسے فام هے، تو اِس بات کہنے میں بہوت آرام هے۔ یک کے درد دل * کوں یک انپڑتا هے، یک کی بات کا اثر یک کوں چڑتا هے۔ دونوں مست، دونوں دلتے، رازاں کے پردے کُھلتے۔ یکس تے یک فیض پاتا، خدا خوش رسول کوں بهاتا۔ زاهد کوں پلا یوں شراب، نہیں تو توں هوے گا خراب۔

---

* داد

خلوت میں جو کوئی آتے ہیں، ایسی باتاں سرنچہ مارے جاتے ہیں - خلوت میں کا پیالہ بہار کے لوگاں کوں پلانے جاتے؛ پچھیں جیسا آپی کرتے ویسا پاتے - اِس مستی میں آکر آپے سد نا دھرے، تو کوئی کیا کرے - ہر یک بات سمج کو کنا ہے، آپس میں اپے گرج کر کنا ہے - منصور محبت میں مست ہوا، "اناالحق" اُس کے مستی کا اُبال تھا، نہ کہ جوں یو نادانان سمجھتے ہیں کہ منصور کوں کچھ وو خیال تھا - اُن نے حق بولیا، لوگاں اُسے ناحق مارے جھک مارے، دنیا میں احمق بہت ہیں، نا سمجھ کر ایسے کام کون ھارے - یو محبت کے پیالے کے چالے تھے، یو محبت کی بے خودی کے اُلالے تھے - بندہ اگر آپس کوں سمجھ کر خدا کہے تو پتیانے کی بات ہے، یا جھوٹ ہے یا دیوانہ ہے یا مستی کی دھات ہے- دیوانے کوں، جھوٹے کوں، مست کوں سمجھا جاتا ہے، نہ کہ دیوانے پر جھوٹے پر خون لازم آتا ہے- بھوتاں نے اس محبت کے بات میں اپنا سر بھائے اپنی جرأت دکھائے - ولے قبول پڑیا سو منصور کا سر کہ اُس سر میں تھا کچھ سر- یو وو درگاہ نہیں کہ یہاں کسی کا سر قبول پڑے، سر یتا بلند ہوے تو اِس بلندی پر چڑے بیت:

تا کہ از جانب معشوق نباشد کششے
کوشش عاشق بےچارہ بجاے نرسد

کتے ہیں، کتیک طالباں اپنے مرشد کوں پوچھے، اپنے سد کوں پوچھے، کہ ظاہر کی صورت تماری دیکھتے ہیں اپنی باطن کی صورت ہمنا کوں دکھلاؤ- وو مرشد کامل

تھا ، واصل تھا ، صاحب دل تھا - بولیا کہ تمہیں جاں عاشق ہوتے ہیں وہاں دونوں میں جو عشق ہور محبت ہے، ناز و نیاز ہور لذت ہے، راحت ہور مشقت ہے ، وو میں ہوں - منجھے دیکھو ، منجھے سمجھو ، منجھے پاؤ - ولے ہر ایک نادان تے ہر ایک ناقص تے یو بات تک چھپاؤ - یو "اناالعشق" کا مقام ، عاشق جانتا ہے، عابد کوں یو کاں فام - تون جانتا اُس کا وو جانتا کہ تیرے پر عاشق ہیں ، تمہیں دو نو بھی میرے پر عاشق ہیں - میں ترساتا میں تپاتا ، میں آگ لاتا ، میں جلاتا ، اُس جلنے میں کیا ہے سو دیکھ، اُس تلملنے میں کیا ہے سو دیکھ - وو جلنے میں ہے ہور جلتا نہیں - وو تلملنے میں ہور تلملتا نہیں - اے عاشق ! اے رہ رو ! اے نیک ! تو کئیں دیکھتا ہے تو اُس دیکھنے میں کیا ہے سو دیکھ ، اس دیکھنے میں بی ایک شخص دیکھتا تو کسے خبر یچ نہیں، سب یہانچ بے خبر ہوجاتے ، وہاں کا کسی میں اثر یچ نہیں - وو ووچ ہے ، جیکچھ ہے سو یوچھ ہے - بعضے سب کوں ذاتیچ کر جانتے، سب کوں ذاتیچ کر پچھانتے - ولے یہاں بات ہے ، یہاں برد یہاں شہ مات ہے - جوں ہمارا وجود ہے ہمارے سنگھات، تیوں ہے یو ذات ہور صفات - انکھی کوں دیکھ کتے تو دیکھتی - ہات کوں کچھ لیا کتے تو لیا تا پاؤں کوں بیٹھ کتے تو بیٹھتا ، اُٹھ کتے تو اُٹھتا جدھر جا کتے اُدھر جا تا - ہات ہور پاؤں ہمارے ہیں ہمنا سوں ہیں ولے وو ہمیں نہیں، یو سب ہمارے فرماں بردار ہیں ہمارے حکم باج کئیں جاسکتے نہیں - اس وضا سوں ، صفات تابع ذات ہے، جوں ہمیں ہور ہمارا ہات ہے - یوں

کتے ہیں سب کہ الانسان بنیان الرب۔ جدھر ذات لےجاتا' اُدھر صفات بی آتا۔ بندہ' سو صفات خدا سو ذات۔ عشق کوں خدا نزدیک عقل کوں خدا بہت دور عقل غائب ہے کر جانتی ہے' عشق جانتا ہے کہ حاضر حضور - جو عشق کا غنچہ پھول ہوکر کھلے گا ' تو اس پھول میں باس ہے سو خدا البتہ ملے گا - بات کا عالم بہت عالم ہے' کور باطن کوں اس عالم میں گزر کم ہے۔ یو اپنے دل کا ریش دیکھنے کا جاگا ہے' یو خوب اندیش دیکھنے کا جاگا ہے۔ اگر کوئی چپ دیکھے گا آسمان' کیا سمجھے گا بچارا ' جو بات نا آسی میانے میان۔ بات خدا کی ذات میں ہے' ظاہر باطن سب بات میں ہے۔ جو کوئی بت میں آیا اُن نے خدا کوں پایا۔ یو زبان سوں بولتے ہیں سو بھی باتیچہ ہے' ہور دل پر جو خطر آتا ہے وو بھی باتیچہ ہے' یو بات ہور جا کا اپنیچہ ہے۔ جو بات نہیں اُتی' پچھیں چھپی سب خدا خدائی۔ حیوان کا بھی یوچہ حال ہے' ولے وہاں خطرے کا چال ہے۔ ہور جیتی بھیتر کی ہے ذات' وہاں خطرا ہے نہ بات۔ بھیتر ہے جاں لگن' دو تمام سن۔ زمیں بہت بڑی اُس میں نبی ہور ولی سمائے ہیں' جائیں گے بھی خاکیچہ میں ہور خاکیچہ میں تے آئے ہیں اُسیچ میں تے نکلے ہور سبچہ کا نکلایا کہاتے' آخر جائیں گے وہانچہ ہی نہ گیئی آتے ندیئں جاتے۔ ا ماخدا کی شان ہور شوکت عدل ہور انصاف کی جاگا سو آسمان۔ اگر آپس کوں کچھ مشکل پڑے تو دل سوں آسمان پر جانا' اگر خدا سوں عشق بازی

ھے ، ھم رازی ھے ، خدا باج ھور طالب نہیں ھے ، خدا سوں محظوظ ھونے منگتا ھے ، تو خلوت دل ھے دل میں آنا - سب چھوڑے باج دل میں رھیا نہیں جاتا ، یو اسرار ھر کسی کنے کہیا نہیں جاتا - اس بات میں حبیباں کے پاوں کو پڑی سے گھڑی ، دلیچہ میں اچھنے خاطر یو عالم سب ستے- کتے ھیں کہ بات میں بات آتی ھے، تو بات کہی جاتی ھے - وھی حسن ھور دل کا گفتار، جو بات کتے کتے چھوڑی تھی اس ٹھار - القصہ :—

نظر بولیا کہ اے بن کی پری، اے نادر سندری- اے دنیا کے سرگ کی اپچھری اے گنونتی گن بھری! توں دل لائی ھے، تجے بھوت بڑی ھوس آئی ھے - توں حسن تجے دل سوں دل لانا سہاتا ھے، دل کون بھی حسن بھوت بھاتا ھے - ولے میں کیوں تجے دل سوں ملاؤں، میں دل کوں کیوں تیرے کنے لیاؤں ، میں تجے کیوں دکھلاؤں - یکا یک کیوں لیا یا جاتا ھے ، کیوں ملایا جاتا ھے - فرد :

تیرے کہنے تے آتا ھے جو میں لیاؤں
وو دل کہا اپنی بھاتا ھے جو میں لیاؤں

دل کوں تیرے کنے لیانا ھے ، سو خون جگر کھانا ھے - یک پادشاھی کوں اُلتھانا ھے، یک پادشاھی میں خلل بھانا ھے- کچھ عقل، کچھ تدبیر، کچھ ھنر کرنا ھے، عالم عالم کوں زیر و زبر کرنا ھے ، سرکا خطر ھے، جیو تر ھے - عقل پادشاہ عالم پناہ ، ظل اللہ، صاحب سپاہ ، حقیقت آگاہ، جو دل بادشاہ،

صاحب سپاہ کا باپ اُنے دل پادشاہ کوں تن کے کوٹ میں اسھر کیا ھے کیں نا جاوے کر تدبیر کیا ھے۔ نہ کدھر جان دیتا، نہ کدھر آن دیتا - کہ دل عاشق ھے، جان ھے، کیا جانے کیا کرے گا کر دل میں گمان ھے۔ دل کوں تو اس باب جفا ھے، ولے بڑے جو کچھہ کرتے ھیں اُس میں بہت نفا ھے - فرد:

جو کوئی بند میانے کس کے سنپڑے
خدا بن حال کوں کون اِس کے انپڑے

اُس باپ کے حکم میں گرفتار ھے، اپے بھاتے میں نہیں، بےاختیار ھے۔ دل ھزار ھزار جاگا پھرنے تلملتا، ولے وو باپ ھے کیا کرے گا باپ سوں کچھہ نہیں چلتا - ما، باپ، مجازی خدا، اُنو کے حکم سوں کیوں ھونا جدا - اُنو دنیا میں لے آئے، اُنو پروش کئے، اُنو بڈھاے۔ انو سوں بے ادبی کیوں کریا جاے۔ انو خوش تو خدا رسول راضی، انو خوش تو ھر دو جہاں میں فتح بازی - انو کوں اپس نے راضی رکھنا، انو کی دعا لینا، انوں سوں ادب سوں چلنا، انوں کوں دعا دینا - یو بہت ادب کی تھاؤں ھے، تو یچہ لگن خوبی ھے جو لگن سر پر انو کی چھاؤں ھے - ما باپ کی مہر دوسرے میں نا آسی، یو مہر کوی دوسرے میں نا پاسی - بڑا مکہ بڑا مدینہ سو ما باپ، صبا اُتھہ انو کاسوں دیکھے تو جھڑتے سب پاپ۔ اگر خدمت میں اپنا جنم کھوے گا، تو بی ما باپ کا اُترائی کوئی کیا ھوئیگا - ما باپ کی رضا میں چلتا ھے سو وو ادب دار، بہوت نیک بخت برخوردار - ولے اے نار، اپس تھار بھی

ایک بات ہے ، وو تیریچہ ساتھہ ہے - اس درد کا دارو سو تو نیچہ ہے ، اس دریا کا اُتارو سو تو نیچہ ہے - اس زخم کے سرہم کا مایا تیرے پاس ہے ، اُس داغ کے ریش کا پھایا تیرے پاس ہے - اُس بیمار کوں شفا تجتے آنا ہے، یو نقصان نفا تجتے پانا ہے - اُس اُمیدوار کی اُمید توں برلیانا، اس غم کش کوں خوشی توں دکھلانا - وقت پر ایکس کوں کام آنا بہوت بڑا ثواب - پیاسے کو پانی پلانا بہوت بڑا ثواب پڑے کوں اُتھا کر کھڑا کرنا بڑا دھرم ہے، ننھے کوں بڑا کرنا عین کرم ہے۔ ایسا کوی * ٹیک ہے جسے نیکی پیاری نہیں ، نیکی دنیا میں ضایع ہونہاری نہیں - نیکی جس تھار پڑیں گی، اُس تھار نکلیں گی ، نیکی پھتر پر ستیں گے - تو پھوت کو بھار نکلیں گی - نیکی سب تھار کرتی پیاری، نیکی قیامت کی چھڑا نہاری - نیکی دشمن کوں دوست دار کرتی ، نیکی سوں جن نے بدی کیا تو نکیچہ اُسے خوار کرتی- جیتے دنیا میں آکر گئے، سو نیکیچہ کرو گئے- نیکاں نے نیکی کرنا ، دنیا میں نیکی نابسرنا - سچے یو فام ہوتا ہے، کہ توں تک کرم کرتی ہے تو سب کام ہوتا ہے۔ کیا واسطہ کہ آج برساں ہوے ہیں، قرنا گذرے ہیں جو دل کوں آب حیات کی پیاس لگی ہے، پیاس پکڑیا ہے، محبت راسک راس پکڑیا ہے، بہت آس لگی ہے۔ اُس آب حیات کی خاطر بہت حیران ہے، پریشان ہے سر گردان ہے۔ نشان پوچھتا تھاریں تھار، کوئی نیں ہے اس آب حیات کا نشان دینہار - جو کوئی غم

* کون ہے —

میں سپڑ کر اسیر ہوتا ہے، خداچہ اُس وقت آ دستگیر ہوتا
ہے - اگر کوئی توں نزدیک کا آدمی دیویگی میرے سنگھات،
ہوررو جیوں آب حیات کان ہے سو بولے گی بات - تو میں
جاکر، سمجہا کر، دل کوں تل میں رام کروں گا، تیری خاطر
یو کام کروں گا - تیرا بی کام ہوتا ہے، اُسے بی آرام ہوتا ہے،
میرا بی نام ہوتا ہے —

فرد: کسے ہے عقل ایتی ہور کسے ہے ایتا فام
بہت عقل سوں کیا ہے نظر یو دل کا کام

حسن دھن، من موھن، جگ جیوں اک غلام دھرتی تھی کہ
غلام اک پل میں مشرق ہور مغرب میں پھر آوے، آسمان
زمیں عرش و کُرسی کی خبر لیاوے - بیگی میں بہوت
مشہور، باو اس کی شرم حضور - صورت نویسی کے کام میں
تمام، خیال اس کا نام - چتر چو سار، حسن کا آئینہ دار
ہر ایک کام میں اس کا آڑ تھا، تعریف تے کچھہ پیلاڑ تھا -

بیت: دل کوں کوئی جا کو بیگ بولو بات
دل ملیا ہے اتال آب حیات

بارے حسن دھن، من موھن کنے ایک یا قوت کی
انگشتری تھی، اوس آب حیات کے چشمے پر مہر کڑی تھی -
حسن حورنے، انکھیاں کے نور نے، دل کوں بلانے خاطر
وو انگشتری دیے، خیال ہور نظر کے ہات، اپنے جیو کی جو
کچھہ تھی سو بولی بات - کہ آب حیات کا یہ مہر نشان
ہے، لے کر جاؤ، دکھلاؤ ہوردل کوں مجھہ لگ جیوں تیوں

لے کر آؤ - کہ وہ طالب ہے، آب حیات کا اشتیاق اُسے غالب ہے - آب حیات کی یو بات سن بہوت آرام پاوے گا، البتہ البتہ آوے گا - بیت :

حسن یوں منگتی ہے جو دل کوں بھلائیے
دل بھولا بھولیا سو کیوں نا آئیے

خیال ہور نظر حسن کنے تے رضا لے کر، دعا دے کر تن کے شہر کوں چلے، دونوں عاشق، دونوں جلے- کتیک دیساں کوں چالتے چلتے تن کے شہر میں آے، دل پادشاہ صاحب سپاہ، ظل الله کا دیدار پاے- نظر یو خوش خبر لیا، تسلیم کر گزریا- سو قصا بیاں کیا، حال حقیقت جو کچھ تھا سو سب عیاں کیا - فرد:

دل خوشی میانے آج بہوت آیا
دل نے مقصود آپنے پایا

دل نظر کوں اپنے ہم راز کیا، بہت سر افراز کیا - ہزار ہزار شاباشی دیا، گلے لایا - کہیا کہ مرداں جو ہیں سو ہمت کرتے ہیں، جیوں بولتے تیونچہ کرتے ہیں- ہمت دھرے تو یوں دھرنا، کچھ کام کرے تو یوں کرنا - فرد:—

خبر معشوق کا جو کوئی لیاوے
وو بی معشوق آدھا کیوں نہ پاوے

دل رو رو کر، ہنس ہنس کر یوچہ بات پوچھیا، کوتک وقت لگ یونچہ پھر پھر کر یوچہ بات پوچھیا - اُس کا بس ہوے تو سارا دیس ساری رات، پوچھتا اچھے یو بات - جیتا نقل

کہنے کھول کھول ' دل کہے کیوں کہوں پہرا بول پہرا بول - عاشق
کنے جو معشوق کے سوں کی بات آتی ھے' دے ایک بات لاکھاں پاتی
ھے' اس کی لذت کیا کہوں کہی نہیں جا تی ھے - من ذاق
عرف یعنی چاکھی سوجانے' نہیں چاکھیا سو کیا پہنچا نے -
نظر سوں اس دھات بول یو بات بول حسن دھن' من موھن'
محبوبی کا گلشن جگ جیون کے خیال کوں' اس خبر دھندہ
وصال کوں ' انگے بلایا بہت خاطر داشتی کیا ' بہت سمجھایا'
تقوا دیا - آخر خیال هور نظر' دونوں مل کر یک دل کر'
و یاقوت کی انگشتری کا نشان کہ اُس پری نے ' ان حورتے
عالی استری نے' ان گندونتی گن بھری نے دی تھی سو دل
کے هاتھہ میں دئے' خدمت اپنا مجرا کئے - دل وو انگوٹی دیکھہ
چوم چاٹ سر چڑایا' کہیا بارے کام یہاں لگ * آیا ' میں
تاں اپنی امید پایا - یو باتاں هوے پچھیں' یو حکایتاں هوے
پچھیں' نظر نے' صاحب هنر نے' جیو کے جگر نے' خبرنے بولیا
کہ اے دل بادشاہ ' صاحب سپاہ' عالم پناہ ظل الله حقیقت
آگاہ ایتی مشقت ایتی محنت میں اس خاطر کیا کہ توں
پچھانے' توں مجھے مانے ' میرا تھا سو میں کیا ' اتال تیرا
توں جانے - آصف نے ایسا کام سلیمان کی خاطر نہیں کیا
بلقیس کے باب ؛ تو صاحب تھا ' اس عشق میں بڑی ہے تا بی
دیکھہ میں اپس پر قبول کیا یو عذاب - اے دل بادشاہ ' عالم

---

* لگن

پناہ ' توں جس کی خاطر تلملیا ' میں تجھے دیکھ جلیا ' توں
انوا بے تاب' بے دل ' بے آرام ' میں نفر تھا مجھسے آسودگی ہوئی
حرام - نفر گئے تو کیا سب نفر ہوئے ' سبیچہ اصیل سبیچہ معتبر
ہوئے - نفر ہونا کچھ جدا ہے ' جو کوئی نفر ہیں انوں کو
سمجھے گا انگے خدا ہے - نفر نفر فرق ہے سب کوں برا بر نکو دیکھ '
ہرایک بندہ گاں خدا سے سیر نکو دیکھ - جس نفر تے کچھ
خوبی ہو آئی ' ظاہر نفر' باطن وو بھائی - خوب نفر کوں
کہاں ہے جوڑا ' جتنا اُسے دئے اُتنا تھوڑا- مال خوب نفر کون
دینا خوش حال کر' کیتا کوئی رکھے گا صندوق میں گھال کر-
جس نفر کی خدمت پادشاہ کے دل میں جمی ' اُس نفر کوں
مال کی کیا کمی؟ کہاں آگ کا شعلہ کہاں برق' میرے کام
کون ہور دسریاں کے کام کوں زمین آسمان کا فرق- صاحب
سمجھ کر نفر کوں ہات پکڑے تو نفر کا ہووے نام '
کون چاکر کس بادشاہ خاطر کیا ایسا کام - ماری پادشاہی
تھی ولے یو کام کوئی قبول نہیں کیا میں قدم آنگے رکھیا'
جیو پر ہوڑ کھیلیا ' میں یو کام اپنے سر لیا- مرد وو جہاں
سب ڈرتے وہاں نڈرے' مرد وو جو کوئی نہ کرسکے سو کرے-
دل بادشاہ ' عالم پناہ صاحب سپاہ نے بولیا ' کہ اے نظر اے
پر ہنر' جو کچھ بولتا ہے سو خوب بولتا ہے ' بہوت خوب
بولتا ہے ' دل کی کھڑکیاں کھولتا ہے - یونچہ ہے' جوں توں کتا
نیونچہ ہے - میں بی جانتا ہوں ' نفر کوں پچھانتا ہوں -
جیوں تیرا منگتا ہے دل' وونچہ تیری مراد ہوینگی حاصل-

توں دانش مند دانا دور اندیش بہت راست ہے' مال کیا
تجتے زیاست ہے۔ سچ کتا ہے - مال خرچ کرنے کوں ہے نہ کہ
خالی صندوق میں بھرنے کوں ہے - مرد وو جو خدا دیا سو
سو مال اپے خرچے' اپنا ناؤں جگاوے ' نہ کہ یو مال چھوڑ
جاوے تا ہور کوئی آوے- ہور کوئی کھایا ہور کوئی اپنا
ناؤں کیا تو اُسے کیا حاصل' میں سمجتا ہوں اتنا اس بات
منے نہیں ہوں غافل - خدا دیا سو مال اپنا آپے کھانا' ہور
اپنا ناؤں آپے جگانا - جوکوئی جوڑتا ہے' سو ہور یکس کی
خاطر چھوڑتا ہے -گناہ گار ہور بدنام یو کہواتا' مال سومیانے
میاں ہور کوئی کھاتا - کھانہارے کھا کر جاتے' خدا کے پوچ
بچارسب اُس پر آتے-کدھر کدھر کا حساب' کاں کاں کا بچارا
دینگا جواب - اپنا اپے کرنا نقصان' شرم حضوری خود را زیاں-
حساب کا بول سب کسے بھاتا' ملاحظہ کام نیں آتا - کس
مفلوکاں کا توں کیا لیوے گا' تیرا جواب کیا خدا کوں ہور
کوئی دیوے گا - یہاں سب پھسلا کر کھانے آئیں گے' وہاں کوئی
کیا میانے آئیں گے؟ - نفسانفسی کھڑے گی' اپنی اپنی پڑے گی'
میں پوست کندہ کتا ہوں فاش' جاں ایسے دوست اچھینگے'
وہاں دشمن کیا قماش- یو بات سب آدمی جھلے' ایسے دوستاں
تے دشمن بھلے - دشمن تو دشمنیچہ ہیں راستا پاک' یو
دوست ہوکو دشمن تے زیاست کرتے ہلاک- توں اگر اپنا دوست
ہے تو دشمن کوں پچھان' گمان کیا خاطر رکھنا میانی میاں-
توں اپنے حد پر چل جو دوسرے بھی اپنے حد پر آویں' ایتے

بی میٹھی نا ھوتا جو مکھیاں توڑ توڑ کھاویں - بھلا آدمی کچھ کرتا تو یو کچھ کوں کچھ پاتے ' کوتیاں کوں سلک دئے تو موں چاٹتے آتے - جکوئی ھیں سلوک ' جیساں سوں ویسے کرتے سلوک - نفر ھزار ھزار ھو تو بی صاحب نے اپنا داب رکھنا اپنا حساب رکھنا - توں حساب(ن) نکو چھوڑ' یہاں نکو جاطرہ کہ خدا بولیا :- ومن یعمل مثقال ذرۃ خیریرہ - جاں صاحبی تیری ھے جاں وعدہ ھے کتاب ھے' وھاں ذرے ذرے کا حساب ھے - لوگاں کھا کھا کہ جاتے تغا دے اُس پر آتے - یو عقل نہیں دیوانگی ھے' یو عقل نہیں نادانگی ھے - عاقل ھوکر کوئی دغا کھاتا ھے' جان کر کوئی اپس پر بلا لیا تا ھے- اپنے مال کی خبر لینا ' فرشتہ ھوا بھی حق تے زبَردست نا کھانے دینا -نفراں کھا جائینگے نفراں کا کیا جاتا' خدا رسول کا بول صاحب پر آتا - جیوں خدادیا تیوں لینے بھی جانتا ھے' کسے کچھ دیتے بی جانتا ھے- اگر ایک نہیں دیتا تو دوسرا آکر دیتا ' اپے عقل میں کم نا جاتا اپنا- اپس کوں بی خدا بڑا کیا ھے ' بہت کچھ دیا ھے- اپے ہی بہت کچھ دینا بہت کچھ لینا- خدا کیا ھے کہ دنیا میں دس آخر کوں ستر' یو خدا کی بات ھے اُسے توں نکو کتر - تجھ میں بہت ھے گُن' کسی کا توں بی بول سن- دنیا دو دیس کی مہمان ' ٹھیک پچھان - نام کر لے' کچھ کام کر لے- بی کیا فرصت پاوے گا ' بی کیا توں کرنے آوے گا - رھیا سو

(ن) صاحب —

انگن هور کا ڈیرا ' جو کچھہ توں لیا سو تیرا -

بارے القصہ نظر نے حسن کی دیا تھا خوش خبر ' دل کا دل پیازہ ہوا بلکہ تازہ تر - دل کی دل میں بھری تھی آس ' اُس یاقوت کی انگشتری تے آنے لگی آب حیات کی باس - دل کے دل میں جیو آیا ' خیال کوں نزدیک بلایا - پوچھا کہ توں کیا کام کرتا ہے کیا ہنر دھرتا ہے۔ بیت :-

اے یار آدمی آے اگر یار پاس تے

پھر پھر کے بات اُس سوں کرے عاشق آس تے

وو بات بہت سواد بھری' جو بات وو نار کری' جیوں جیوں سنتی تیوں تیوں بھاتی ' جیومیں ہزار ہزار خوشی لیاتی - معشوق کنے کا جو آدمی آتا' وو بہت بھاتا ' اُس پر بی بہت پیار آتا - معشوق بول بھیجے سو باتاں دل کا دلاسا ہے' یو باتاں پھر پھر پوچھنا' پھر پھر سنّا عاشق کا فعل خاصا ہے - جہاں جیو لگتا' وہاں ان باتاں تے جیو نہیں بھگتا - بارے خیال بولیا کہ میں نقاش ہوں صورت نویسی میں میرا ناؤں ہے ' بچتر ہوں چتر چتر نا میرا کام ہے - ایسا چتر چتروں جو دیکھے سد نا رہے ' جو کوئی دیکھے سو شاباش شاباش کہے - بیت :

خوش خیال نے اپس کے ہنر کی صفت کیا

عاقل اتھا تو جیو بھلانے یو گت کیا

دل کہیا کیا چتر نا سو چتر ' دیکھیں تیرا ہنر - خیال

خوش حال ہوکر ہات میں لے قلم، اُسی دم، من موہن کی صورت، جگ جیوں کی صورت، حسن دھن کی صورت، لکھہ کر دکھلایا، دل یکتیچ اُس حسن کی عجائب صورت پر من ہر صورت پر عاشق ہوا وو نقش بہایا۔ اُس نقش کوں جیو لایا سدھ کھویا بدھ کھویا آہ نالے بھرنے لگیا دیوانی دیوانی چالے کرنے لگیا۔ عقل ستیا ہچہ ہوا، کچھہ تھا سو کچھہ ہوا۔ طاقت گئی، صبوری نہ رہی۔ بے خواب ہوا، بےتاب ہوا۔ معشوق میں اپتی دوری عاشق میں کاں کی صبوری۔ نس دن کہے حسن حسن، یوچہ لگی تہی اس کوں دھن۔ بیت :-

بہت بے تاب ہے دل، دل منے کچھہ تاب نہیں اُبریا
جگر میں لہو کہاں کا لہو کی جاگا آب نہیں اُبریا

بارے آخر خیال ہور نظر سوں بچار کر دل شہر دیدار سوں عزم کیا، عزم جزم کیا۔ اُس وقت دل پاس یک وزیر تھا وہم اُس کا نام، دھرم اس کا کام، برہم اس کا فام۔ فرد :-

نزیک دل کے تو دل کا مراد سب آیا
یو دل کے کام منے وہم آ خلل بہایا

اُن نے سنیا کہ دل اتال جاتا ہے، آپ دل بہاتا ہے۔ ایسا اندیشا اذیشا اپی مارتا اپنے پاؤں پر تیشا۔ خیال ہور نظر کی بات کوں لگے گا، تو کیا ہمارے ہات کوں لگے گا۔ بہوتیچہ پکڑیا ہے اضطراب، آخر ملک سب کرے گا خراب۔ پروا نہیں کرتا تاج ہور تخت کا، کیا جانے کیا لکھا ہے بخت

کا۔ بیگ بھگ عقل پادشاہ عالم پناہ، ظل‌اللہ صاحب سپاہ
کنے جاکر جیو لا کر اُن چور نے اُن حرام خور نے چاڑی کھایا،
پچھاڑی کھایا، انکھیاں میں پانی لیایا، سب کھول کر کہا
سایا، کہ نظر جو تس کے شہر میں تے نایب ہوگیا تھا، غایب
ہوگیا تھا، کیا جانے کاں رہیا تھا، سر اٹال آیا ہے، فتنہ
اُچا یا ہے، عشق پادشاہ عالم پناہ کی بادشاہی میں تے یک گھر
گھالو دغاباز خیال نام نقاش کوں سنگھات لیایا ہے۔ یو دونو
جنے مل کر منگتے ہیں جو دل کوں دیدار کے شہر کے اودھر
لے جاویں، اُس بھرے شہر میں کچھہ فتنہ اچاویں۔ تن کے
ملک کوں خراب کریں ایک بلا لیا ویں۔ لشکر سب بے خبر،
کوں جانتا ہے کس میں کیا ہے مکر۔ مباداا کیں کی بلا آوے،
یو ملک ہمارے ہات تے جاوے۔ اس بات کوں نکو تا خیر
کر، بیگیچہ کچہ اُس کی تدبیر کر۔ جو کرناھے سوکر آج، کچھہ
بھلا برا ہوا تو پچھیں کیا علاج۔ نہیں تو وہیچہ مرھتی
مثلاً ہوتا بہت جھیلا جھیل جھیلا، بیل کی لا مہکی زھوں پا کیلا۔
ہور فارسی میں بھی بولیا ہے، سمجھا یا ہے مرد (مصرع)
کہ علاج واقعہ پیش قوع باید کرد۔ ایسیاں تے بہتیاں
کا گھر گیا زر گیا، نہ نانوں نہ نشاں رہیا۔ اگر کچھہ دل
میں برائی لیاوے تو کیا عجب، ہمارے لوگاں کو ہمارے
تے پھراوے تو کیا عجب۔ جو کوئی اِس مکر سوں جا کر

اُس مکر سوں پھر آوے گا وو کیا ایسے کاماں تے پچھیں جاوے گا - میں کتا ہوں تجے ' توں تو عقل ہے ' ولے مجھے یوں دستا کہ آخر کچھ خلل ہے - یو نظر کا آنا جا تا ' یو خیال کوں سنگات لیانا یوں دل کوں پھسلانا ' ہور یو زمانہ - خدا خیر کرے ' کسی سوں نہ بیر کرے - مجے کچھ دھرکت نیں دستا ' کچھ گت نیں دستا - میری فکر میں یو درست نہیں آتا ' مجے نہیں بھاتا - میرے بول بہت قتے ' ولے داناياں کے دل میں رہتے - باقی سب تکرے کے کتے ' جو صاحب کہے تو ہووے صاحب ہووے صاحب کتے خوش آمدی کا یک بد ' اے عقل بادشاہ میری بات جان پچھان کہ عشق بادشاہ آخر تجھ سوں لڑے گا تجھ میں ہور عشق میں کچھ قصہ - کھڑ یگا ' کام مشکل پڑے گا- توں راجوت کر عشق سوں صلح کیا ہے ، عشق نے تجھے بھاگ بھروسا دیا ہے - قول و قرار ہے کر کتا ہے' ہمارے تمہارے میانی میاں پرور دگار ہے کر کتا ہے - اپنی محبت اپنی ہمت دکھلایا ہے' بہت اخلاص میں آیا ہے - پادشاہاں میں یو بی یک جنس کا مکر اچھتا ہے' اس شکر میں زہر اچھتا ہے - خوب اگر یو قول و قرار ہے اس قول میں ہول نہیں تو واہ واہ اس تے کیا خوب اس تے کیا بہتر' و اگر اس میں کچھ ہور فکر ہے تو نعوذ باللہ خدا پناہ دیوے ' آدمی سمجھیا کد ھر کدھر - خدا کرے جو یو قول وقرار اچھو ' اس کا یو نپچ پیار اچھو ' یو نپچ دوست اچھو '

دایم دوست دار اچھو - غرض نا مراد کیا منگتا ہے مراد، اڑیا کیا منگتا ہے امداد - جس پر مشکل ہے اُسے کیا ہونا آسانی، بقول اهل هند پیاسا کیا منگتا، پانی - دانا کی تدبیر بہت دور جاتی ہے، مجھے یہاں بڑی فکر آتی ہے - مقصود یوں محبت لانے کہا ہے، خدا جانے کیا ہے - تو زندگی دانش کا اوتھل بد کوں کہاں جا دستا ہے، اجھوں مقصود مابین خوف و رجا دستا ہے - دانا ایتا دور دیکھتا ہے کہ ہر کسی کی عقل کی نظر وہاں کام نہیں کرتی، ایکیچہ بات میں ہزار منزل ہے فام فہیں کرتی - کہتے ہیں اهل فہم، کہ دل میں بادشاهاں کا بہت اچھنا سہم - بولے ہیں اهل سلوک، کہ "لا وفا للملوک" جیوں شراب کا اثر تیوں بادشاہ کا پیار، ایسے پیار کوں کیا اعتبار - تل میں اُترے تل میں چڑے، ایسی جاگا ہوشیار اچھو کئی ہیں پڑے - ایسے پیار کوں نا پتیانا، ایسے پر مغرور ہو نا جانا - چڑھتے وقت وو خوشی ہور اُترتے وقت یو جفا، نعوذ باللہ آدمی کی ذات تل میں سینا ہوے خفا - آدمی کا دل سو کتنا، جو سوسے جفا اتنا - آدمی ہور یک دم، اس پر بھی ہزار ہزار غم - بادشاہاں کوں کس کے غم کا کیا خبر، بلکہ عالم کا کیا خبر - جیوں حافظ کتا ہے - بیت :-

خفتہ بر سنجاب شاہی ناز نینے راچہ غم
گر ز خار و خارہ سازد بستر بالیں غریب

جو کچھہ بادشا ھاں کے دل پر آتا ' وو کس تے رکھیا نہیں جاتا۔ جو آگ پر بارا چلتا ' تو سو کا ھور گیلا سل جلتا ۔ شراب کے اثر کا نتیجہ آخر خماری ھے ' ھلا کی ھور خواری ھے۔ اس مستی کا وقت تو بھی میسر نہیں آتا ' پچھیں خماری کے کھینچا کھینچی تے جیو جاتا ۔ جو کوئی نیک ھے ' اُسے سمجھنا واجب ھے دنیا کا بھد ' جو فارسی میں کہیا ھے کہ این محنت بآں راحت نمی آرزد - ایسی مستی سوں ضرور ڈرنا لگتا ھے ' بہت حذر کرنا لگتا ھے - آسودگی سوں جینا ھور تھوڑا کھانا بہت غنیمت ھے ' اگر کوئی سمجھے کا تو اس بات کا مانا بہت غنیمت ھے- بہت کھا کر یو دکھہ بسانا ' اولیچہ تے تھوڑا نا کھانا - توں بہوت کھائے کر بہت مروتا ھے ' ولے بہت کھانا کسے جزوتا ھے - مست ھتی پادشاہ ھور باگ ' یو تینو بھی ایک جنس کی آگ ' اس آگ میں پڑے سوں تھوڑے کوئی سلامت بہار آے ' بہت جل راک ھوے اس اگیچہ میں سما ئے - آگ کی جنس تک غافل ھوئے تو جالیچہ گی ' راک کر کر اُچھالیچہ گی - زور آور کا پیار ' گھڑی میں پھر تے نیں بار - پادشا ھاں اس دنیا خاطر اپنے باپ ھور بھائی تے نیں گزر تے ' اتاں دوسریاں کا انو کوں کیا ملاحظہ دوسریاں سوں قول و قرار کیوں کرتے - دانش مندہاں اندیشہ اندیشتے بہت دور ' ھور حدیث یوں ھے کہ " الدنیا کذب لا یحصل الا بالذور " یعنی دنیا جھوٹ ھے ھور جھوٹ بغیر

ھاتھہ نیں آتی' یو حدیث تو فکر کوں کنٹیں کا کنٹیں لے جاتی۔
اس تھار عاقل کی عقل کوں قرار نہیں ھے' یو ایمن رھنے
کی تھار نہیں ھے - خدا یو کام راست لاوے' کسی کس کے
پھا ندے میں نا بھا وے- جیتی دو ستی جیتی یا ری اچھی تو
بھی' جیتی محبت' جیتی مروت جتی دل داری اچھی تو بھی'
اپے اپنی جا گا بہت ساؤ چت رھنا' جو کوئی اپنی دو ستی
دکھلا وے تو اپے بھی دو ستیچہ ھی کہنا - جوں حا فظ کتا ھے
سگھڑ چتر سبحان غیب کی بات بولن ھارا' با دو ستاں تلطف
با دشمنا ں مدارا" -موں پر بہتیچہ دو ستی دھرنا' موں
پر اُس تے بھی محبت کیاں چار با تاں زیا ستیچہ کرنا -
اُس کے اودھر تے خوب آتا' تو ھما رے اِدھر تے بھی
خوب آتا' نہیں تو چار باتاں کر تے ھما را کیا جا تا -
فرد — دل را بدل رھے است درین گنبد سپہر
از سوے کینہ کینہ وراز سوے مہر مہر
مقصود جاں اچھوتاں' ولے موں پر ھاں کوں ھاں - غرض
اپی اپنی سمجھ سوں اچھے تو برا نہیں ھے' اپنا تمام کام
سمج سوں اچھے تو کچھہ برا نہیں ھے - ھوشیاری مرداں کوں
بہت پیاری- جوں دکھن میں چلیا ھے کہ میاں متے دنیا میں
رھتے' ھاں کوں ھاں کی نیں کتے - اس گردش فلک میں کیا
جانے کیا ھوتا' یک پلک میں کیا جانے کیا ھوتا - یو بھی بات
سنی اچھے گی شاید' شب حاملہ است فردا چہ زاید - نغر

کیا منگتا ، صاحب کا ظفر ، صاحب کا فتح ہوئے تو مراد کوں انپڑے نفر - جتی فکر صاحب کوں ہے اُس تے زیاست فکر نفر کوں اچھنا ، ایسا نفر گھر کی نگہ داشتی کرنے کوں اچھنا - گھر کی خاطر صاحب کوں غم کیا مانا ، گھر کے دھندے بدل صاحب پرگم کیا مانا - صاحب کوں فکر کچھہ بھار کی بڑے کام کوں اچھنا ہے ، صاحب کوں فکر کچھہ زیاستی مال ملک ننگ و نام کوں اچھنا ہے - صاحب کوں جو گھر کے دھندے کی ذکر ، پچھیں ننگ نام کی کون کرتا فکر - صاحب اپے آسودہ اچھنے نفر کوں ملاتا ، صاحبیچ دھندے میں پڑیا تو نفر کیا کام آتا - پھکت کھاتا ، نہیں سو تغادے لیاتا - ایسے نفر پیکے ستر- عیاری نفر ایسے نفر بغیر سریگا ، ایسے نفر نہیں اچھیا تو بلا کے کوئی کیا کریگا - ایسے نفر کوں چولے میں بھاؤ ، ایسے نفر کوں آگ لا جلاؤ - نفر میں کچھہ فر اچھنا ، نفر کوں ہر ایک کام میں ظفر اچھنا - نفر تے صاحب کا نیک نام ، نفر تے صاحب بدنام ، جو نفر نفرائی نیں سمجھیا اُس نفر تے کیا ہوے کام - صاحب کوں صاحبی سہانا بہت مشکل ہے ، نفر کوں نفرائی آنا بہت مشکل ہے - صاحب وہیچ جسے صاحبی کرنی آئی ، نفر وہیچ جو گر جانتا ہے نفرائی - "رام" جیسا صاحب آے تو ہنونت جیسا نفر پیدا ہوے ، دریا ہوکر بیٹھے کوئی تو وہاں آپے گوہر پیدا ہوے - صاحب نے صاحبی کی جھڑتی دینا ، نفر کنے بی نفرائی کی جھڑتی لینا - جو صاحب ہے

وویوں چلنا جو اپنے صاحبي پر کوئی بول نا دھرے، صاحب جو صاحبي کرنی نا جانے تو نفر کیا کرے - صاحب نے نفر کا دل ھاتھہ لینا ھے، جوں جوں نفرای د سے تیوں تیوں کچھہ دینا ھے- تا نفر کچھہ اُمس پکڑے، ھر یک کام کا ھوس پکڑے- نفر تے کچھہ کام ھو آوے، صاحب کا بی نام ھو آوے- جو اتنے پر بھي نفر نفرائي پر نا کرے قرار، تو ایسے نفر کوں جاں پانی نا ملے واں گردن مار -

القصہ عشق پادشاہ سوں صلح صلاح کئے ھین کر بی غم نا اچھنا، ھرچند بہاگ بھر وسا کئے ھیں کر بے غم نا اچھنا، اپے اپنی جاگا کم نا اچھنا، بہت ھشیار اچھنا، درھم نا اچھنا- تیرے پاس بی صبر و شکیب طاقت و قرار، آرام راحت، نشاط، آسودگی، فراغت، آسائش، خوش دلی، خوشی خورمی، عیش عشرت، بہجت، شادمانی، بے غمی بہت خوب وزیراں ھیں، صاحب ھمت، صاحب دانش، صاحب رائے، صاحب شمشیر، صاحب تدبیراں ھیں- اینو کا دل ھات لے، اینو کی موں کی بات لے- اینو سوں قول قرار اچھہ، اینو کوں یک وقت کر کے یار اچھ، جو تیرے دل میں ھے اس پر اپس کوں اختیار کر اچھہ- عشق پادشاہ بہت ھے ور زور، تیرا عالم کچھہ ھور- ھوتا ھے تقدیر کا کرنا ولے مرد تدبیر نا بسرنا - جیتے دنیا میں آئے، انو میں دو جنیاں نے حیفی کھاے - جنے جان کر غفلت میں پڑیا کچھہ نیں کیا، جنے اچھ کر نیں کھایا کسے کچھہ نہیں دیا - یو دینا ھے سو

عین لینا ھے- لوگاں کتے عیں دیتے ھیں ' دینے میں لیتے ھیں - دنیا دو دیس کی کچھہ دینا لیناچ کام آوے گا ' کسی کوں کچھہ دیاچ کام آوے گا - حدیث بی یوں آئي ھے کہ " السخی حبیب‌الله ولوکان فاسقا و بخیل عدوالله ولوکان زاھدا " یعنی سخی اگر فاسق ھے تو بھی خدا کا اُس پر پیار ھے ' ھور بخیل اگر عابد ھے تو بھی اُس تے بیزار ھے - جھاڑ کوں پھل ھونا پھول کوں باس ' جس جھاڑ کوں پھول نہ پھل اُس جھاڑ کی کسے کیا آس- وو جھاڑ اپیچ نراس ' کون آوے گا اُس جھاڑ پاس - وو جھاڑ کسے نیں بھاتا سو کیا تو جلا نے کام آتا ' آگ لانے کام آتا - جس ھات میں سخاوت نہیں سو بات ھے ' نہ وو ھات ھے - جس دل میں ھمت نہیں سو گل ھے نہ وو دل ھے - جس نظر میں اثر نہیں سو پھتر ھے ' نہ وو نظر ھے - فلانے کي فلانے پر نظر ھوئی کتے وو فظر کاں ھے ' ھر کسی اُس نظر کی خبر کاں ھے - دل کوں دریا کتے ھور قطرہ جوش نہیں کھاتا ' ھات کوں بادل کتے ھور بند بھار نیں آتا - بات کوں موتی کتے ھور کوڑی کا کام نہیں کرتی ' و ھیچہ بات موتی جو موتی کا قیمت دھرتی - کسے کچھہ دینا کتے سو اول باتیچ دینا ھے ' اُس باتیچ میں مانک موتی لینا ھے - جس باتیچ میں دریا ھے ' اُس میں سب بھریا ھے - سامري نے موسیٰ کا دین پھرایا ' مسلمان

ھوئے تھے سو لوگاں کوں کفر میں لیایا، تو اس وقت موسیٰ
نے سامری کوں بد دعا کیا، خدا کوں خوش نہیں لگیا،
خدا نے موسیٰ کوں منا کیا، کہ وو سخی ھے اُسے
بد دعا ن نکو کر۔ اُس بد دعا کرنے اگر چہ ان خطا کیا
توں اُسے خطا نکو کر، در گزر۔ یہاں تے معلوم ھوتا ھے
کہ سخی پر کسی کی بد دعا چلسی نا، سخی دشمن
کے ھلائے ھلسی نا، سخی سخاوت کے دریا میں ھے
کسی کی آگ سوں جلسی نا۔ سب میں بڑی عبادت سو
سخاوت ھے، جس میں سخاوت ھے اُسیچ میں شجاعت ھے۔
سخاوت نا اچھکر اگر کوئی شجاعت کی بات کرے
تو غلط جاننا ھے، شجاعت سخاوت سوں پچھا نتا ھے۔ شوم
کوں سخاوت کا لذت معلوم نیں اچھتا، شجاع ھر گز
شوم نیں اچھتا۔ شجاع جیو پر نیں نظر کرتا سو زر
پر کیا نظر کرے گا، شجاع اپنے ناؤں کا عاشق ھے
وو سیم و زر کیا کرے گا۔ دنیا مہمان ھے کیا تھمش
سیم ھور زر، یو سیم ھور زر صدقہ ھے ایک تل کی
خوشی پر۔ اپے گئے پچھیں پیکا جائے گا ولے ناؤں
جاسی نا، ناؤں کام آوے گا پیکا کام آسی نا۔ سخاوت
بہت بڑی بست ھے کر جان، سخاوت ھر دو جہان کا
پشتی وان، سخاوت میں دین سخاوت میں دنیا
سخاوت میں ایمان۔ اس دنیا میں دو دیس خاطر

اپنی سورات دھرتا، کچھ اخرت کی فکر نیں
کرتا - وو ابد الاباد کی تھار ھے، یہاں تے وھاں
جانے کیا بار ھے - یو بات ھے جنوں لوگاں آتے ھیں
تیوں چل جاتے ھیں، جیسا یہاں کرتے ھیں، ویسا وھاں
پاتے ھیں - یہاں اچھکریچ اپنا گھر واں بندھانا
ھے، ایک دیس تحقیق یہاں تے واں جانا ھے - ھمیں
یہاں آے ھیں وھاں کے کچھہ کام کرنے خاطر، یاں
اچھہ کر وھاں کے کام فام کرنے خاطر - جنے یو فام کیا،
اُنے کچھہ کام کیا - عاقل پر اپتا سمجہ کر کچھہ نا کرنے
تھے بہت کچھہ لازم آیا ھے، یا جاھل ھے یا شیطان
بات ماریا ھے، یا دیوانہ ھے یا حضرت پر ایمان نہیں
لیا یا ھے — نیں تو کیا معنی دھرتا ھے اتنا عقل دھرے،
سمجھے ھور نہ کرے - جو کوئی عین جاگا پر دغا کھائے،
جیتا عقل اچھے تو بھی اُسے عاقل کہیا نہ جائے - اگر
تجہ میں کچہ پہچان ھے، تو تیرا نفسیچ تیرا شیطان
ھے - سینے میں شیطان، کیوں آوے یاد رحمان - اگر
انسان ھے تو اپس کوں ھور اپنے شیطان کوں پچھانے،
یو دشمن اسے دوست کر نہ جانے -

القصہ زورآور سوں لگیا ھے کام، اتال یہاں بہت
ھونا عقل بہت ھونا فام - زور آور کوں زور سوں نا ھنکارنا،
زور آور کوں ھنر سوں بارنا - اتالیچہ تے کچھہ سمجہ کر

اپنا لشکر سج کر ' کیا ھوا جو پانچھ لاک جوڑے ' کام کے
لوگاں بہت تھوڑے - کام کے لوگاں کیا بات مین پڑے ھیں '
کام کے لوگا ں کیا بازار میں کھڑے ھیں - کام کا آدمی
ھزار میں ڈھونڈے تو ایک ملتا ' اصیل یک بیڑے پانیچ
پر ھلتا - ولے عزت بہت منگتا ' حرمت بہت منگتا -
جو اھل ھے ' اُس کے آنگے یو کھانا پینا سہل ھے - بھلے
لوگاں کی یو چھ ھے گت ' فارسی میں کتے ' اول عزت
دویم نعمت - اصیل مہر و محبت کا بھوکا ' اصیل شفقت
ھور مروت کا بھوکا - جو بادشاہ اصیلاں کوں منگتا اُسے
کچھہ جفا نیں ' که بولے ھیں ' اصل تے کچھہ خطا نہیں '
کم ذات تے وفا نہیں - کام پڑے بغیر کس کا ذات دس
نہیں آتا ' بھلا ھور برا اصیل ھور کم ذات دس نہیں
آتا - سبیچ بڑیاں باتاں کرتے ' یک بات کوں سو حکایتاں
کرتے - جس آدمی میں بہت اچھے گا گیان ' اُسیچ میں
کچھہ ھے بھلے برے کی پچھان - آدمی بہت بڑا گوھر
اُس گوھر کوں پرکنا ھر کسی کا کام نیں ھر کسی میں
یو دور بینی ' یو نازک فام نیں - یو خدا کا دینا ھے '
یاں کیا زوراں سوں لینا ھے - اصیل کی بلا دور ' اصیل
تے صاحب شرم ' حضور ' اصیل لوگ بادشاھاں کوں بہت ھیں
ضرور - اصیل پیکاں پر نظر نیں کرتا ' اصیل اپنی شرم
کوں مرتا ' اپنے نیم دھرم کوں مرتا - جو کچھہ ھوتا خدا
کا بھاتا ' برا وقت کیا پوچھہ کر آتا - توں عقل بادشاہ '

توں صاحب سپاہ ، تجے واجب ہے چن چن کر خوب لوگاں
ملانا ، ایک جا گا نہیں بل پھبیا تو یک جاگا دھندا اچانا۔
دشمن تے مکھہ نا موڑنا ، لہوا ھات کا نا چھوڑنا۔ لہوے
تیچ بادشاھی آئی ، انگے بھی لہواچ کرے گا رھنمائی - لہوے
کوں دے ست ، پچھیں کیوں نبرتی جہت - دل گھٹ
اچھنا ، مرد کوں ھوے کا چت اچھنا - یکھادے وقت
خدا نا کرے اگر راجوت اڑے ، پچھیں تو لہوے سونچھ
کام آ پڑے - لہوے کوں زور اچھے گا تو راجوت چلے گی ،
نہیں تو راجوت کھڑی نارھسی آخر تلے گی - اگر راجوتیچھ
تے بادشاھي آتی تو سب کوئي کرتا ، کوئی نا گزرتا۔
لہوے کے سر سہرا ، لہوے تی عزت تیرا - جیکچھ دلاے سودلا ،
دلاور لوگ ملا - پادشاھاں کوں نہاتنے کا نین پھبتا بل ،
چھوڑتا کوں کدھر جائیں گے نکل ، یہاں تو واجب ہے
کچھہ کرنا عقل - پادشاھاں کا کام دل جوڑنا ہے دل
سوں پر دل توڑنا ہے - یو دو دیس کی دنیا کوئی
دیکھیا کوئی سنیا یاں کچہ کرنا ہے ، اگر ھزار برس جیوے
تو بی آخر مرنا ہے ، دنیا میں آنا ہے ناؤں چھوڑ جانا ہے۔
انگے کے لوگاں آنہارے ناؤنچھ پوچھتے آتے ، مرد کے نانوں
تیچ مرد کوں پاتے ، بڑا کر جانتے اعتقاد لیاتے - مرد
اپنے نانوں پر بہوت گرم اچھنا نہ سرد ، فارسی میں بھی
کتے ھیں کہ نام مرد بہ از مرد - ایسے زندہ دلاں کوں
موے نہیں کتے ھیں ، خراب ھوئے نہیں کتے ھیں -

یو دا تم جئے سو لوگاں ، یو کاماں ، کئے سو لوگاں - انو کوں خدا جانتا خلق خدا جانتا ، نہیں تو چپ کسی کوئی کیوں مانتا - لیتے دیتے انو کوں خوب نہیں کہتے ، یہاں دئے لئے بغیر بندے ہو رھتے - مشقت ہور ھمت تے ہوتا نام ، یو نام بہت بڑا کچھ ھے کام ، اول نام آخر نام سب کوں نام سونچہ ھے کام - خدا بھی نامیچہ دھرتا ھے ، عالم بھی اس نامیچہ سوں کام کرتا ھے - جن نے جو کچھہ پایا ، سو ھمت ہور تدبیر سوں پایا ، دولت کوئی ماں کے پیٹ میں تے نہیں لیایا - بڑا ہوتے منگتا ھے تو بڑے لوگاں کوں پیدا کر ، بڑے لوگاں تے کیا ہوے گا گھرے* لوگاں کوں پیدا کر - بڑے لوگاں کی بڑی فکر بڑی دھانوں ، بڑے لوگاں کی عقل اس حد لگن دوڑتی جاں لگ خدا کا نانوں - نھنے لوگاں کے ھات تے کیوں ہووے گا بڑا کام ، توں عقل پادشاہ یو تجھے بہتیچ ھے فہم ، تجی روشن ھے تمام - یو بولاں لوگاں رکھے ھیں چن چن ، سکلائی بد دھلیز تلک گھر گھت کے دوڑ باڑی لگن - بگولا ہزار پر دھرے گا ، تو کیا بھری کا کام کرے گا - جیتا تیز ہوئے سوئی ، تو کیا شمشیر کے برابر ہوئی - بلی کوں باگ کا کس آئے گا ، لانڈا کا چیتے کے جھانپ بھاے گا - کھلگا ھتی کے کام سارے گا ، سیاہ گوش شرزے کے ابھالے مارے گا - بڑے آدمی کون بڑا کام فرمانا ، نھنے آدمی کا کام گھر میں آنا جانا بخرے لانا لے جانا - نھنے آدمی

---

* (ن) کھرے

تے کچھہ مختصر کام لینا، نھنے آدمی کے ھات بڑا کام
نا دینا - آدمی کی ذات سے جیوں تیوں کام چلاتا ھے،
ولے کام کے وقت جان کام پڑتا ھے وھاں دغا کھاتا
ھے، گھا برا ھوتا ھے، گنواتا جاتا ھے - تقوا
قرار نیں اچھتا، ھمت نکل جاتی دل یک تھار نیں
اچھتا - دیکھا دیکھی تقلید کام سرانجام کوں انپڑنا
مشکل، ننگ نام کوں انپڑنا مشکل - کام نا تمام، ادنتری
سکھیا سو کام - آدمی ھی بات کرتا ھے، ھر ایک کام
کوں سو رات کرتا ھے - پاچ ھور کاچ دونو ھرے ھیں، ولے
دانش منداں یہاں فرق کرے ھیں - کاچ میں کیا پاچ
کا جھلک جھلکے گا کنکے میں موتی کا تھلک تھلکے گا -
گرچہ ھم رنگ ھیں کنکا ھور موتی، ولے موتی کی جوت
کنکے میں نیں ھوتی - پاتی سب اکیچہ جنس ھے سب
جاگا بہتا پارا، پئی تو معلوم ھوتا ھے کئیں میٹھا
کئیں کھارا -

القصہ اگر تجھیں کچھہ زور اچھیگا تو عشق
تجھہ سوں صلح پر ھوے گا راضی، وگر زور تجھہ میں
نا اچسی تو عشق البتہ تجھہ پر کرے گا دست درازی،
ھشیار ھو تو کچھہ کا کچھہ ھوے گا اتالیچہ تے کر کچھہ
کار سازی - جان تے دشمن نے مطلق زبوں پایا، پچھیں
دگا دیا - دسرا اگر دشمن ھوا تو سہل ھے، ولے اپنا
دشمن اپی ھونا بہت جہل ھے - لوگاں تھوڑے ھوے تو

ہوے ولے خوب اچھتا، بہت کام کے دلاور اپروپ اچھتا۔
جو ایک ہزاراں پر اتھے، ایسے لوگاں ملے تو دشمن کا مدہ
تتے، دشمن کا لشکر پھٹے۔ بہوتاں میں تھوڑے بڑے چل
جاتے تھوڑیاں میں بہت بڑے کام نہیں آتے، بہوت برا
وقت لیاتے۔ پچھیں تھوڑیاں میں بہو تیچھ تھوڑے ہوتے،
کام مشکل ہوتا بات کی روڑے ہوتے۔ جو کوئی ہمت کے
میدان میں رہے کھڑا، اس کے آنگے خداچ بڑا۔
خدا بھی ہمنا کوں ہماری ہمت آزماتا ہے، خدا کوں
بھی ہمتکا بہت کام بھاتا ہے۔ ہر ایک کام اپے
سنبھالتا آتا ہے نہیں تو کیا ہمنا تے سنبھالیا جاتا ہے۔
اگر روچہ ہے سنبھالنہارا، تو مرداں کوں ہمت بغیر
کیا چارا۔ اگر ہمیں دشمن پر ہمت کر نہیں دھسے، تو
ہمنا یو پڑیا ہے نکہ خدا ہلسے۔ وو بیٹھیا ہے آزمانے،
ہور ہمنا میں اپتے بھانے۔ ہوای بی عجب مرد ہیں،
بہت کوئی بڑے فرد ہیں۔ کسی کی بات کوں یہاں تھاوں
ناہ ہونا، اپنی تعریف اپیچ کرنا۔ راجوت بھی دراصل
عاجزی کی نشانی ہے، قوت کچھہ اور ہے قوت کی کچھہ
ہور عالی شانی ہے۔ راجوتاں ضرورت کی حکایتاں ہیں، آخر
کیہ واچھہ کام آرے گا باقی باتاں ہیں۔ جدھر چلتا، اودھر اول
پانوں اٹھتا، آخر لہو یچ پر تال تتتا۔ لوگاں خوب جوہر دار لوگاں
کون بسر تے، پھترے ہور کنکرے سو جہار (ن) کرتے۔ جنوں میں

(ن) جمع۔

ایسے کاماں ہوئے دخل، انو میں کیا ماتی اچھے کی عقل - جوہردار
لوگاں ہات تے جاتے ہیں تو وقت پر کیا ککر بہتر کام آتے
ہیں - خوب لوگاں جائیں گے، پچھیں کیا برے کام آئیں گے -
خوب لوگاں تے ملتا ہے ملک ہور مال، خوب لوگاں رکھتے
ہیں ملک کوں سنبھال - جسے توں کچھ محبت سوں دیا،
اسے توں اپنا کیا - مشہور ہے کہ جدھر ہنڈی دوئی،
اودھر سب کوئی - جسے توں اپنا کیا ووچہ تیرا، ہر
کسی کوں نکو جان کہ یو وقت پر ہے میرا - عاقل آگیچ
جانتا، ناداں پچھیں تے پہچانتا - اپنیاں کوں اپنے کرنا،
اپنیاں تے مال دریغ نا دھرنا - اپنے سو اپنے، پرائے سو
پرائے، پرایاں کوں اپنیا میں کیوں لیا یا جائے - اپنیاں
میں بہت تواضع بہت تعظیم، نوے سو نوے قدیم سو
قدیم - کہتیچ ہیں کہ اول خویش بعد از درویش - اتال سب
خوب دستے ولے سن رے جیوا، گھر کوں دیوا تو مسجد کوں
دیوا - یو وو قصہ کہ چار بلای چوہے ائے سدو گھر کی ریت،
بہار کے آکر کھا گئے گھر کے گائیں گیت - آشنا کوں جانتا بیگانے
کوں پچھانتا - دنیا میں اپنایت خوب ہے، اپنایت غایت خوب
ہے - مال ملانے منگتا تو مال ملاتیاں کوں منگ، دلیر لوگ ماتے
ہتیاں کوں منگ، خدا ہور رسول کے بہاتیاں کوں منگ، ریجھتے
ہور ریجھاتیاں کوں منگ - کچھ مشکل پڑے بغیر
خوب لوگاں پچھانے نہیں جاتے، وقت پر سب کوئی کام
نہیں آتے - پادشاہ نے ہریک ملک تدبیر میں پڑ کر لینا،

تدبیر نا بھی تو لڑ کر لینا جھگڑ کر لینا - سال میں یک گز زمین تو بھی فکر کرنا جو ہات آوے ' کچھہ بھی لینا تا سال خالی نہ جاوے - جن نے چار نہنیاں کوں سمیٹا و و بڑا ہوا ' چار بڑیاں میں آپی بھی کھڑا ہوا - بڑے ہوے ہیں سو سعی کرتے کرتے ہوئے ہیں ' ہمت دھرتے دھرتے ہوئے ہیں - گڑکوٹ لینا ملک لینا ایک کا ملک ایک کوں دینا یو پادشاہانچہ کا کام ہے ' اس خوشی کی لذت دسریاں پر حرام ہے - کون انسان اس خوشی پر ہے ' کسے یو خوشی میسر ہے - خوب عورت خوب کھانا ' خوب لہرا خوب گھوڑا ' یو سب کسے میسر ہے تھوڑا تھوڑا - پادشاہاں نے اپنی خوشی نا بسرنا ' اپنی خوشی کی کچھہ فکر کرنا - تو پادشاہ ' تو عالم پناہ ' تو ظل اللہ ' تو صاحب سپاہ - پادشاہاں سب تے بڑے سب تے معتبر ' انو کی خوشی ہور دسریاں کی خوشی کیوں ہوتی برابر - پادشاہاں تیر ترکش کمان اھوا سپر اپنے سنگھات لے کر مستعد ہو کر ' سب کوں دلاسا دے کر ' مہابت سوں ' صلابت سوں - جیوں ترکش بندی کا قاعدہ ہے ' جس بات میں ترکش بنداں کوں فائیدہ ہے ' خوب نہادش سوں ' خوب آرائش سوں بہار انا ' بہار آئے تو غافل نہ ہوتا ہشیار آنا - اپنی مردی کا سنگھار اپے دیکھنا ' اپنے لشکر کوں دکھلانا - دسریاں کوں دیکھہ اُمس آوے ترکش بندی کا ہوش آوے - ترکش بند ترکش بندی

کرے، تو جوت اچھے وہ بھی جوت دھرے - تورکش کندی کا عالم (ن) بو لیچہ ھیں کہ الناس علیٰ دین ملوکھم باد شاھاں بڑے ترکش بنداں ترکش بنداں کوں اینون بات دکھلاتا، اینو ترکش بندی پر لیاتا - اینو دیتا بنداں تو ترکش بند کا دل قوت پکڑتا ھے، تو ترکش بند لڑتا ھے، ھمت یاری دیتی ھے آگ میں پڑتا ھے - جو پادشاھانچ یو روش چھوڑے، تو کدھرتے ترکش بندی کریں گے نگوڑے - جو کام پادشاھاں کوں بھاتا ھے، عالم سب اُسیچ کام پر آتا ھے - جو کوئی جو کام کرتا ھے سو پادشاھاں کوں رجھانے خاطر کرتا ھے، پادشاھاں کوں خوش آنے خاطر کرتا ھے، اپنی مراد پانے خاطر کرتا ھے - پادشاھاں مظھر اعظم ھے، خدا سب کچھہ دیا ھے کیا کم ھے - جس کام پر قصد دھرتا ھے وو کام کرتا ھے کہ یاں جسے خدا دیا اُسے کوی نیں لیا اجارہ، عربی میں کھے ھیں کہ العاقل تکفیہ الاشارہ - اِس بات میں کہی وھی مھارت، تو دکھنی میں بھی بولے ھیں کہ تتو کون تومنی تیزی کوں اشارت - جن نے خوب فکر کیا اس کا کام ھوا خوب، کہاوت ھے طالب را مطلوب - یوں کچھہ ھوے تو پادشاھی کا سودا ھے، اپنا حکم اپنی دراھی کا سودا ھے - جن نے یوں کیا اُس کا نام ھوا، جاں عشق

(ن) اُدم

تمام لگیا وھاں کام ھوا - جیو اس کام پر دھرے ' فرصت ھے اگن کچھ کرلے - عشق پادشاہ بہت مست , بہت زبردست - مست کوں پٹیا کر اچھنا عقل کا کام نہیں ؟ بھر وسا اس پر بہا کر اچھنا عقل کا کام نہیں - پھر یا تو اُسے منا کرنے ھارا کوں ھے ' بڑے کوں نھنا کرن ھارا کوں ھے - دنیا ھے تورنا کچھ فکر کرنا - ھر کوئی نہات کر پادشاھاں پاس آتا ؟ پادشاہ نہاس کر کدھر جا تا - یک وقت توٹیا تو جوڑتا کوں ' پادشاہ نہاٹیا تو چھوڑ تا کون - غنیم اگن کیا کام جاتے اپینچ لوگاں تو دشمن ھو آتے - لوتقے نگاتے ' ھزاراں ھزار بلایاں ایاتے - اول اپنے اوگا نچ تے تر نا ' پچھیں دشمن کی فکر کرنا - کون پادشاہ مال دھن سوں نہات کر سلامت گیا ' جیوں نکلیا تھا تیوں امانت گیا - البتہ ننگاے ھیں ' یامفلس ھو کر گیا یا پکڑ لیا ئے ھیں - پادشاھاں کوں جتی خوشی اُتناچ دکھ بھی ھے ' جتنا نیک اتناچ بد بھی ھے - پادشاہ تو لگیچ جو لشکر گھوڑے ھتی ھے ' سب نہاتے پچھیں کیا بادشاھاں کی عزت رھتی ھے - مالی جیتا جیتا ھے ' ولے جھاڑ پیڑ تے اُکھڑے پچھیں کیا پنپتا ھے - شیشہ پھوتے پچھیں جڑتا نہیں ' پرکٹ ھوے پچھیں جناور اُڑتا نہیں - ہو بات دانش کا معما اس بات کوں فامتا کوں ' اسمان تت پڑیا پچھیں تھامتا کوں - حوض کی پال توٹے تو یکایک باندھی جاتی ھے ' ولایت گئے پچھیں بھی ھات آتی ھے - جیوں کمان کا تیر جوں بولے سو بات

یو دونو گئے تو مشکل ہے پھر آنا ہات - عقل دیا ہے
خدا نے آدمی کوں بڑا نگ ، پادشاہاں کوں تدبیر کرنا واجب
ہے ولایت ہاتھ میں ہے اگ - عشق کے انگے عقل کوں
کیتا گماں ، وہیچ قصا کہ ہتی کوں کل چڑی ضمان - عشق
کوں کون پتیایا ہے بھوتاں کوں لوٹیا بھوتاں کوں ننگایا
ہے - دنیا تماشے کی تہار ہے ، وہی بھلا جو اپنے تہار
ہشیار ہے - لوگاں اتال بہت بھسلا کھا نے ملے ہیں آوا سوا
ولے وقت کوں کام آن ہارا ہے سو اپنا خدا ، اپنی عقل
اپنی ہمت اپنا ہوا - یو مصحف کی آیت ہے سن ، سمج
ہور دل میں رکھ جتن ، کم من فیۃ قلیلۃ غلبت فیۃ کثیرۃ -
یعنی کوئی مرد ہیں جیو کوں عزت پروارے ہیں ، تھوڑیاں
نے بھوتاں کوں مارے ہیں - کیا کروں بولیا دل ہوا داغ
کہ گئے ہیں وما علی الرسول الا البلاغ - یعنی حاجب کا یو کام
ہے جو بولے راسک راس ، پیلاڑ اس پر عمل کرنا ہے سآن
ہارے پاس - اتا لیچتے اپس کوں سنبھال رکھ ، خوب لوگاں
ملانے پر خیال رکھ - خوب لوگاں ایکچ بار ملیں گے ،
چنتے چنتے کتیک دیساں کوں دو چار ہزار ملیں گے -
اگر فتح ہے تو بھی دشمن کوں موں پرتے ٹالنے کوں کوئی
ہونا نیچ ، واگر خدا نا کرے شکست ہوئی تو بھی سنبھالنے کوں
کوئی ہونا نیچ - اگر یک جاگا ہور ہارتا ، تو دوسری جاگا جاکر(ن) لہوا مارتا -
اگر دشمن کی فتح ہور شکست تے دل درھم نہیں ، تو
کیا اپنے گھر کا بی غم نہیں - اپس کوں ہور اپنے ملک

(ن) چاکر -

کوں سنبھالنے تو اچھنا ، یو آگ گھر کی بلا کوں جالتے تو
اچھنا - جیوں تیوں دلاوراں کوں جما کرنا ضرور ہے ،
بہادراں کوں جما کرنا ضرور ہے - پادشاہ وو خوب جو
لشکری کوں خوب کرجانے ، خوب لشکری کوں محبوب کر جانے -
مانک موتی اَنو پر تے وارے ، یو غازی مرداں جیو دین
ہارے - اگر کوئی منگتا کسی کا جیو لیوے ، جیو کوں جیو
نہیں تو جیو کے بدل پیکا تو بھی دیوے - پیکا ہات تے
نہیں دیا جاتا جیو کسی کا کیوں لیا جاتا - جیو لونے
کا بہت دل ، ہور پیکا دینا اِیتا مشکل - اگر توں منگتا
ہے کہ خلق تجھے منگے تو توں پیکاں کوں نکو منگ ،
جو تو پیکاں کوں منگتا تو تج میں ہرگز نارہسی رنگ ،
کام سب ہوے گا پھنگ - پادشاہاں کوں لشکر یچھ بڑا مال
جس پادشاہ کے خزانے میں یو مال ، وو پادشاہ دائم
خوش حال - اس پادشاہ کوں دائم فتح جا کے ترواز ، خاطر
قرار - زیاستی کام تج کر لشکر اپنا سج کر لشکر کے دل
سوں دل ساندنا ، پھتریاں کا کوٹ کیا کام آتا خوب
دلاں کا کوٹ باندنا - جس پادشاہ کوں خوب دلاں کا
کوٹ نہیں ، اس پادشاہ کوں اوٹ نہیں - پھتریاں کا کوٹ
گھڑی میں اوڑ جاتا ، اس کے آسرے کوں آتا - بہار کوئی جھڑاپے
ہارا اچھے تو دو ہیس کوٹ میں جانا ، نہیں چپ کوٹ میں
جانا کیا مانا ، عبث دل میں فکر ایسی فا لیا نا - لشکر
میں سو کوٹ ، جا نو ہات میں باندھ کرئے موت - جو

سر یا پانی ہور دانہ، تو ویچھ ہوا بندی خانہ۔
پچھیں کام ہوتا سخت ؛ قول منگنے کا آتا وقت۔ کسی
کا نہیں سنیا کہیا ؛ کدھر نکل جانے تے ہوی وہیا۔
دشمن کے لوگاں آتے ؛ بند پکڑ کرلے جاتے۔ وو عاجزی
وو شرمساری ؛ توبہ الہی یو بڑی خواری۔ اس واقع (ن)
سوں جو کوی جینے کی ہوس کرتا ہے ؛ اس جیونے پر
یو مرنا ہزار جاگا شرف دھرتا ہے۔ لوگاں
لڑکر مریا بولیں گے ؛ مرد تہا ؛ شاباش خوب کریا بولیں
گے۔ اگر دل میں ہے مردی کا ہوس ؛ تو مرد کوں دنیا
میں فاؤنچ بس۔ پادشاہی کا کیا سواد عاجز ہو یکس
کے بند میں جانا ؛ جاں پادشاہی کا رچ ہے وہاں یو کیا
مانا۔ خدا ایسا وقت کسی پر نا لیا وے ؛ مرد کوں عار
پر نظر کرنا ضرور ہے جو کام عزت پر نا آوے۔
مرداں کوں یو جاے مہک ہے اس میں کیا شک ہے۔
و تو سب ہوا اتال یو کہنا ؛ یو فکر کیا سو قایم کیوں
کر رہنا۔ توں تو جوں جیوں پکڑ رہیا ہے تن ؛ یو بھی
ماتی کا کوت ہے کولک کرے کا جتن۔ عشق نے
بہوتاں کے ایسے کوت لیا ہے، لیا سو اجھوں کسے پھرا
نہیں دیا ہے۔ توں عقل پادشاہ ہور اس کوت پر
بھروسا کیا ہے ؛ کیا مست ہے اپے کیاں کا شراب
پیا ہے۔ کوت سو دلاں کا چلتا کوت ؛ جس کوت پر
دشمن نہ کرسی چوت۔ جس کوت کوں کوت کہیا جاے سو

واخے (ن)

یو کوت ھے' جس کوت میں رھیا جاے سو یو کوت ھے - یوکوت ھوے تو و کوت سہاوے' یو کوت نہیں تو و و کوت کیا کام آوے - کوت کوں ھور ملک کوں لھوا سنبھالتا ھے' جیسی بلا آتی ویسی بلا کوں لھوا تالتا ھے - لھوے تے لوگاں ترتے ھیں' تو آکر یکس کی طاعت کرتے ھیں - لھوا غازی' جن نے لھوا ھات پکڑ یا اس کی دائم پیش بازی - خدا کا رسول خدا کا قبول مقبول اسے یوں بھایا ھے اُن نے بھی یوں فرمایا ھے' یو حدیث آیا ھے - اس میں کچھہ نیں شک ھے که رزقی تحت ظل رمحی یعنی میرا رزق میرے نیزے کی چھانوں تل ھے' جو کوئی مرداں ھیں انو کوں یو بل ھے - مرد نے روتی لھوے کے زور سوں کھانا؛ چار مرداں میں اپس کوں مرد کہوانا' اپنے نانوں کا علم اُچانا - جو عالم میں یو بات ھوئی فاش' جو کوئی سنے سو کہے شاباش شاباش - جوں حضرت کتے یک دیس یکس کے گھر گئے تھے مہمان' وھاں لھوا نہیں دیکھے تو نیں اس کے گھر میں ھرگز کھائے کھان - که تیرے دل میں غذا کافیت نہیں' خدا کی رضا کا نیت نہیں -مرتضیٰ کوں ذوالفقار آیا تو مرتضیٰ اس جاکا کوں انپڑے' تو سب انو کے زیر ھوے تو سب انو کے ھاتھہ تلے سنپڑے - لھوے کا مواتب بہت بڑا ھے' لھو اعرش پر کھڑا ھے - پیغمبر که خدا کے رسول تھے انو اپے لڑے'

انو کے اصحاب بڑے - ان کا دانت مبارک شہید ہوا، تو دین کا دولت مزید ہوا - کفر کوں اسلام کئے ، خدا فرمایا تھا سو کام کئے - یو محنت یو جفا کسے بھاتی ، بیٹھے بیٹھے ولایت آتی تو انوکوں آتی - وو تہامی ، ہور خدا جیسا حامی - ایتا اچھکر ایتے دکھ میں پڑے ، لہوا لے کر میدان میں کھڑے - کافراں کے خون ہوئے تو کافراں زبون ہوئے - خواج دئے ، دین قبول کئے - یو فتح تو ہونی تھی جو مال پر نظر نہ تھی دلاور لوگاں پو نظر تھی ، انو بڑے تھے انوکوں اول آخر کی سب خبر تھی - اول یاراں تھے تھوڑے ، رہتے رہتے بہوت جوڑے - تربیت ہور تدبیر کے صاحب تھے ، شمشیر ہور تدبیر کے صاحب تھے - قول و قرار تھا ، وعدہ استوار تھا - بات میں خطا نہ تھا ، یک بات تے دوسری کوئی کتا نہ تھا - اتال بھی اگر کس میں پاک نیت ہور ہمت ہے ، تو انونچ کے فرزنداں انونچ کی امت ہے - اتاں کیا خدا جدا ہے ، اتاں بھی وو ہیچ خدا ہے - اتاں بھی بہوتاں نے تھوڑیاں تے بہت کچھہ ملائے ہیں ؛ ہمت کئے ہیں میدان میں آے ہیں ، محنت دیکھے ہیں ، اپنی مراد پاے ہیں - گنج کیا بے رنج ملتا ہے ، رنج دیکھتے ہیں تو گنج ملتا ہے - خدا پر توکل کرنا ، دل پر خوشی دھرنا ، ہمت کوں نا بسر نا - کولگ صبا اٹھ چاروں طرف کا غم کھانا ، دنیا دو دیس یہاں غم کھانا کیا مانا -

مرد یو بات یاد رکھتا ھے ، نہیں بسرتا ھے ، مرد کا
یقین پورا ہوا تو خدا بھی مدد کرتا ھے - ہر روز
خوشی کر ہور اپنا لشکر سج ، سمجھہ بازو ڈھونک ہور
بادل ہوکر گرج ، مرد کوں رج ہو رج - یو بات نکو بسر ،
جتنا سکے گا اتنا اپنا لشکر درست کر - جس لہوے تے بڑائی پائے ،
اُس لہوے کوں بسریا کیوں جائے - لہوے تے یو ملک یو راج آیا ،
لہوے تے یو تخت یو تاج آیا - لہوے نے سایۂ
خدا خلیفۂ خدا کہوائے ، لہوے تے اس مراتب کوں آئے -
پادشاہاں کوں لہوے بغیر واجیچ نیں ، آخر بھی لہوے
بغیر علاجیچ نیں - جیتی فکر جیتی عقل آے ، ہات تے لہوا نا
ستیا جائے - آدمی جس پر دھیان رکھتا ھے تو کچھہ بی
ہوتا ھے خالی نہیں جاتا ، خدا کی درگاہ نا امیدی کفر ھے
نا امید ہونا خدا کوں نہیں بھاتا - آیا اگر کوئی پادشاہ اپنا
ملک چھوڑ ضرور کوں ہور ایک پادشاہ کے ملک میں
جاوے گا ، تو کیا اپنے ملک کی جیسی خوشی پاوے گا ،
جیو نہ بھاوے گا - پادشاہی چھوڑیا سو تل آوے گی یاد ، اس میں
کیا ھے سواد - کچھہ نہیں رچہ نہیں ، - جو کوئی پادشاہ ھے اسے
ضرور ھے جو اپنی عاقبت کی فکر کرے ، فرصت کا وقت
غنیمت کر جان تدبیر پر من دھرے - پادشاہاں کی
یکیلی نہیں ذات ، عالم عالم اچھتا پادشاں کے سنگھات -
پادشاہاں کوں بہت اچات خوب نہیں ، پادشاہاں کوں بسرات
خوب نہیں - مثلا ھے دکھن میں ، اگر کوئی سمجھے من میں ، لوت کا لوت

کا کلوت ، لت میں لت غفلت ، چھوٹا تولکیچ ہے جو لگ ہے نیم دھرم ست - تو بھی عقل پادشاہ ہے ، عالم پناہ ہے صاحب سپاہ ہے - فرصت دھرتا ہے ، جو کچھہ کرنے منگتا ہے سو کرتا ہے - تیرا فہم تیری دانش تیری دانائی مشہور ہے ، میں تیرا دولت خواہ ہوں کیا کروں مجھے یو بولنا ضرور ہے ، اس جاگا چپ رہنا نمک حلالی تے دور ہے - بیت :-

حرامش بود دولت پادشاہ　　که هنگام فرصت ندارد نگاه

وقت پر دشمن چپ رہتا ، دوست جو کچھہ جانتا سو کتا - جس کا دل صاحب خاطر جلے گا سو بولے گا جس کا دل صاحب خاطر تاپایگا سو بولے گا - ابی تو یک بار بولنا میانے ، پچھیں صاحب کا کام صاحب جانے - جان کر چپ اچھنا نمک بر حرامی ہے ، یو تمام خامی ہے - تجے چھوڑ میں چڑنا کس گہات ، جو کچھہ تجے بات سوجھے بات ، جو کوئی صاحب سوں یوں اختیار اچھے اس کا دل صاحب خاطر کیوں نا پکڑے اچات —

عقل پادشاہ ، عالم پناہ صاحب سپاہ نے یو سب سن وہم کوں گل لایا ، وہم کا اندیشہ بہت بہایا - کیا شاباش وہم ، ترا بہت خوب ہے فہم - تیری فکر میرے خاطر آئی ، تجھے ہم وزیری دینا ہم پیشوائی - اگر فلاطوں اچھتا تو تیرے فہم کا داد دیتا ، بلکہ خدمت کرتا کچھہ فیض لیتا - جانتا کہ خدا کے عالم میں ایسے بھی خرد مند کامل ہیں ، صاحب ہمت صاحب دانش صاحب دل ہیں - جوں فارسی

میں کتا ہے فرد :—

حریفاں بادہ ہا خوردند و رفتند	ولے خم خانہ را ہموارہ نہ بردند

خدا کی خدائی اتاں بھی دونچ ہے جیوں اول تے آئی، وہی خم ہے وہی شراب، وہیچ مستاں ہیں، ویسچ داناء ویسچ عاقل ویسچ زبردستاں ہیں - جاں خدائی کی بات آئے واں نیں کر نہ کہیا جائے - فارسی میں بھی کتا ہے بیت :—

دیدہ را بکشا ببیں دل را مہ فگن در کہاں

مردیست در ہر پیرہن مغزیست در ہر استخواں

اے وہم، تجھ پر مجھے بہت آتا ہے رحم - دل نے تجھے نیں جانیا، تیری قدر نیں پچھانیا — توں بہت دور اندیش، تجھے ہم پادشاہ منگے ہم درویش - توں کیا یو بات کیا ہے، تمام کرامات کیا ہے - دانش مندان نے طاق بلند پر ہاتھ رکھے، لوگاں نے اس کا ناؤں کرامات رکھے - دانایاں میں یوں چلی ہے بات، العقل نصف الکرامات - وہم کیا سو باتاں بہت خوب ہیں بہت معقول ہیں کر دل میں لایا، فی الحال لشکر بھیج کر دل کوں ہور نظر کوں بند کرنے فرمایا - کہ ہمارے شہر میں آے کیا مدعا ہے، جو کچھ وہم کتا سو خوب کتا ہے - وہم کی باتاں کا اثر چڑیا جو کچھ وہم کیا تھا سو اس کا ماں کے خیال میں پڑیا - دائم اس کام میں جیتاچ اچھے تو کام رہیا، یک تل بسریا تو کام گیا - جو کام پکڑے بھی گھٹ پکڑنا،

خوب وقت پکڑنا ، مرد دانائی کا ہت پکڑنا۔ نہیں تو ان نے
آیا کچھ بولیا انے آیا کچھ بولیا ، دل میں کا ثت
باندیا تہا سو کہو لیا ۔ اپنی فکر ہوئی دانا داں ، لوگاں
کی فکر آئی مہانے میاں ۔ پادشاہاں روشن دل ہیں ،
خدا کے خلیفے ہیں خدا سوں مل ہیں ۔ معلوم ہوتا
آخر تا اول ، یو لوگاں انوکے پڑتے انوکی عقل ۔ ہر ایک
بات سر چڑتی ، پچہیں عادت وہی پڑتی ۔ اپنی عقل کا
سودا کیا ، اپنی عقل کا امداد کیا ۔ اپنی عقل ہوئی
ہوائی ، جانو لوکانچ کرتے پادشاہی ۔ اس کی کچھ نہیں
تدبیر ، یو جانو ایک تہا شگیر ۔ لوگاں کی عقل تے اگر خوب
ہوا تو بہی سہل امداد ہے ، اپنی عقل تے جو کچھ
خوب ہوا اس میں سواد ہے ۔ دانا کی عقل دغا نہیں
کھاتی ، دانا کی عقل بہوت کام آتی ۔ دل تازہ اچھتا ،
اپنے کنے اپنا اندازہ اچھتا ۔ اپنا مدعا اپے پا سکتا ، یکادے
وقت خدا نا کرے کام کیا تو بہی لیا سکتا ۔ اس دنیا کی
دیکھہ دہات ، کیا ہوں ایک بات ۔ جیوں تیوں عاقل اپنا
کام کر لیتا ، عاقل اپنا کام جان کیوں دیتا ۔ اپنی عقل
سوں اگر دسرے کی عقل ملے تو واہ واہ اس تے بہی کیا
خوب ، عاقل لوگاں بہت ہیں مطلوب ـــ

بلند عقل دل کا اجالا ، بہوتیچہ خوب بہوتیچہ آلا ـ
یو بات سمجہا یا ، یہی قصہ کتے تھے سو آیا ۔ کہ وو یاقوت
کی انگشتری جو دل نے حسن دہن من موہن تے عاشق

هو لیا تھا ، وو انگشتری کچھ مصلحت دیکھ نظر کوں دیا تھا - ولے سدا راں اُس انگشتری کوں ایسے وقت گھڑے ، کہ جو کوئی وو انگوٹی موں میں رکھے تو کسی کی نظر نا پڑے - ہور دسری خاصیت اس میں یو تھی کہ جو کوئی وو انگوٹی رکھے اپنے سنگھات ، اس کی نظر تلے دسے چشمۂ آب حیات - نظر وو انگوٹی موں میں لے کر ، سب کی نظراں کوں دغا دے کر ، ہنستا کھیلتا اُس عقل پادشاہ کے بند میں تے بہار آیا ، خیال کا وھانچہ خیال لایا - بھی ہزار شوق سوں ہزار ذوق سوں ، دیکھنے اس حسن فارکوں ، دیدیاں کے سنگھار کوں ، دل کے آدھار کوں شہر دیدار کوں ؛ جانے اختیار ہوا ، پانوں سار ہوا - نظر تھا طالب ، طلب تے غالب ، بیگیچہ شہر دیدار میں ، رخسار کے گل زار میں آیا ، سیر کرتے کرتے دھن کا چشمہ دشہد ہور لبن کا چشمہ جسے ابلوج نبات کہتے ہیں ، جسے آب حیات کہتے ہیں ، سو اس رخسار کے گل زار میں پایا - نظر لالچی لالچ بھریا خام طبعی کر یا غلط قصد دھر یا - اُس شیریں چشمے تے آب حیات کا سواد دیکھے ، ایک گھوٹ پیوے ، ہور اپے بھی دنیا میں جیوے - جیتا ، کوئی ڈھنڈتے جیتا کوئی دھاوے ، بختاں میں لکھیا سو پاوے - بارے جیوں آب حیات پیونے کوں موں پساریا ، اپنا ست اپنا پت ہاریا - چوری دیا ، تتا خوری کیا - قضا اس وقت یوں گھڑی ، کہ ووانگوٹی موں میں تے نکل

اس آب حیات کے چھپے میں پڑی - فرد :—

امانت میں خیانت کیا ہے درکار
جو کوئی یوں ہوے اُسے کیوں ہوے بھلی بار

دغا کیا کر ، بہت پچھتا کر حیفی کھانے لگیا ، دل پر کچھ کچھ ایانے لگیا - لے ترسیا لے تپیا ، آب حیات کا چشمہ نظر تلے تے چھپیا - نظر حیراں تاواں تو ل کسے کہے کھول ، موں میں تے بہار نہیں نکلتا بول - فرد :-

گنوالیاچ توں اب کیا کھا تے پچھتاوے
یو بست وو نہیں جو گئی سوہات پھر آوے

نظر نتدھال ؛ نظر کا یو حال ، جو یکا یک رقیب کیں دیکھیا سو نظر کے لگیا دنبال - پکڑ یا جکڑ یا ، آزارد یا مار دیا ، دند سار یا جالیا ، اپنے گھر لے جا کر بندی خانے میں گھا لیا کتیک دیس یونچہ ٹالیا - نظر وہاں نیت بد لایا یہاں اس کا اجر پا یا - اس ہات کا اس ہات وہاں کا وہانچہ خدا نے دکھلایا - بہت دیکھیا خواری ، بدنیتی کی تاثیرساری - خدا کوں نہیں ڈرتا ، یکس کے مال پر کیوں نظر کرتا - پریشان درہم ، جدھر دیکھتا اُدھر اندیشہ هور غم - کوئی دست گیر نہیں کچھ تدبیر نہیں - یکا یک یک رات ، زلف نے جو اس دیس اپنے بالاں دئے تھے اُس کے ہات ، وقت پر یاد اچھو سو اس وقت وو وقت یاد آیا ، فی الحال یک دو بال لے کر بیگ بیگ اگ پر جلا یا - تو کا تویچہ دیکھتا ہے جو زلف حاضر ہوآئی ، پوچھی کہ

کیا حال ہے رے بھائی - کیا کیا پوچھیں گی میرا حال ' میں کیا بولوں اتاں - زلف کوں غم ذکر کر ' ہبت کم ذکر کر - ہر ایک بلا ہے سو مرد انچہ پر ہے ' صاحب مرد انچہ پر ہے - فرد : —

ہمت دینا مرد نے عاجز ہو کر اڑے کوں
رکھنا نظر وقت پر ہر یک وقت پڑے کوں

مردانچہ پر ہے قناعت ہور فاقہ ' مردانچہ پر گزرتا ہے یک آدھے وقت واقا - جسے دنیا میں غم نیں وو نادر , ہے خوشی غم سب مرد انچہ کے سر ہے - چلتا سو چھ اڑتا ہے ' چڑتا سو چھ پڑتا ہے - لھزار کا کھیل جو آگ سوں ہے تو یکادے وقت جلتا بھی ہے ' تیرالو جو دائم پانی میں غوطہ مارتا کدھیں دم کو نقیا جا تلملتا بھی ہے - پادشاہاں جو پادشاہی کرتے ہیں ' حکومت کا دعوی کرتے ہیں انو بھی کدھیں غم گین کدھیں خوش حال ایسیاں کا بھی یو حال - دکھ سیا سو مرد ' غم کے وقت خوش حال رہیا سو مرد - گنگا بھی دھوپ کالے میں نھنی برشکالے میں بڑی جنگل کا جھاڑ اسے کدھیں پھول پھل کدھیں پت جھڑی - اگر دایم اچھے یک وضا ' تو عبث ہے یو قدر قضا - یو اس کاچ ذات ہے ' جو دائم یک دھات ہے - مرد وو جو اپنے وقت کرے کل وقت ' ابوالوقت اچھے نہ ابن الوقت - ایسی جاگ نکواچھ کھڑا جو کدھیں نھنا ہوے کدھیں بڑا - واصل اسے کتے ہیں ' صاحب

حاصل اسے کتے ہیں - گھر گھر نکو پھرا آس ' اپے ہور
اپنی بھوک پیاس - جنے بھوک پیاس میں باندیا گھر '
وو فقر اسے کیا تر - دولت بے زوال سو یوچھ ہے ' مرداں
کا دھن مال سو یوچھ ہے بیت :—

دولتے را کہ نباشد غم از آسیب زوال
بے تکلف بشنو دولت درویشاں است

اول بھوک پیاس پر کھڑے رہنا ' پچھیں مرداں میں
بزرگی کی بات کہنا - باؤ کے جھاڑتے کوئی پھل لیا ہے ،
یہیں چھوڑ کر کوئی سادنا کیا ہے - بولیچھ ہیں کہ بھوک
ہور پیاس ' نبیاں ہور ولیاں کی میراث - کہانا بھوک کے
نوالے ہور پینا پیاس کے گھونٹ , اگر مرد ہے تو یوں چل
باقی سب بات جھوٹ - بڑائی جو پیکیاں سوں آتی , پیکے
گئے تو وو بڑائی بھی جاتی - نکو کر تو ایسی خام طمع '
یو بڑائی کس بڑائی میں جما - شرم نہیں آتی ایسی
بڑائی کرتے ' اس بڑائی پر بھی اینٹ اینٹ مرتے - وودیس
ہوتے جان وزیر ' بھی آخر فقیر کے فقیر - وو بڑائی
مغز میں تے یوں نکل جاتی ' جو پھر خواب میں بھی نہیں
آتی - بڑائي سو فقر و فاقہ کی بڑائی ' جو بڑائی خدا
ہور رسول کوں بھائی - حدیث نبوی صلعم الفقر فخری
و الفقر منی - دنیا کی بڑائي کئے تو کرنا ' ولے اپنا فقر
و فاقہ نا بسرنا - ایسی بڑائی پر یتا مغرور ہوجاتے ، جو
دسرے کسی کوں خاطر نہیں لیاتے - اول کیا تھے اتال

کیا ہوے آپس کوں پچھاننا، اپنے درہ جیسا دسرے کا درہ جاننا - دنیا کی بڑائی پادشاہانچہ کوں سہاتی، بعضے جو حد تے بڑائی زیادست کرتے سو انوکی عقل جاتی مد مستی چڑتی بے خبرا کی آتی - انو بڑائی کر خوشیاں سوں مارتے تالیاں، اوگاں پس غیبت کہڑے کھڑے دیتے گالیاں - یوبے ایماناں اوگاں کا حق اڑاتے، شرع پر حکم گالیاں کھاتے - دنیا کا حرص دنیا کی بلا میں گھالتا، بلکہ آخرت کوں بھی دوزخ میں جالتا - دنیا کی بندگی دین سوں کرنا خالق کوں سمجھنا خدا تے ترنا - عالم کو سب دنیا کا شغل لگیا، آخر اس دنیا تے کس کا دل نہیں بھگیا - جسے سب پکڑے ہیں اسے توں چھوڑ، توں خداچہ کوں پکڑ کہ تجھے کچھ نہیں جوڑ - جہاں استقامت، وہاں امامت - دنیا کا دھندا اگر کوے کا تو کر، ولے اپنی بھوک پیاس نکو بسر - جسے نیت نہیں، اسے بہیت نہیں - محبت سوں دل کوں معمور کر، جتنا سکے کا اتنا احتیاج ہور عاجزی دور کر - سبحان اللہ جو کچھ ہے استغنائی، وے یو استغنائی ہر کسی نہیں آئی - یہاں جفا کوں مارنا ہے، یہاں خوشی کوں سنکھارنا ہے - یو بہت مشکل ہے تہار، جو پارا آگ پر رہیا وو قائم النار - دنیا کی بڑائی کو اگن چلے گی، یو گھانس کی جھونپڑی بغیر آگ دھو پیچھ سوں جلے گی - یو سونے کی تہار نہیں جاگ، کچے سوت پر کو اگ لگے گا لاگ - حیات باؤ کا ہلنا چلنا، اس

حیات پر ایتا کیا اچھالنا - کچھہ نہ تھا سو کچھہ ہوا ہے ، کچھہ سمجھ کے ہچھہ ہوا ہے - دنیا جیوں دو پہر کی چھانوں ' اس دنیا کوں سر ہے نہ پانوں - دنیا دو دیس کی مہمان ' یو تحقیق ہے کر جان- یو جیونا سب یک دم ' اگر خوشی اچھو دگر غم - دنیا کا کام جیوں تیوں گزرتا ہے ' ولے وہی بھلا جو فرصت ہے لگن کچھہ کرتا ہے - جتنی راحت منگے اتنی محنت پر کھڑے ، تو نبی تو ولی تو بڑے - انو نے ہوا حرص تے نہیں پائی بڑائی ' انوکوں بھوک پیاس نے یاں لگن انپڑای - اگرتوں سمجھے گا یو عالی شانی ' تو عربی میں کہے ہیں کہ تجوع ترانی - یعنی کچھہ دیکھنے منگتا ہے تو بھو کا اچہ ، یو چکنائی ست تک روکھا چہ - جو کچھہ ہے سو اپنے نیم دھرم دورست میں ہے ' جو کچھہ ہے سو غریبی ہور غربت میں ہے - غریب فقیر ان کا کھانا ' سو فقر فاقہ تمام حاصل کا مانا - سو فقر ہور فاقہ خدا کچھہ نہیں کھاتا ' جو کوئی خدا کا عاشق ہو اُسے کھانا کیوں بھاتا - عاشق وو جس میں معشوق کی صفت آرے ' نہ کہ معشوق کچھہ بھاتا عاشق کوں ہور کچھہ بھاوے - جوں خسرو دہلوی ' یو بات کہیا بہت نوی - فرد :—

ہر کہ جویہ مراد از معشوق   گوئی او عاشق مراد خوداست

معشوق کنے معشوقیچہ کوں منگ ' عاشق کوں اس

بات کا بہت ہے تنگ - یو پختے لوگاں میں خامی
ہے، یو عشق میں نا تہامی ہے - یک تہار نظر ہور
سو تہار دل، ایسی عاشقی تے کیا حاصل - یہاں دل
کوں سنبھالنا ہے، جیو تے اپس کوں جالنا ہے - جوں
فارسی میں اس مقام پرآرہیا ہےہورکہیا ہے یودوبیت -بیت :-

در عشق ز پا فتادہ می باید امید بباد دادہ می باید
آنجاکہ ہمہ درد دل خود گویند دنداں بجگر نہادہ می باید

الہاس تے ہونا سخت، جو اپنی مراد کا ہووے
وقت - غم تے اپی عاجز ہو نا جانا، غم آیا تو غم
وں بہی کہانا - دوہرہ - جو لہنگن تو سہس بل جو
بہر جن تو ماس - اے سینہ کہکویا کیوں کہے ست تن
کا گہاس - مرد کہ ہیں پہول تے نازک کہ ہیں فولاد
تے سخت اچہنا، ہر یک جاگا ہمت سوں رہنے مرد
کوں بخت اچہنا - جس میں کچھہ فہم ہے جس میں کچھہ
دھرم، جیوں سنّا جیسا چہ سخت ویسا چہ نرم - دوہرہ :-

سیوست نہ چہاڈئے سب چہوڑیں پت جائے
اے لچہمی ست کی داس ہے پگ لاگے تجہہ گہر آئے

ابراہیم کی نیت ثابت تہی تو کافراں آگ میں سٹے
انگارے پہول ہو پاؤں تلیں آے، یوسف کا کوے میں
تقوا قرار تہا تو بہار نکلے پیغمبری ہور پادشاہی
پائے - مرد کوں قرار عجب کچھہ ہے، ہر ایک کام پر
اختیار عجب کچھہ ہے - ایک تل میں سو جنس سوں پہرتا یو عالم،

نہ دائم خوشی اچھتی کسے نہ دایم غم - سر پر چرخ پھرتا هے ' آدمی کدھیں اُتتا کدھیں گرتا هے - آدمی نہ اپنے بھاتے آیا هے نہ اپنے بھاتے جاے گا ' هور ایکس کا بھاتا هوتا هے اپنا بھاتا کہاں تے لیاے گا - جوں مرتضیٰ فرماتے هے جنوں کی بات دایم قایم' عرفت ربی بفسخ العزایم یعنی جیوں میں منگتا تھا تیوں نہیں هوا تو میں خدا کوں پچھانیا ' میرے هات میں نہیں هے کام هور ایک کے هات میں هے کر تحقیق جانیا - عارفاں بات بات میں دیکھتے جاتے ' ایک بات میں هزار بات پاتے - ذرے ذرے کوں تحقیق کرتے ' ایک تل اس کی معرفت کوں نہیں بسرتے - عارف وهیچ هے جو کوئی خدا کی معرفت سمجے ' حق شناس اُسے کتے هیں جو کوئی طریقت میں آ کچھ حقیقت سمجھے - خود شناسی خدا شناسی عارفاں کا کام هے ' جو کوئی عارف تمام اسرار هے اُسے کون نام هے - کدھیں کوئی هنستا هے ' کدھیں کوئی روتا هے ' یو دنیا هے یوں هوتا هے - دنیا کا کام بہت هے سخت ' اپنے نہیں ساتوں وقت - آدمی کوں پریشانگی هے بالیں بال ' خداچه هے جو وو رهتا هے یک حال

القصه بارے زلف نے دهوم کری ' بہت کرم کری - اِس بندی خانے میں تے ' اُس بلا آشیانے میں تے ' کچھه * فنه کر ' دست بند کر ' بهار کاری' اُس رقیب کوں اُس بد بخت بد نصیب کوں پچتاوے میں پاری - نظر کوں

* فن کر دست بندن کر

گلے لائی ' رخسار کے گل زار ہور شہر دیدار کی بات دکھلائی - کہی ایتاں جا ' اپنا مدعا پا - بیت :—

مروت بہت کی لت چوتی کی جائی
بلا تے بھار کاری بات دکھلائی

نظر زلف سوں وداع ہوکر چلیا سو دیدار کے شہر میں رخسار کے گل زار میں آیا ' حسن دھن کا من موھن کا جگ جیون کا ملاقات پایا - بیت :—

دل کا حسن کے دل میں بہت انتظار تھا
دیدار دیکھنے کوں دل امیدوار تھا

گھری ایک آہ بھریا گھری اساس ' گذر یا تھا سو قصہ کہیا حسن چھند بھری اوتار استری پاس - حسن نار کوں ' خوبی کی گل زار کوں ' محبوبی کی نوبہار کوں حیرانگی لگی ' پریشانگی لگی - کہ میں جانتی تھی کہ دل جیوں تیوں آوے گا ' بارے دیدار دکھلاوے گا ' میرا دل دل تے آرام پاوے گا - یوں نہیں جانی تھی کہ یو قصہ یوں کھڑے گا ' بھی ایسا وقت پڑے گا - ھر کوئی اپنی سمجھ پر گمان دھرتا ' بندہ کچھ سمجھتا خدا کچھ کرتا - غلبہ کیا اشتیاق ' بھی قوت پکڑیا فراق - دل میں کچھ لیائی ' اپنے غمزے کوں نزدیک بلائی ' اپنے عشق کی جو بات تھی سو اُسے سمجھائی فرد :—

کرنے آسان اپنی مشکل کا
راز غمزے سوں بولی سب دل کا

کہی اتال اس کا علاج یو ہے کہ توں ہور نظر دونو مل
کر ایک دل کر تن کے شہر کو جاؤ، ہور دل کوں کچھ
تدبیر کر تسخیر کر کچھ فن کر سحر ٹونا ٹامن کر
جیوں تیوں مجھ لگ لیاؤ۔ فرد :-

بارنا لگسی دل کوں آنے کوں
غمزے کوں بھیجی ہے بلانے کوں

حسن دھن من موھن جگ جیون کے فرمائے پر غمزہ
ہور نظر، لوگاں چنے چنے جلے جلے بھنے بھنے، اپنی
سنگہات لےکر شہر دیدار تے تن کے شہر کے اُدھر، رخ دھرے
یوں چلے سو منزل کی ایک منزل کرے۔ دو نو چست
دو نو چالاک دو نو روشن ضمیر دو نو دل کے پاک۔ دو نو
چڑ پھری اپنے کام میں بہوت کھرے۔ اما روایت یوں آئی
ہے کہ نظر جس وقت عقل کے منہ میں تے بہار آیا تھا،
عقل تو یچھ بھید پا یا تھا۔ کہ نظر یہاں تے جو جاوے
گا، البتہ کچھ فتنہ اُچاوے گا، کام کبل ہووے گا، کچھ
خلل ہووے گا بلا کچھ لیا وے گا۔ فرد :-

عاشق کی بات توڑ نکو اس میں ٹوٹ نہیں
عاشق کے دل اوپر جو گزرتا سو جھوٹ نہیں

دل میں رچ کر، اولیچھ تے سمج کر، لکھیا تھا اپنے
سرحد کے سرداراں کوں، کہ چاروں طرف کی مستعد رکھو
بہادراں کوں، اس نظر کوں اس قدر کوں، اس ملک میں
تے بہار جان نکو دیو، ہشیار اچھو خلل اچان نکو دیو۔ بیت :-

امر ہو تا سنبھال کر اپتا
جاتی کوں کوئی جتن رکھے کیتا

زہد وریا کا کوہ کر تھا ایک مقام، ہور رزق کا ایک بیٹا تھا تو بہ اس کا نام، اُسے فرمایا تھا یو چہ کام ـ کہ نظر کوں سنبھال کہ سر حد تے بھار نہ جاوے، مبادا کہیں کی بلا بساوے ـ جوں عقل فرمایا تھا کار بار، و ونچہ سب اپنی جا کا تھے ہشیار ـ بارے قضا یوں ہوتا ہے جو غمزہ ہور نظر، دونو بے خبر رات کی خماری سوں، بہت باری سوں، مل کر اس ڈونگر تلیں آے، اس ڈونگر تلیں ایک پھول باڑی تھی اس پھول باڑی میں کھڑے آسائش پائے ـ جاگا بہت بھائی، رات کے جاگے تھے تک نیند آئی ـ بیت :ـــ

غم میں عالم اچھے تو بی غم نیں
نیند کہتے سو موت تے کم نیں

حدیث ہے، عربستان میں بی یو بات چلی ہے بہوت کہ النوم اخ الموت ـ یعنی حدیث یوں آئی ہے، نیند کا موت بھائی ہے ـ بارے یو عالم ظاہر کہ جاگے تو اس عالم کا تماشا دیکھا جاتا ہے، آدم اس عالم میں پیدا ہوا ہے آدم کوں یو عالم بہت بھاتا ہے ـ دسرا عالم خواب کا وو بھی ایسا چہ ہے، اس عالم کے جیسا چہ ہے ـ وہاں بھی یونچہ ہنستا کھیلنا کھانا پینا ہے، جیوں یہاں جیتے ہیں وہاں بھی یونچہ مرنا جینا ہے ـ جو یاں کرتے سو واں بی کرتے، جو یاں مرتے جیتے تیوں واں بی جیتے مرتے ـ وہاں بی دوست ہے

دشمن هے شادی هے غم هے ' جیوں یو عالم هے تیوں وو بھی ایک عالم هے - نہایت فرق اتنا هے که یو کثیف هے ' وو لطیف هے - یو جسمانی هے ' وو روحانی هے - تل میں زمین تے آسمان پر جا یا جاے ' آسمان تے زمین پر آیا جاے - عرش و کرسی لوح و قلم کا سیر کرنا میسر ہو آتا ' جیوں منگتا تیوں ہو تا جاں منگتا وہا جاتا - محال ہے سو حال ہو تا هے ' عجیب تماشے دستے هیں تماشے تماشے کا خیال ہوتا هے - انسان کوں که عقل ہور نظر هے ' اُس عالم کی بی خبر هے - اس عالم تے اس عالم میں جانا ، اُس عالم تے اِس عالم میں آنا ' یو سب اپس مینچ هے تو اپس میں دستا بھاری نہیں ' توں جانتا اچھے کا دسری ٹھار نیں - بھار اچھتا تو تجھے کیوں دستا - توں تو تن میں تے نکل کر بھار نہیں جاتا ' اگر یو تجھ مینچھ نہیں تو توں خبراں کہاں تے لیاتا - که میں خواب میں فلانے کوں دیکھیا آج رات ' اُن نے مجھ سوں یوں کری بات ' میں یوں کیا اس کی سنگھات - وهاں ایسا باغ ایسا محل تھا کتا ، وهاں ایسا حوض اس میں ایسا کنول تھا کتا - ایسے تماشے جیسی نار وهاں دیکھتا یہاں اس نار کی تعریف کرتا ' اُس کے روپ کی ، اس کے رنگ کی ' اُس کے سنگھار کی تعریف کرتا - اُس عالم میں اُسے دیکھ کر اس عالم میں اُس کی خاطر تپتا ' جاگیا تو پھر پھر سوتا ' پھر اُسے دیکھنے

جیتا ۔ اُس کا نین اُس کا ادھر یاد آتا ، اُس کا جوبن
اس کی کمر ہور اس کا زر کمر یاد آتا ۔ دل میں اُساس
آتی ، سینے میں تے آہ نہیں جاتی ۔ بعض وقت جو وہاں
دیکھتے ہیں و ونچہ یہاں ہوتا ہے ، جیوں یہاں جاگتا سوتا
تیوں وہاں بھی جاگتا سوتا ہے ۔ بعضے شاعران اُس عالم میں
شعر بولے ہیں ، ہور اِس عالم میں آکر لکھے ہیں ، کچھہ
کچھہ اس عالم میں کئے ہیں ، اس عالم میں سکے ہیں ۔ بخت
جاگے ہور وہاں بشارت موں دکھلائی ہے ، تو پادشاہاں کوں
یہاں پادشاہی آئی ہے ۔ یوسف نے خواب دیکھیا کہ آفتاب
سجدہ کیا ، اُس کا نتیجہ خدا نے یہاں پیغمبری ہور
پادشاہی دیا ۔ بعضے پیغمبراں کوں بھی خوابیچہ میں
غیب کی خبر دئے ہیں ، انو وہاں تے خبر پائے سو یہاں
آکر خبر کئے ہیں ۔ اشارت وہاں تیچہ ہوتی ہے ، بشارت
وہاں تیچہ ہوتی ہے ۔ خواب بہت بڑا عالم ہے ، اس عالم
میں ہونا محرم محرم ہے ۔ سبیچ پھول بیجے تو کانٹے
کوں بھجتا ، سبیچ اگر چندن ہور مشک بیجے تو ادھر اُدھر
کے پھانٹے کون بیجتا ۔ یو بھی بڑا عالم بڑا گھات ہے ،
عارفاں کی سمجھ کی بات ہے ۔ موے پیچھے بھی ایسا چہ
کچھہ عالم ہے ، جنے سمجیا اُسے مرنے کا کیا غم ہے ۔ ایتا کیا
خاطر دل کوں تپانا ترسانا ہے ، ایک عالم تے ایک عالم میں
جانا ہے ، یہاں کے لوکاں کی دل بستگی توڑ کر جانا تک
مشکل لگتا ہے فعل نیک ہے جان ، اُسے کیا یہاں کیا وہاں ،

وہاں بھی خوباں ھیں محبوباں ھیں ، یاراں میں مصاحباں ھیں مطلوباں ھیں - وہاں بھی سب رچ ھے ، سب کچھہ ھے - وہاں بھی پوچھ لوگ پوچھ وضا ، پوچھ قدر پوچھ قضا ، پوچھ حکم پوچھ رضا - نہایت سعی اتنا کرنا کہ کچھہ فعل نیک ھات آوے ، خدا ہور رسول کوں بھاوے - مراد اپنی پاوے ، اس کا دل صافی پکڑے ، اُس کے دل تے کدورت جاوے - باقی سب خیر ھے ، فعل غیر غیر ھے - ماں کے پیٹ تے نکلتے وقت جتنے عذاب سوں نکلتا ھے اتنے عذاب سوں اس تن تے نکل جانا ھے ، ولے جیوں وہاں تے کچھہ لے آیا تیوں یہاں تے بی کچھہ لے جانا ھے - کھولے ھیں اس بات کی گرہ ، کہے ھیں الدنیا مزرعة آلاخرہ - یعنی دنیا آخرت کی زراعت ھے ، اس زراعت کوں بہت مشقت ھے - جیسے جھاڑ یہاں لاویں گے ، ویسے پھل وہاں پاویں گے - جو کوئی عاقل ھے ، واصل ھے ، اُسے اِس دنیا میں رھنے کا یو بڑا حاصل ھے - دنیا اس کام کوں بہت خوب ھے ، اس مقام کوں بہت خوب ھے - خواب میں جو کچھہ دیکھتا ھے بولتا ھے سو خواب میں کی بیداری ھے ، جو وو بولتا رھتا ھے تو وو خواب میں خواب ھوا بے خبری بے ھوشی بے کاری ھے - وہاں نہ شادي نہ غم ، نہ عشرت نہ الم - نہ بیپتا نہ آرام ، نہ کام نہ دھام - وصال تمام واں ھوتا ھے ، دانش کا خیال تمام واں ھوتا ھے - وہاں خدا چہ اچھتا ، اپے نہیںکچھہ اچھتا - اپے خدا میں ویکنچھہ اچھتا - وہاں کچھہ نہیں ظلمات

اندھارا ھے ' اس کچھہ نئیچہ میں تیچ سب کچھہ آن ھارا ھے - حق تعالیٰ فرماتا کہ یو منون با لغیب یو غیب کا عالم ھے ' اُس عالم میں جانے عالم سب درھم ھے - یعنی مسلمان وو جو غیب پر ایمان لیاوے ' خدا بیچون بیچگوں ھے گر اپس کوں سمجاوے ' اپنے دل کوں سمجاوے - اس کوں کالا نور کہتے ھیں ' بہت آلا نور کہتے ھیں اُس نور کی خبر کسے معلوم نہیں ' مفہوم نہیں - جو کوئی مومن مسلمان ھے اس بات تے اُس کا دل شاد ھے ' یو دانایاں کوں ارشاد ھے - انسان کوں صورت ھے تین ' تحقیق جانتا ایک اپے رب‌العالمین - یک یو ظاھر کی صورت دسری خواب میں کی صورت ھر کسی دس آتی ھے ' تسری صورت اُس خواب کی صورت میں یک صورت ھے وو صورت کس تے دیکہی نہیں جاتی ھے - عارفاں نے جوں کتے ھیں اس تہار ' ولے اُس صورت کا نہیں دیکنہ سکے دیدار - جیتے لات مارے ' اس جاگا پر آکر ھارے - یوبے اختیار کچھہ ھو وے تو ھوئے ' یہاں محض خدا کا پیار کچھہ ھوے تو ھوئے - جو کوئی اس صورت کوں دیکھیا ' سو تحقیق خدا کوں دیکھیا کتے ھیں ' جو کوئی اس صورت کوں دیکھیا سو تحقیق خدا کوں دیکھیا کہتے ھیں - خدا کوں دیکھنے کی یوچہ تہانوں ھے ' معراج اسیچہ کا ناؤں ھے - یو معراج عاشقاں نے یہاں تے پائے ھیں ' تاج یہاں تے پائے ھیں - حقیقت کا رمز انو یہاں چہ آکر بولے ھیں ، راز کا پردہ کھولے ھیں - کہ بعد از عہرے و آن ھم یک

نفس ، سمجھنے کوں ایک نکتہ بس - اس پادشاھی کون
و وچہ جانے جس کے سرتاج ھے ، ھر منزل کی کھالیت کوں
ایک معراج ھے - ملے ھور پھانکے ، دکھلائے ھور جیا نکے -
حبیب سوں مل کر حبیب ھونا ، اتنا دیکھنے کوں بی
نصیب ھونا - یو وصال ھونے کی جاگا ھے ، یو محال ھونے کی
جاگا ھے - یو واصلاں حیران ھونے کی تھار ھے ، یو جاھلاں
سرگردان ھونے کی تھار ھے - نادان اس بات کوں
کیا مانے گا ، نادان اس بات کی قدر کیا جانے گا - دانایاں نے
جنم گنوائے ھیں ، تو اِس نکتے کوں پائے ھیں - نادان
منگتا ھے اتا لیچہ سمجے اتا لیچہ جانے ، خاطر لیا نے ، ھر
یک ھنر مشقت کئے بغیر نہیں آتا ، یو منگتا یکایک پاوے ،
یکا یک کیوں پاتا یکا یک کیوں آوے ، یو بھی کیا حلوا ھے
جو کوئی لے کر موں میں بھاوے - اُسے بھی موں کوں تک
ھلنا چلنا لگتا ھے ، تک چابنا نگلنا لگتا ھے -
نادان اُس کا کوئی کیا لھوے ، نادان کی صحبت تے خدا
پناہ دیوے —

القصہ کتیک وقت کوں سورج نے سرکا ڑیا ، آسمان کا
پردا پھاڑ یا - اُجالا سنچریا تھا رین تھار ، روشن ھوا سب
سنسار - اجھوں دیس چڑیا نہیں پاؤ گھڑی ، جو صباح
پڑی - اُس قلعہ کے دیدبان نے دیکھیا ، اُس بلا اُس
طوفان نے دیکھیا - کہ نظر نڈر بے جگر ، سنگھات لشکر لے کر
یہاں اتریا ھے ، حیران ھوا کہ ھیں نہیں سو یو کیا

هوا هے —

جاسوس کا هے کام یہی جو خبر کہے
دیکھا هے و ینچہ ایک بیک سر بسر کہے

ڈیگ بیگ توبہ کنے آ کر ، سمجا کر ، نظر کوں ،
جیوں لشکر سوں ڈونگر تلے دیکھیا تھاتیوں کہیا ، توبہ کوں
اس وقت بہت غصہ آیا چپ نہیں رهیا - عقل پادشاہ
ظل الله ، عالم پناہ صاحب سپاہ کے فرمائے پر خوبی خاطر
لیائے پر اپنے لشکر سوں ، شان هور فراست سوں ، نظر هور
غمزے پر جا کر پڑیا ، نظر هور غمزا دونو اپنے لوگاں سوں
یکایک نیند میں تے هر بھڑتے اُٹھے هکا بکا هوئے ، لڑتے پڑتے
اٹھے ، اپنا لہو اپے گھٹتے جھگڑا انو پر آ کر کھڑیا - نظر هور
غمزا دونو مست دونو بی دلاور دونو اپس تے توبہ کوں
خوار کئے ، مار کر استغفار کئے - گھڑی میں جھگڑا
هوا فتم - بیت :—

غمزا هے اپنی بات سنے تو چہ چھوڑے گا
غمزا هزار توبہ کوں اک تل میں توڑے گا

توبہ کا لشکر نھاٹیا ، توبہ کا سینہ پھاٹیا - توبہ
کوں پکڑیا اُچات ، اتال نھاٹا نھاٹ توبہ بارہ
باٹ - بیت :—

کتا غمزے کی کھاوے مار توبہ
بچارا کیا کرے اس ٹھار توبہ

توبہ کا کوٹ لوٹے توبہ کوں ننگاے ، توبہ کے سر پر

ہزار ہزار بلایاں لیائے - توبہ کوں مشکل پڑیا سخت ' توبہ کوں توبہ کرنے کا آیا وقت - توبہ پائمال ہوا ' توبہ کا یو حال ہوا - پچھیں رزق کا جو وہاں سوسعہ تھا اُسے بھی توڑے ' جگھڑا جیتنے و و جاگا بھی چھوڑے - وہاں تے عافیت کے شہر کوں جانے انگے رکھے قدم ' غمزا ہور نظر اپنا لباس پھرا کر قلندری پکڑے رسم - بات سری ' من میں اسہے بھری - عافیت کے شہر میں آکر بات کئے ' ناموس بادشاہ سوں عالم پناہ سوں ظل اللہ سوں صاحب سپاہ سوں ملاقات کئے - ناموس بادشاہ عاشق صفت تھا ' صاحب ہمت تھا - گلیا تھا ' تاملیا تھا ' جلیا تھا - یو دو نو جور پایک ' یو دو نے وا یک ' یو دونو حسن کے مہ نا یک - ناموس بادشاہ انو کوں دیکھتیچ مال ملک سب چھوڑیا کچھہ اوڑیا - قلندر ہوا ' سمندر ہوا - فقیر ہوا ' بے تدبیر ہوا ' اسیر ہوا - غمزے کے ہات میں سنپڑیا ' ناموس نے عشق میں ناموس گنوایا ' لکھیا تھا سو انپڑیا - فرد :—

جس ٹھار پر سایہ ستے مژگاں وہاں نشتر اُٹھے
غمزا ہے خنجر برہنہ جاں بیٹھے واں کچھہ کر اُٹھے

ناموس کا یوں حال ہوا ' ناموس پائمال ہوا - بعد ازاں نظر ہور غمزا شہر بدن کے اُدھر چلے مقصود حاصل ہوئے ' دونو پھولے پھلے - ولے جو شہر بدن کے نزدیک انپڑے ' بھی اپنا لباس پھر ائے بدلائے پھر کر پیلے کپڑے - غمزا شراب پیا اتھا کیفی ' اپنے لشکر پر پڑ پھو نکیا

دعائے سیفی ۔ اُس دعا میں تھا بہت اثر ' ہر ذاں کی صورت پکڑیا سب لشکر ۔۔ فرد :—

دیکھیا جو کوئی غمزے کوں وہ مبتلا ہوا
غمزے نے جو شراب پیا تھا بلا ہوا

القصہ کہ جس وقت توبہ غمزے کے لشکرتے شکست کھایا ' سوبدن کےشہر کے اُدھرروانہ ہوکر عقل کنے آیا ، تسلیم کیا خدمت بجالایا - غمزے تے جو کچھہ بیدادی ہوئی تھی سو سب بیان کیا ، عقل کوں پریشان کیا حیران کیا - عقل جیسا پادشاہ عالم پناہ صاحب سپاہ ظل اللہ غمزے کی یو بیدادی سن کر بہت بیگ دل کوں طلب کریا ، جتنا سعی کرنا تھا اُتنا سب کریا - دل کے ھات پاواں کے بنداں باندیا تھا سو کھولیا ، غمزے کی بیدادی کا قصہ بولیا فرد —

موں مونبچ کر سب چپ رھے فریاد نے کرتا ھے کوئی
غمزہ بہت بیداد ھے یہاں داد نے کر تا ھے کوئی

حسن کا لشکر ھے بہت بیداد اُس کی بات کوں وفا نہیں اُس کا کام تمام ھے بے اعتماد ، یہاں داد نہ فریاد - اگر ایساں کے حیلیاں پر توں مغرور ھوے گا ، تو اپنے تخت اپنی شاھی تے دور ھوے گا - فرد —

جکوئی عاقل اچھے گا اپنی بالذات
بریاں کی کہیا سنے گا وو بری بات

جنو نے ایسے دغے کی باتاں پر بھر وسا لیائے ، انو آخر

اپنی پادشاهی اپنا ملک گنوائے -- یو غمازاں هیں ' یو دغابازاں
هیں -- انوسوں جیو لانکو ' انوکوں پتیا نکو -- پچتاوے گا '
دغا کھاوے گا -- اگر اتنے پر بهی تیرے دل پر آتاچ هے
که شهر دیدار کوں جانانچ ' هور حسن دهن من موهن
کا وصال پانانچ ' اسے گلے لانانچ ' تیری انکھیاں تلے
اُس کی محبوبی دستی ' جتنی برائی اُس کی تجهے خوبی
دستی ' جیون تیون بهی جانچ منگتا هے ' مقصود اپنی
پانچ منگتا هے ' تو یک بات میری سن ' اِس بات میں هے '
بہت گن -- همارا لڑتا سو لشکر ' دشمن پر پڑتا سو لشکر
تن کے ملک میں تے اپنی سنگھات لے ' هور شهر دیدار کے
اُدهر ڈیرا دے -- فرد :—

برا کی سو براچ هے اُس تے ڈرناچ
عقل میں خوب دستا هے سو کرناچ

یکیلے جانا بہت زیاں هے ' عقل میں بہت نقصان هے --
حسن دهن من موهن جگ جیون پاس لشکر بہت هے ' عورت
کی ذات میں حیله مکر اکثر بہت هے فرد :—

مکر سوں کوه کوں توڑے کمرتے
دغا عاقل بهی کهاتا هے مکرتے

اس عشق کے بہانے کیا هوتا ' کوئی کیا جانے کیا هوتا
اگر تیرے پاس بهی لشکر اچهے تو خوب هے ' توں بهی ور
زور هو کر نڈر اچهے تو خوب هے - اگر یکهادے وقت '
معامله هوے سخت ' تو توں بهی کچهه کام کرے ' بارے

اپنا نام کرے -- تاواں تول نہ ہوے، کھا فکرا گھول نہ ہوے -- دل کوں یو بات بہت خوش آئی بہت بھائی -- باپ کوں کیا اتال میں اختیار اپنا تیرے ہات دیا، جو کچھہ توں کتا سو میں کیا -- عاشق جاں بازی ہوں، جوں توں کتا ہے و و نچہ راضی ہوں -- جوں توں فرمایا ہے تیوچہ جاتا ہوں، خدا کرتا ہے تو حسن سوں مل کر حسن کوں بھی پھاندے میں بھاتا ہوں -- عاشق و و جو معشوق کوں بھاوے، عاشق و و جو معشوق کوں رجھاوے -- جوں اپے تلملتا تیوں اُسے بھی تلملوا وے، جوں اپے ترستاتیوں اُسے بھی تپاوے -- عاشق معشوق کوں جیپے تو خوب، معشوق بی عاشق خاطر تپے تو خوب -- دونو کدھن تے محبت اچھے تو محبت کی خوش حالی، دونو ہاتھہ ملتے بجتی ہے تالی -- غزل گفتن دل در فراق حسن از عشق غزل :—

اے ماہ شام ہوئی ہے سحر تجہ فراق تے
کاں وصل دیکھوں جاؤں کدھر تجہ فراق تے
ہنستی ہے توں سکھیاں سوں سکی پھول ہوئے کر
روتا ہوں میں سو خون جگر تجہ فراق تے
تیرے ادھر کوں یاد کر اے نا رمن موھن
اڑ لڑ لتا ہوں اپنے ادھر تجہ فراق تے
طاقت نہیں ہے مجہ میں تیری دوری کی اتال
میں مار کر لیوں گا خنجر تجہ فراق تے

لوگاں یہ کیا کتے ہیں سو معلوم نہیں مجھے
مجھ بے خبر کوں کاں ہے خبر تجھ فراق تے

توں کیوں ملے گی مجکوں یو مشکل بہت ہوا
بسلا لیا ہوں میں تو کہر تجھ فراق تے

بر آئیں گی امید کدھیں تو بھی وصل کی
گر جیو یو نجا سی سندر تجھ فراق تے

بیت - لکیا چو ساری دل پر بہت لیا نے
کہ دل منگتا حسن کا دل بھلا نے

ہمت کی ترنگ پر چڑیا ' عاشق تھا اپنے کام کی شمع پر پروانہ ہو پڑیا - ہور عقل کا سپہ سالار ' جس کے حوالے عقل کا سب گھر دار ' صبر اُس کا نام ' شجاعت اُس کا کام ' لشکر آراستہ کرنے میں بہت اُسے فام ' دلاور ہٹیلا رن کا زن کھام — بیت -

صبوری تے خدا راضی صبوری پر خدا بھلتا
صبوری کیلی ہے جس تے کلف مقصود کا کھلتا

صبوری تے دنیا ، صبوری تے دین ' کہ مصحف کی آیت ہے کہ ان اللہ مع الصابرین ' کہ یا ایھاالذین آمنو اصبروا وصابروا ورابطوا - ہور حدیث بوی یوں آئی ہے سہج ' الصبر مفتاح الفرج - ہور گو الیر کے سجان ' یوں بولتے ہیں جان ۔ دوہرہ —

دھرتی میانے ریج دھر بیج بکھر کر بوئے
مالی سیچے سر کھڑا رت آئیں پھل ہوئے

بارے دل صبر کوں بلا کر لشکر حاضر کرنے کا اُسے حکم

هیا ، لشکر اپنا سب دیکھیا لشکر کی گنتی لیا -
ھمت کو یا ، سینے میں اساس بھر یا - شہر دیدار کے بات
میں پاؤں کی جا گا سر دھریا - عقل دیکھیا کہ دل تو روانہ
ھوا ، میری بات اُسے بھانہ ھوا - بہت مہرو محبت سوں ،
سنے ارکان دولت سوں ، کچھ فکر کر ، ذکر کر ، تین منزل انپڑاتا
آیا ، دل کوں عقل دیا سمجایا - ایسے میں سنگھات کے
لوگاں کیں سد پائے ، خبر لے کر آئے ، کہ اس صحرا میں
ھرناں بہوت ھیں تھاریں تھار ، باریکیاں موتاں
ھویاں ھیں آشکار - بیت —

بلا تے یو بلا پیدا ھوی ھے یہاں تو تک ڈرنا
جہاں غمزہ کرے غمزے وھاں عاشق نے کیا کرنا

سلگے ھیں ولے سلگے ایسے دس نہیں ، آتے نظراں تلے
دستے نہیں یوں جھالاں جاتے - بیت —

لاگے لاگاں یو باؤ پر لینے عقل دل دونو کوں دغا دینے

باری سوں جرتے ، پون پر اُڑتے - یوں ھرن من ھرن ،
کون سکے انو کوں رام کرن - پھاندے میں پاڑیں گے ولے
پھاندے میں پڑسیں نا ، دسریاں کو سنپڑا ویں گے ولے اپے
سنپڑسیں نا - ھرن تو ھیں بہو دیچھہ آلے ، ولے ھرناں
میں ھیں آدمی کے چالے - جنگل میں رھتے ، اتنا نچہ ھے
جو بات نہیں کتے - عجب ھے یو حیوان ، سب آدمی
کا دھرتے گیان - یا جناں نے ھرناں کا لئے لباس ، اس بات کوں
خوبی کرنا تقاس - ھرناں میں ایتی تندی ایتی چالاکی کہاں ھے ،

ھرناں میں ایتی لطافت ایتی پاکی کہاں ھے ـ دل بادشاہ ، عالم پناہ ، صاحب سپاہ ظل اللہ ، بات اِس دھات سن ، بہت پکڑ یا امس ، اس تہار شکار کھیلنے کی آئی ھوس ـ بیت :-

دل عشق میں ھلاک ھوئے آہ بھرن سوں
منگتا شکار کھیلنے تونیاں کے ھرن سوں

اپے نوان ذوقی کا جوان ، تیزی پر سوار ھو ھات میں لے تیر ھور کمان - ھرناں کے پچھیں گھوڑے کوں دیا تاؤ ، یا باؤ پچھیں جانوں دوڑی باؤ - انو کوں ھرنا کتیے ، وو ھرناں نہ تھے - تھا غمزے کا چشم ، انو کوں پکڑنے کون کرسکتا ھم ، انو کوں ایسے شکار کا کیا غم - بیت :-

ھر ناں نے اپنا مکھ دکھا لیا ئے ھیں دل کوں کشت میں
صیاد ھواھے صید یہاں کیا سحر ھے اس دشت میں

دل نزدیک آئے لگن ھر گز دور نہیں جاتے تھے ، عقل ھور دل کون ھور انو کے لشکر کوں باتے بات یو نچہ کھینچتے لیا تے تھے ـ دور گئے تو کھڑے رہ کر اپس کوں دکھلاتے ، بہت نزدیک آے تو نکل جاتے ـ غمزے کے لشکر کوں بوی غمزے کی عادت پڑی ھر ھرن یک ناز کی پھل چھڑی - ایک ھرن صد فتنی ، اس نازاں کوں غمزاں نے جنی - ایک غمزے پر عاشق ایتا خوش حال ، جاں غمزیاں کا لشکر اچھے وھاں عاشقاں کا کیا حال ـــ

کاں کاں سنبھالے جیوں کوں عاشق بچارا کیا کرے
روں روں کوں دیدے لا اپنا غمزیاں* کے ھنگاں تے بھرے

---

* (ن) ھنگامے

یا عشق کا ہے گھات ' دل ایک بات عقل ایک بات -
بارے عقل نے دیکھیا کہ دل کوں حسن کی محبت کا
اثر چڑیا ' اس من ہرن دنبال لگ یو تو بیاباں میں
پڑیا - بیت —

دل کے دل میانے شوق بل پکڑیا
دل دیوانہ ہوا جنگل پکڑیا

عقل پادشاہ ' عالم پناہ صاحب سپاہ زہیا تھکیا ' عقل
پادشاہ صاحب سپاہ کوں برا لگیا - بیہوش آیا ' خون جوش
آیا - فرزند جگر گوشہ ' ہر دو جہاں کا توشہ - سینہ
پھوڑ یا کیوں جاتا ہے ، فرزند کوں چھوڑ یا کیوں جاتا ہے -
فرزند کوں اگلا دل جان تے ، فرزند اگلا دل ایمان تے -
مہر سو ما باپ کی ' باقی مہرپن پاپ کی - دنیا میں
سب ملیں گے یو تحقیق جان ' نامل سی سو ما باپ
ہور سگے بھائی ہور بہان - انو کی مہر ہے ، سو طلسم
ہے ، سحر ہے — —

القصہ عقل پادشاہ اپنا لشکر جوڑیا ، یو بھی ہرناں کے
پچھیں لگیا شہر بدن کوں چھوڑ یا - کام ہوا کدھر کا
کدھرتے ، عقل بھی پھاندے میں سنپڑ یا دل کے ادھرتے -
دل ہور عقل دونو ہوے بیابانی ، دونوں کوں لگی
حیرانی سرگردانی - بارے نظر ہور غمزا جو دل پادشاہ
عالم پناہ صاحب سپاہ کوں بلانے جاتے تھے ' لیانے جاتے تھے '
سو دل کونچہ ادھر آتا دیکھے ، حسن دھن من موھن جگ جیون

خاطر تلملاتا دیکھے - کہے الحمدللہ کام پایا سرانجام، ایتاں فتح ہوا کام - جس کی خاطر ہمیں جاتے تھے سو ووچہ انگے آیا ، خاطر ہمارا تسلی پایا - اپس میں اپے فکر کئے ' ایکس کوں ایک عقل دئے - کہ ہمیں توبہ کوں شکست دے کر ناموس کوں ننگائے ، ہور عقل کوں بھی ڈرائے - جو دل کوں اپیچہ بلاکر دلاسا دیا ' جیوں دل کا مدعا تھا وونچہ تدبیر کیا - عقل دل کوں آن دینا نہ تھا سو اپے تے اپنے لشکر سوں آتا ہے ، عقل بھی بڑا پادشاہ ہے کیا جانے کیا فتوا اُچاتا ہے - فرد —

نظر غمزا دوتھگ دونو دھتارے
اپس میں آپ مل کچھہ کچھہ بچارے

اتاں فکر یو ہے جو ہمیں دل کے کنے نا جانا ' عقل ہور دل ہمنا نا دیکھے تیونچہ ان دونو کوں شہر دیدار کے نزدیک لیانا - کیا واسطہ کہ لشکر ہور حشم آتا ہے ' دیکھنا خوشی آتی ہے یا غم آتا ہے - کام قضا کا ہے ' معاملہ یک رضا کا ہے - ایک پادشاہ ایک بادشاہ کے ملک میں جاتا ، کیا جانے کس کے جیو میں کیا آتا - بادشاہاں کے مکر تے حذر کرنا ' بہت ڈرنا - انو مال ملک پر نظر دھرتے ' دوستی سوں آتے دشمنی کرتے - مصحفاں کیاں سواں کھاتے ، ہور ایمان بدلاتے - رزق پر ہات مارتے ، ہور اپنا دندہ مارتے - کوئی آگ سوں جالتا ہے انو پانی سوں جالتے ہیں ' دغادیتے ہیں بلا میں گھالتے ہیں - بیت —

بریاں تے بہوت مشکل خوب آنا بُرا کر خوب کئے بھی نا پتیانا

عقل ھور دل کوں کتے، ان دونو نے یو ستاتے - ٹونے کے
شر شور سوں، سحر ھور مکر کے زور سوں، عقل ھور دل
کوں کیں کا کیں لیا پاڑے، اِن دونو ناز نیناں نے اُن
دونو عاقلاں کوں تاڑے - بیت —

نظر ھور غمزے کے چالے بلا لیائے
کہ دل ھور عقل دونو مل دغا کھائے

یو نچھ چتک * لاتے لاتے، پھاندے میں بھاتے بھاتے،
پھسلاتے پھسلاتے، دیدار کے شہر لگن لائے، اپنا کام فتح
ھوا کر بہت خوش حالی پائے - ھزار ھزار انند سوں لاکہ لاکہ چھند
سوں حسن دھن جگ جیون من موھن کنے گئے سلام کئے،
گزریا سو قصہ بولے تمام کئے - سرخ رو ھو آئے بہت
شاباشی پائے - حسن دھن من موھن جگ جیوں نظر ھور
غمزے کوں گلے لا لئی، لے کچھہ بخشے لے کچھہ دئی - ھور
فکر اپس میں کئے کہ عقل بھی بڑا پادشاہ ھے، بہوتاں کا
پناہ ھے - اپنے لشکر سوں نزدیک آیا ھے، کسی کوں پتیا یا
ھے کون ھنستا - کون روتا، خدا جانے کیا ھوتا - بیت —

جو کچھہ ھے سو کنا نزدیک آنا
بڑیاں تے بات ھرگز نا چھپانا

اس مصلحت کا کام، اس وقت کا کام، یوں دیکھے کہ
قصہ یوں ھے کہ باپ کوں خبردار کرنا ھوشیار کرنا
کہ اس لشکر کوں دور کرنے کا کچھہ علاج کرے، کچھہ کام

---

* چتیک

ھوے اپنا رواج کرے - بیت —

عاشق جو کوئی ھوا اُسے آرام نھینچہ ھے
اپنے سجن کے کام بغیر کام نھینچہ ھے

مکتوب معقول مقبول جوں محبوب لکھہ کر بھیجے باپ دنے ' مضمون یوں تھا اس مکتوب منے - کہ نقاش خوب بے بدل ' سب نقاشاں میں اول - میرا تھا یک غلام ' مانی تے زیاست اس کے کام - خوش طبع بھو تیبچ فام ' جس کے کام کوں دیکھتے دل کوں ھوے آرام ' خیال اُس کا نام - آج مدتیک ھے کہ میرے پاس تے گیا ھے ' عقل باد شاہ کے بند میں سدپتر رھیا ھے - عقل پادشاہ نہ اُسے پانی نہ اُسے کھان دیتا ' نہ ادھر آن دیتا - اسے وان بہت خفا ھوا ھے ' اس پر بہت جفا ھوا ھے - ھمیں اُسے بلا بھیجے بہت غصہ کر ' اپنے لشکر ھور حشم سوں آکر بہت غو غا کر تا ھے ' فتنہ بر پا کر تا ھے - فرد :-

جیتا حق بولے تو ھر گز کسے تاثیر نہیں ھوتا
دنیا کا کام مشکل ھے یو بی تدبیر نہیں ھو تا

منگتا ھے جو شہر دیدار کوں اس گل بھرے گل زار کوں لیوے ' یاں کے متوطناں کوں آزار دیوے - عورت کی ذات ' کچھ جھوت کچھ سچ ملاکر بولی بات - کہ اس کی تدبیر کچھ کرنا ' یو بات نابسرنا - کام گیا ھات تے ' پچھیں کیا فائدہ کس بات تے - نکتہ چینی بہت کچھ خوب ھے ' پیش بینی بہت کچھ خوب ھے - توں

عشق ھے تجہ سوں عقل کیا کرنا ' ولے عقل مکری ھے اُس کے مکرتے بہت ڈرنا - توں مست وو ھشیار ' دغا دیتے کیتے یار - جیتا کوئی قوت دھرے گا ' دغے کوں کیا کرے گا - جاں زور سوں کام ھات نہیں آتا ' دشمن وھاں دوستی لاتا - خداتے نہیں ڈرتا ' دشمن دوستی سوں اپنا کام کرتا - سنہکھہ ھو جائے آکر سنہکھہ ھنکارے ' دغے سوں چھتّی ھتی کوں مارے - دغے سوں بکری غالب باگ پر ھوئے ' دغے سوں شرزے پر روبا ور ھوئے - یوبات سب خاطر لیانا ' ھشیار اچھنا دغا نا کھانا - اس بات کوں حدیث ھے سن اے عزیزا ' اقتل الموذی قبل الا یذا - یعنی کیا حاجت ھے دندی آکر دندسارنا ' برای نیں کرے لگیچہ برے کوں مارنا - برے تے خدا کھیا ڈرو ' برے کے آنگے تیچہ فکر کرو —

عشق بادشاہ ' ظل اللہ صاحب سپاہ عالم پناہ یو واقعہ سنیا ' غصے تے سردھنیا - بیت :—

غصہ چڑیا ھے عشق کوں اب عقل پر آئی بلا
کیا حال آخر ھوئے گا کیوں سوسی گا یو زلزلا

کھیا عقل کوں وجود کیا ھے جو ایسا کام کرے ' اپس کوں رسوا ھمنا بدنام کرے - اگر عقل کوں اپس پر گمان اتنا ھے ' تو میں بی عشق ھوں خدا ھے یو کام کتنا ھے بیت :—

جلالت میں یوعشق آیا نہ ھوسی کم قہرھرگز
عقل کے گاروڑی تے یواوتر سی نا زھر ھرگز

عقل دیوانہ ھے جو عشق سوں کلاتا ' عقل کوں اچھتی

تو عشق کا مایا پاتا ۔ عقل کوں اپتی کاں ھے زیادہ سری ،
جو عشق سوں کرے برابری - عشق سوں قوت کر تی عقل
هوی دیوانی ، هتیاں انبا ریاں سوں ڈبتی بکری کتی مچھے
کیتا پانی - عقل عشق سوں لڑنے آیا ھے ، سوں عقل گم
کیا ھے ، قطرے نے دریاسوں ھم کیا ھے - ذرہ آفتاب
سوں کیا کرے گا ، آتش آب سوں کیا کرے گا - چھتی
کا سلیمان سوں کیا چلے گا ' زمین کا آسمان سوں کیا
چلے گا - فرد —

دوڑیا ھے دل پر عقل کے بادل ھو لشکر عشق کا
کس کس کوں جاکر مارتا کیا جانے خنجر عشق کا

بارے مہر نام ' خوش فام ' شیریں کلام ، شجاعت میں
تمام ' نڈر بے جگر ، ھمیشہ مستعد اپنے کام پر ' عشق
کا یک سپہ سالار تھا ' اپنے ٹھار بہت هشیار تھا ، سب
لشکر تے خبردار تھا ' اسے فرمایاکہ جفا ، مشقت ' درد ، محنت ، غم
الم ، قلاشی ' زاری ، بے نوائی ، بدنامی ، رسوائی ، فراق
اشتیاق ، زاری ، خوں خواری ، دشواری ، افغاں ' وزوی ، آہ
نالا ' مبتلائی ، حسرت ، سوزش ، تپش ، شیدائی ' استغنائی ،
بیداری ' بےقراری ، بےتابی ' اضطراب ، بلا ، رنج ' عتاب ، آزار ،
عذاب ، حیرانگی ، پریشانگی ، سرگردانگی ' دیوانگی یو وزیر
بڑے بڑے ' سب حاضر کھڑے ' انو کے جی کی بات لے ،
انو کا دل ھاتھ لے ، انوکوں اپنے سنگھات لے - جاں ایسے
اچھیں وزیراں ، وھاں کسکیاں کیا چلیگیاں تدبیراں - جوکوئی

انوکا ناؤں سنتا سو ڈرتا ، انو سوں کوں لڑنے کوں دعوا کرتا - یو نام کے وزیر ، بہت بڑے کا ماں کے وزیر - ہور مشرق کے ادھر کا جیتا لشکر ہے باقی وزیر سردار جیتا نر ہے کار گر ہے - یو سب یک بار شہر دیدار کے اُدھر لے جا ، بارے عقل ہور دل کے لشکر سوں تک جھگڑا بچا - اُس لشکر کوں بے جان کر ، بخاک یکساں کر ، دانا دان کر ، پریشان سرگردان کر ، کہ دوسرا ایسے کام تے ڈرے ، دسری بار بھی کوئی ایسی چالی نہ کرے -

عشق لشکر رواں کیا ست کا
وقت آیا ہے اب ڈیا مت کا

مرد بے ہمت نا اچھنا ، ہمت دھرنا ، دشمن کوں اپس پر دلیرنا کرنا - جاں ادب سب واں جتنا قاعدا ، اُتنا فایدا - بے ادب بے تمیز ، ادب دار سب کوں عزیز - مہر سپہ سالار نے ، مرد کار زار نے ، جوں عشق پادشاہ عالم پناہ ، ظل اللہ ، صاحب سپاہ نے فرمایا تھا ، جیوں عشق کی خاطر میں آیا تھا ، تیوں سب لشکر جمع کیا ، سب نر جمع کیا ، ایک تے ایک خوب تر جمع کیا - چاروں طرف صف باندہ ، جیوں پولاد کی کاندہ ، بسم اللہ کر ہمت دھر عقل ہور دل کے لشکر پر چلیا ، جا نو کوہ قاف کا ڈونگر ہلیا --

دل نے کیا ھے کام یو اس عقل پر کیا بول ھے
دل کی اُدھر تے عقل بی حیران ڈاواں ڈول ھے

عقل یو فو جان ، یو قہر کے دریا کی موجاں دیکھہ اپنی جا گا تے هلیا ، تلملیا ، هیبت تے آپس میں آپے گلیا - فرد --

یو واقع عقل کوں آیا ، سو اس دل کی اولالیاں تے
بلا ما باپ پر آتی ھے فرزنداں کی چالیاں تے

ناجان کر گمان کر ایسے کام میں پڑیا ، اپے اپنی عقل سوں اپے اس دام میں پڑیا - عشق کا مایا نہیں پایا ، ایسی عقل تے یہاں دغا کھایا - فتنہ جاگیا ، جھگڑا لا گیا - بارے او ایک دیس غمزا آکر عقل کے موں پر چڑیا ، خوب دو دو هات لڑیا ، عقل کوں سنبھا لتے مشکل پڑیا - دسرے دیس قامت نے استقامت کیا ، عقل کے لشکر میں قیامت کیا - تسرے دیس رات کوں زلف جاکر شب خون پڑی ، کوتی تھی سو هوئی بڑی - بھوتاں کو پنچی ، بھوتاں کوں تھنچی - تھار تھار هیری ، دھواں هو کر گھیری ناگ هوکر چاروں طرف لڑی ، بہت قائم هوکر کھڑی - فرد

جو غمزا آئے لڑنے کوں عقل اس تھار کیا کرنا
اُتھے گا هات کیوں اس تھار یہاں تروار کیا کرنا

ویسے میں خوش بوئی کی باس که دل کوں جلا نہاری تھی ، دل کوں بہوت پیاری تھی ، دل میں هور اُس میں یاری تھی ، غم خواری تھی - وو هوئی دل کے اُدھر ، دل

کوں کہی نکو ڈر - یو باؤ کاں لگتیں اسے کس کے زخم ، زخم کا اُ سے کیا غم - اگر بارہ ہزار جنے ماریں گے ، توبی مارا ماریچہ ہاریں گے - بوباو بارا ، اس سوں کس کا کیا چارا - آڑے وقت دل کوں مدد آئی بارے سنبھال ای ، یاری کوں قرار رکھی ' دل اپنا یک ٹھار رکھی - محبت کوں پالی اپنے آشنا تے بولی کام ہوا ہے مشکل ، ایتال ہمت چھوڑنے میں کیا حاصل - مارنا یا مرنا ، اپنا ناؤں کرنا - نھاتے تو کیا آوے گا ، نھاتے تو کیا با نچنے پاوے گا - بختاں میں لکھا لکھیا سو کیا جاوے گا ' یانانے تو خدا کوں بھی بھاوے گا - جیو کوں کیتا ڈرنا ' یو مردی کا وقت ہے کچھہ تو بھی کرنا - جیو گیا تو کیا ولے شرم ناجانا ' نہ کہ جیو ہور شرم دونو گنوانا - یوں ہوا تو مرداں میں مرد کیوں کہوانا ' ہور لوگاں میں بھی کیا موں دکھلانا - یو حضرت کی حدیث ہے سن (من مات العزت فقدمات شہیدٌ قدقتل عندعزۃ فہوشہید -) یعنی جوکوئی اپنی عزت خاطر ماریا گیا سوشہید ہے ' جوکوئی اپنی عزت خاطر اُتار یا گیا سو شہید ہے دل کہیا خوب کہی اے سر باس راسک راس ' اس وقت مجھے تیر یچہ ہے آس - میں بھی دل ہوں بڑا ہوں ' قائم ہو کر کھڑا ہوں - کیا کروں عشق ہور حسن کا لشکر قوی ہے ' یو عشق کا گھوارا نیں باگاں کی گوئی ہے - یہاں باگاں ہی پھاڑیں گے ' ہداں میں تے گُد جھاڑیں گے - یہاں جیوتے اٹھنا ' اپنا لہو اپے گھٹنا - یہاں مردکوں مرن کا قصا ہے ' یاں باگ اور ہرن کا قصہ ہے - یہاں چھٹی کسے

انگے ہتیاں ہارے ، اس جنگل کے کولیاں نے شرزباں کوں مارے - نبی ہور ولی جو ویسے تھے مست ، ویساں کا لشکریاں کھایا شکست - میں بھی یہاں ہات جیوتے جھاڑیا ہوں ، ہمت کیا ہوں رن کھام گاڑیا ہون - کوے میں پڑ کر رسری کاٹنا نہینچہ پھبتا ، عاشق کوں نہاٹنا نہینچہ پھبتا - دل تو ہمت دھرتا ، دیکھیں اتاں خدا کیا کرتا - (آمنت باللہ توکلت علی اللہ جوں فارسی میں کتا ہے استاد کہ " زدیم بر سر رنداں ہرانچہ باداباد " - بارے ووسوباس جو دل کنے آئی تھی ، دل سوں دل لائی تھی - اُن نے خوب دوچار حملے کری ، بہت تے ہمت بھری ، ہمت دھری - ہمت بڑائی ، فوجاں اچائی - عشق کے لشکر کوں حیران کری ، پریشان کری سرگردان کری - فرد —

لھوے نازاں کے ہاتاں میں ہیں دل ناملی جھگڑتا کیوں
کہ عقل ہور عشق کا جھگڑا یکا یک یوں نبڑتا کیوں

چوتھے دیس بھی یو جھگڑا آفتی نبڑیا نہینچ تھا ، یوغوغا و ہیچھہ تھا - اپس میں اپے لڑتے تھے ، جھگڑتے تھے - نہ یو نہاٹتے ، نہ و ونہاٹتے ، ایک کوں ایک ڈراتے ایک کوں ایک داٹتے - آتاآت تھا ، کاتاکات تھا - ڈاواں ڈول سب شہر تھا ، یوکچھہ خدا کا قہر تھا - حسن دھن من موھن جگ جیون لشکر تے ایسی خبر پائی ، بہت حیفی کھائی ، دل پر شکست لیائی -- کہ آخر خوشی ہے یاغم ، اس جھگڑے کا کیا عالم -- یوجھگڑا کیوں آخرنبڑتا ہے ، کس پرکیا وقت پڑتا ہے --

قضاے آسمانی ، بلاے ناگہانی - فتح شکست خداکے ہات ،
یہاں نہ کئی جاے بڑی بات - حیران ہوے ، اندیشوان
ہوے - آخر وو بن پر کی پری ، آپس میں اپے کچھہ فکر کرکے ،
ہمت پر دل دھری - بیت —

ہر ایک کام اول اختیار کر کرنا
جو کام کرتے اُسے تک بچار کر کرنا

اپنے خال کوں عالم کے کال کوں جگ کے جنجال کوں ، س
نیک خواہ نمک بر حلال کوں بلائی ، اس سوں مشورت
لائی - فرد —

وو من ہر دل ربا او تار مورت
سو اس کالی بلا سوں کی مشورت

ان خال نے بولیا ، عالم کے کال نے بولیا ، جگ کے
جنجال نے بولیا ، حسن کا نمک حلال نے بولیا - کہ
اے حسن دھن من موہن جگ جیون کہ تجھے کوہ قاف
کی پریاں میں ایک ہم زاد ہے ، تجھہ تے ہمیشہ اس
کا دل شاد ہے عالم اسے دیکھن کوں آرزو مادہے ،
سرمست آزاد ہے - بہت دلاور بہت زور آور ، کسی تے
نہ ڈرے ، جاں جاوے وہاں قتل کرے - جیتا کوئی
شجاعت میں پنواتا ، اس کے موں پر کون آتا - جکوئی
میدان میں مرد ہوکر نکلتا ؛ اس کے آنچیچ تے گلتا -
جیسے مرد ہیں مردانے اندازہ نہیں اس کے انگے ہات
واچانے ، تقوا کو کھڑے رہنے کسے تاب ، سامنے آکر

کوں دے سکتا جواب - ھتیلی ھت بھری ' جکچھ کہی سوکری - خوش شکل قبول صورت ' من ھر مورت ' روپ بھوتیچھ آلا ' جاں بیٹھے وھاں پڑے اُجالا - ھنسے تو پھول جھڑے ' بولے تو نبات ھور موتی پڑے - جو کوئی دیکھے سو بے تاب ھوئے ' جاگتا اسے خواب ھوئے - بیت :—

برائے خویش تے دیکھیا نجاوے

عزیز ھوے سو وقت پر کام آوے

و و یہاں آئے تو بہت بھلا ھے ، و و آدمی نہیں یک بلا ھے - و و دھن تک بھار نکلے تو بس ' خدا دیا ھے اُسے جس - ولے اُن نے ایسی جاگہ پر کری ھے گھر ' کہ ھر گز نہیں پڑتا کسی کے نظر - و ھاں جاں کوئی کسے دسے نا ، اُس کا نشان کوئی کسے دسے نا - اس کا ناؤں بھی حسنیچ ھے اُسے بھی حسنیچ کہتے ھیں ، جیتے عشاق دنیا میں رھتے ھیں - فرد —

کھول کر کیا کہوں کہ کیسی ھے

حسن کی بھاں حسن جیسی ھے

ووبھی لے نازاں لے جھنتاں لے غمزے لے عشوے لے کچھ دھرتی ھے ، عاشقاں پر ظلم کرتی ھے - تیرے یہاں اتنا جو قوت دھرے تو کیا عجب ' عاشقاں پریوں ظلم کرے تو کیا عجب - تج میں کیا عشوا تھوڑا ھے ' وو بھی تیرا چہ جوڑا ھے - ایک کوں چھپانا ' ایک کوں دکھلانا ، نادر ھیں تمہیں دنیا میں دونو بھاناں - تمہیں دو پھول دو تارے

دو دیوے دونو مانک جھمکاوے - دو پریاں دو حور ، دو چاند دو سور - دو حسن کیاں بھریاں دو حسن کے باز ' دونو صاحب صورت دونو صاحب ناز - دو گلزار ، دو بادشاہ خوں خوار - دونو صاحب سپاہ ، دونو کوں خوبی بخشیا ہے الله - دو سرو دو شمشاد ' جنو کا قدقامت دیکھ خدا آوے یاد - دو سکھیاں ' دو نو بھی دو عالم کیاں انکھیاں - دو نو دو بہشت ' دونو دوعالم کی آس کی کشت - یو دو محبوب دو نادر ناریاں ' عاشقاں کے دل کی مراد بخشن ھاریاں ' جیو کیاں پیاریاں ' سب گن میں ساریاں - جو کوئی انوسوں جیولاوے وو ھرگز نا مرے ' دونو دو آب حیات کے جھرے - جان ایسی من موھن ھوئی یار ' وھاں خضر ھونا کیتی بار - تمیں دونو بھی دو آفتاب ' اس شرح کوں بی ھور ایک ھونا کتاب - اگر توں ھور وو دونو مل کر آتے ھیں ' تو البتہ اس عقل پر ظفر پاتے ھیں - دل سوں تو یاری ھے ' دل کا جھگڑا ستاری ھے باپ ھے کر دل عقل کے پاس ھے ' ولے اُسے بھوت تیریچہ آس ھے - دل حسن کے غلام کا ھے غلام ' اُسے لڑنے جھگڑنے سوں کیا کام - اِدھر بائیں اُدھر کوا ھے ' اُس بیچارے کوں بھی بہت مشکل ھوا ھے - وو عاشق ھے اھل ھے ' اس کا کام سہل ھے - حسن دھن من موھن جگ جیون نے بولی کہ کیا فایدہ ' وو گلگوں بچن نے بولی کہ کیا فایدہ - جھگڑے کوں آکھڑے ھیں حسن ھور دل ' وو مدد آئے لگ بہت مشکل - اتال ھمیں جھگڑے کی لات میں ' وو ھمزاد ھماری

کرہ قاف میں - درد خراسان میں، داروھندو ستان میں - وو دار و کو آتا، کو اُس کا درد جاتا - اگر دار و کر نہا ھارے کوں یو ھے فام، دار و آے لگن درد منڈ کا کام تھام -شاباش تجھ سوں مشورت کری ساری رات، توں مجھ سوں بولیا آخر ایسی بات - میں تو تجھے عاقل کر جانی تھی، تجھ میں کچھہ عقل ھے کر پچھانی تھی- خیال نے کہیا، عالم کے کال نے کہیا، جگ جنجال نے کہیا، حسن کے نمک حلال نے کہیا -فرد-

ناز میں اپنے مست محبوباں
ناز پر ناز کرتے ھیں خوباں

توں حسن ھے تجھہ میں نازکیاں باتاں بہت ھیں، تجھہ میں غمزے کیاں حکایتاں بہت ھیں -ھرایک بول تیرا ناز ھور غمزے سوں آتا ھے، ناز ھور غمزا تجھے بہت بھاتا ھے سہاتا ھے - فرد :-

عاقل جو کہتا بات وو اس بات میں مانا ھے کچھہ
غافل نہ ھو اندیش دیکھہ اس تھار پہ پانا ھے کچھہ

کچھہ میں بات کے پچھیں بھی غم کرنا ھے، کچھہ سمجھنا ھے پانا ھے دل کوں بے غم کرنا ھے - کیا واسطے کہ میرے پاس ایک عنبر کا دانا ھے، بہت پرانا ھے - جس وقت کہ میں آگ پر رکھوں گا اُس عنبر کے دانے کوں، تو کیتی بار ھے تیرے ھمزاد کوں تھرے پاس لیانے کوں - گھڑی میں آئے گی پون واری کہ وو ھے، پریاں میں کی رھنہاری - حسن دھن من موھن جگ جیون یو بات سن نیت فارغ بال ھوئی، اس

اشارت تے اس بشارت تے بہت خوش حال ہوئی ، جیوں پھول پھولے لال گلال ہوئی - خال فی الحال اس عنبر کے دانے کوں آگ پر جلایا ، اس حسن کے ہمزاد کوں حاضر کر حسن کے حضور لیا یا - حسن دیکھہ ہوئی حیران ، یکایک یوکدھرتے پیدا ہوئی یہاں - پریاں میں تے آئی پری ، یو بھی بہت تواضع کری بہت تعظیم کری -- وو ناز ہور غمزے کی گھڑیاں ، ایک کوں ایک دیکھہ دو نو ہنس پڑیاں - بارے بعد از ملاقات ہات میں لی ہات دو نو سکی ، چکل چکل گلے لگی - بیت —

د و بچھڑے د و عزیزاں آ-لے ہیں

دو غنچے دو نو پھول ہو کر کھلے ہیں

ماضی مستقبل حال ، ایک کا ایک پوچھے احوال —

ایک رات بات میں بات عقل ہور دل کے لشکر کا قصا کاڑی ، اپنے راز کا پردہ پھاڑی کا نقے کا زخم گھاؤ درد کہی ، اپنے ہمدرد پاس درد کہی کہ ہمنا ہور دل میں عاشقی ہور معشوقی کی نسبت درمیان ہے ، دو تن ہیں ولے دو تن کوں ایک جان ہے -- دوھرہ —

جے میں کہی سوان کہا پریت ہے اس دھات

دو من کا ایک من بھیا اب دو کی ایکھی بات

دل باپ کے ملاحظے سوں چپ جھگڑے میں آتا ہے نہیں تو یو جھگڑا اُسے کہ ہاں بھاتا ہے - وو عاشق صاحب صورت صاحب محبت ، اُسے جھگڑے سوں کیا نسبت - بات عجب ہے ، اُس کے جھگڑنے کوں ایک سبب ہے - یہاں کچھہ

هم نیں، اس کا کچھہ غم نیں - ولے جھگڑا اتال عقل سوں آپڑیا ھے، قصہ مشکل کھڑیا ھے - حسن دھن من موھن جگ جیون کی بات حسن کی ھمزاد سن سب خاطر لیا بچاری، کہی خدا ھے دِرنکو عقل کیا اچھے بچاری - سہر جو عشق کا سر لشکر تھا، سب پرور تھا - حسن کے ھمزاد حسن نے بھی اپنا ناز، اپنا غمزا اپنا شیوا اپنا چالا اپنا چھند بند سب اس کی مدد گاری کوں بھیجی، اس کی یاری کوں بھیجی، مت دی، ھمت دی - مردانا اچھہ کہی، توانا اچھہ کہی، دانااچھہ کہی - اپنی عزت کی شمع پر پروانا اچھہ کہی - بیت —

ناز غمزے تمام بھار رچے
دل کے تئیں بھار تھار رچے

ھور حسن کنے بھی ایک حاجب تھا عاقل کاری، خوب کستا تھا کماں داری - بے خطا تیر مارے، ایک تیر سوں ھدف اُتارے - اڑتا جناور تو اس کے آنگے جاتا کہاں چلتا سو جناور تو اس کے آنگے آتا کہاں - کماں داری کا دیوا اس کے گھر جگیا ھے، خیال سوں تیر ماریا سو تیر لگیا ھے - وو تیر اگر ڈونگر کوں مارے تو پیلاڑ جاوے نکل، اس کا تیر عاشقاں کا اجل - بال سوں باریک اس کا تیر، پولاد کوں ستّے گا چیر - یہاں حیران هم بادشاه هم فقیر، سب عاجز کس کی نہیں چلتی تدبیر - جو عاشق سامنے آیا، بےخطا یک آدھا تیر کھایا - نانوں اس کا ھلال کماں دار، دھاک اس

کا تھارین تھار - اس شہباز کوں بھی، اس تیرا نداز کوں
بھی، حسن اس مہر سپہ سالار کنے، اس ھتڈیلے سردار کنے،
اس خوں خوار کنے مدد کوں جا کہی. بیگ فتح کر آ کہی،
سرخ رو ہوکر ھمنا مُوں دکھلا کہی - بیت :—

خداعزت رکھے جس وقت صاحب کرم فرمائے
نفر کا نیت ھوے ثابت تو ھمت غیب تے آئے

یو صاحب جمال، یوصاحب اقبال، یوھلال کماں دار، غضب
ناک قہری قہار، مہر سپہ سالار سوں، صاحب تروار سوں،
مل کر یک دل کر بہت قرار کئے، بہت اختیار کئے - بات
کر خاطر نشان کیا، ھات میں تیر کمان لیا - عشق کا
لشکر بہت ورزور ھوا، لشکر میں سب شور ھوا - لے غمزے
لے عشوے، لے نازاں ملے، لے اوباشاں، لے دغابازاں ملے -
کام کچھہ ھوا، لشکر سب ھچہ ھوا - شجاعت کا شراب سرچڑیا،
ھلال کماں دار بسم اللہ کر، اللہ اللہ کر عقل کے لشکر میں
جا پڑیا - چاروں طرف تے اُس پر مار پڑی، مجلس عجب کھڑی -
ھلال عاشقاں کا کال دل گھت کیا، تقوا نپت کیا - ھوا خدا
کا لوڑیا، ولے اپنی ھمت نہیں چھوڑیا - سردانا تھا، دانا
تھا، توانا تھا، عقل کوں جا کر ھت کیا ھنکار یا - باپ کے
جھل تے، اپنی قوت کے بل تے، نا دیکہ سک کر اس غلغال
میں، اس قیل وقال میں، یکا یک دل میانے میان آیا،
سو ناجان کر ا ناچتی دل کوں تیر ماریا، دل کوں گھوڑے پر تے
اُتاریا-جھگڑابیگ نہیں بھگیا، کسی مارنے گیاسو کسے لگیا-جیتاکوئی

گیان دھرے ' قضا کوں کیا کرے - قضا کوں کیوں سنبالے '
قضا کوں کیوں ٹالے - مصحف میں یوں دئیے ھیں خبر '
اذا جاء القضا عمی البصر - یعنی جو آتا ھے قضا ' توانکھیاں کوں
اندھاری آکر انکھیا ھوتیاں ایک وضا - عقل دل کوں گھوڑے
پرتے پڑیا دیکھیا ' کام مشکل کھڑ یا دیکھیا - عقل گھا برا
ھوا عقل کا سینا پھاٹیا ' عقل کا لشکر سب نہاٹیا - کیا نہنا
کیا بڑا ' ایک جنا نہیں رھیا کھڑا - بیت :-

عشق سلطان عشق سرور ھے
عشق دایم عقل اوپر ور ھے

عقل گئی جنگلے جنگل ' عقل کوں وقت آیا کھل -
عقل ڈاواں ڈول ' کسے یو قصہ کہے کھول - قضا یوں کھڑیا '
عقل پر آسمان ٹوٹ پڑیا - بادشاھاں کوں لشکر خوب
رکھنا کتے سو اس خاطر ' جواناں ھلاور خوب رکھنا کتے سو اس
خاطر - کہ ایسے وقت پر کام آویں ' پادشاھاں کی عزت
رکھیں ' پادشاھاں کوں بچاویں - اول کے پادشاھاں خوب
جواناں رکھتے تھے ' سو کچھ جان کر رکھتے تھے - اپنی عزت
اپنی شرم اپنا ذیم دھرم پچھان کر رکھتے تھے - جو پادشاہ
اول تے یوگت نہیں پایا ' اُن نے آخر یونچہ دغا کھایا - عقل
کوں ایتاں عقل آئی پچتانے لگیا ' سر کوٹ لیا موں میں ماٹی
بھانے لگیا - اول تے نہیں رکھیا اپنا قاعدہ ' ایتاں پچتاوے
تو کیا فائدا - سب چھوڑ کر ھوا بہت بے تدبیر ' یوں تھی
تقدیر - بارے یو عقل تائب ھوا خدا جانے کدھر

غائب ھوا ۔ بیت :-

عقل نے عقل سوں کیا نہیں کام
لشکر اپنا کیا خراب تمام

کوئی کتا شہر بدن کوں گیا پھر ، کوئی کتا بائینچہ میں پڑیا گر ۔ کوئی کتا جھگڑ یچہ میں مارے گیا ، کوئی کتا بات میں کس کے ھات اتارے گیا ۔ کونچے کونچے یو حکایتاں ، ھزار جنیے ھزار باتاں ۔ طالع عقل کا کج ھوا عقل کا کام بے سج ھوا ۔ دل کے بختاں میں بی لکھیا تھا سو انپڑیا ، دل بی حسن کے ھات میں سنپڑیا ۔ آخر حسن کا فتح ھوا ، جیوں منگتی تھی کتے ھوا ۔ فتح کا باجا بجنے لگیا ؛ حسن کا بازار گجگجنے لگیا ۔ حسن دھن من موھن جگ جیون پری ، خدا کی درگاہ ھزارھزار شکرکری ۔ شکر کر غم کوں دل پرتے بسرائی ، اپنی زلف کوں فرمائی ۔ کہ عقل پچھیں دوڑ بھگ ، ناسنگ دیکھ ناریگ ۔ اپنے تاراں سوں ، دھوئیے کی دھاراں سوں ، اس کے سرداراں سوں ، اس کے یاراں سوں ، اس کے خدمت گاراں سوں اسے جکڑ لیا پکڑ لیا ۔ اپسے بہت پنوایا اتال کیوں گنوایا ۔ لات کر آتے ، ھور یوں نہات جاتے ۔ یوں لات سار کر یو کیا کیا لوگ ھنسائی ، نہاس جاتی لاج نہیں آئی ۔ فرد :-

عقل غافل ھو بہوت پچتایا
وھم بولیا سو سب انگے آیا

عقل جو سسی کے پانوں لگا کر جاوے ، تو بچاری زلف کدھر تے کھیچ کر لیاوے ۔

جو نصیباں میں تھا سو و انپڑیا
بیت عقل نہا تیا فقیر دل سنپڑیا

دل عاشق کھوا تا ، ھو ساں سوں زخماں کھا تا - معشوق کے زخم ، عاشق کوں بہ از مرھم - عاشقی حیران ھونے کی خاطر کرتے ھیں ، عاشقی پریشان ھونے کی خاطر کرتے ھیں - تپنے ترسنے خاطر کرتے ھیں ، عاشقی انکھیاں میں تے انجھواں برسنے خاطر کرتے ھیں - فارسی میں یک کوں کنے پوچھیا کہ عشق کیا ھے کچھہ مار دم ، ان نے کہیا سوختم سوختم سوختم - عاشقی حیرانگی کوں میا نے میاں لیاتا ھے ، پریشانگی کا لذت پاتا ھے - عاشق ھے تو عاشقیت پچھان ، ھزار جمعیت اس عشق کی یک پریشانی پر قربان - اگر عشق کی لذت کسے یاد ھے ، تو ایک ساعت کے رونے میں عالم عالم کا سواد ھے - کس آرام میں اس بے تابی کا راحت ھے ، کس آسودگی میں اس محنت کا فراغت ھے - تپنا ترسنا لگیا سو اد ، تو نانوں پکڑیا مجنوں تو تھانوں پکڑیا فرھاد - یو آگ دل میں رکھے تو بھاتی ، اس آگ پر چلنے ھوس آتی - یو محنت راحت بھری ھے ، اس غم میں خوشی دھری ھے - یو زھر ھے ولے آب حیات کا کام کرتا ھے ، یو تو کڑوا ھے ولے مٹھائی پر لات دھرتا ھے - عاشق عشق کے زور سوں جیا ھے ، تو یو محنت سو سنا تو عاشقی قبول کیا ھے - جن عاشق عشق کی آگ سوں ، اس بجاگ سوں ، روشن

کیا دل کے دیوے کی باتی ، اس دیوی پر باو کام نہیں کرتی اس دیوی کی جوت کدھیں لئیں جاتی - جوں فارسی میں بی یوں کتا ہے بیت :—

اگر گیتی سرا سر باد گیرد
چراغ مقبلاں ہر گز نمیرد

باو بارے کو قدرت کہاں یہاں آنے ، پانی میں کی آگ بجلی کیا جانے - مرگ نہیں ہے عشق سوں جیو نہارے کوں ، کون ماریا ہے ، پارے کوں - پارا کئیں مر تا ہے ، موا تو جیو نے تے بہت کام کر تا ہے - عاشق کا وجود کیمیا ہے اکسیر ہے عاشق کے وجود میں جنس جنس کی تاثیر ہے - عشق کی آگ میں جلیا سو وجود ، یار خاطر تلملیا سو وجود - کامل وجود واصل وجود ، صاحب حال وجود صاحب اقبال وجود ، جس وجود میں خدا سنپڑ گیا ، جس وجود میں خدا گھر گیا ، جس وجود کوں کعبہ کہیا جاوے ، جس وجود میں خدا کوں دیکھنے خلق آوے ، جس وجود میں خدا کیا ہے ظہور ، جس وجود میں سات آسماں سات زمیں کا نور - بارے کتا ہوں تجھہ دھر ، جو بات کتا تھا سو آئی بات بھی پھر - دل کوں حسن کے جگھڑے میں لگیا تیر ، دل ہوا زخمی اسیر فقیر بے تدبیر - ادھر درد کرتے زخم ، ادھر باپ کی پریشانگی کا غم ، بہت ہوا درہم ، حیران ہوا مسلم - معشوق کے جھگڑے کی

چوت ، عاشق لوت پوت - جیکچھہ پڑیا سوسہا ، حسن خاطر جیو پکڑ کررھیا - نہیں اس حال سوں جینا کس کا مجال تھا ، محال تھا - حسن دھن من موھن جگ جیون نے بھی دل کوں اس حال دیکھہ دل کا یک وضا سوں خیال دیکھہ پکاری آہ ، ماری - انکھیاں میں تے انجھواں تھالی ، محبت کی آگ سوں سینہ جالی - کہی کن موے نے دل کوں تیر ماریا ، کن موے نے اس غل میں یو دنہ ماریا - دل کے دل میں الا بلا لی ، کن نے ماریا کر بہت ھاتیاں بہت گالیاں دی - عقل کوں چھوڑے دل کوں پکڑ لیا ہے ، یو تو بلا میں پڑیا چہ تھا بھی کی اِسی بلا میں بھائیے - میں کدھاں کہی تھی کہ دل کوں یوں ھلاک بے آرام کرو ، میں کدھاں کہی تھی کہ ایسا کام کرو - یو موے نفراں نہیں ڈرتے ، کچھہ فرمائیے تو کچھہ کرتے - انو کا کیا جاتا ، انوتو کرجاتے ھمنا پر دکھہ آتا - بارے حسن پری اوتار استری ، عاقل تھی عقل میں کامل تھی اپس میں اپے اندیشی کہ یو جھگڑے کا کام ھے ، اس غوغامیں کوں کسے پچھانتا کیا کسے فام ھے - نہ وھاں صاحب جانیا جاتا ھے نا نفر ، جسے خدا دیتا اُسے قدرت سوں کچھہ ھوتا ظفر - فرد :—

جھگڑے میں صاحب ھور نفر کاں ھے

کس کی کس کے اوپر نظر کاں ھے

یو اپنا ھور پرایا جاننے کی جاگا نہیں ھے ، یو آشنا ھور بیگانہ پچھانے کی جاگا نہیں ھے — نہ دوست جا نیا جا تا نہ دشمن ، مارا مار ھوتی چارو کدھن

کوئی کسے ہت کتا نا پکارتا، جو کوئی جس کے ہات تلیں آیا و و اسے مارتا - عقل اس وقت آکر عقل ایں کرتی - دیوانگی آکر انگ میں بھرتی - تن سب ہوتا سن، ہات چلتا ہور مارنیچہ کي رہتی دھن - یو اپنا اپنا بخت ہے، قیامت کا وقت ہے - یو کام کس کی عقل میں نہیں آتا، خدا جانے اس وقت کیا ہو جاتا —

القصہ حسن دھن من موہن کوں ایک دائی تھی، دل اس کا ان نے پائی تھی - اس کا ناذوں ناز، بہت چتر چونسار ورساز، حسن سوں دائم ہم راز - حسن نے دل کے عشق کی کہی بات، مشررت کری اس دای کے سنگات - کہ دل میرا دیوانا میں دل کی دیوانی، دیوانے دونو ملیں توچہ دونو کی زندگانی - وو بھی بے تاب، میں بھی بے تاب، دونو کوں کھڑیا ہے اضطراب، دونو کرں نہیں آتی خواب - کیا جانے کیا لکھیا ہمارے دونو کے با ب، ولے لیوگاں کا میانے میاں بہت ہے حجاب - ملنا تو لگیا ہے قضا سوں، ولے اتاں بیگچہ سلے تو خلق میں دستا ایک وضا سوں - بیت :-

جس کی خاطر جیتا تپے گا دل
شرم لوگاں کی ہوے گیچہ حایل

بارے عشق بادشاہ کنے، صاحب سپاہ کنے، ظل اللہ کنے مہر سپہ سالار کوں بھیجیں، اس اوباش رند عیار کوں بھیجیں —

بیت حسن کچھہ اپنے دل منے کند کر
عشق کن بھیجی یو فتح کی خبر

که هندا میں هور عقل میں جیوں نبریا ، جیوں ، نبریا عقل نامردی کی بات نہاٹ گیا سو خبر انپڑاوے هور عشق کیا کتا سو خبر لیاوے - تا دیکھیں که عشق اس باب کیا فرماتا ، اس کی خاطر میں کیا آتا - بڑیاں کی بڑی عقل ، نہنیاں کی عقل میں هزار خلل - اگر جیتا عقل دھرے بچا ، آخر بھی کچا سو کچا -- حدیث یوں هے آئی ، که الصبی صبی و لو کان ابن النبی -- یعنی نهنواد سو نهنوا دیچھ اگر نبی کا فرزند هے ، یو بڑیاں کی پند هے -- بڑے نیک هور بد تے واقف هو رهتے هیں ، بڑیاں کرں بڑے چپ نیں کہتے هیں -- انو بی کچھہ دیکھیں هیں بہت کام کئے ، هیں دنیا کا بھلا برا سب فام کئے هیں -- نهنے کاماں میں هر گز نه جا سیں ، کوئی دغا دینے آیا تو دغا نا کھا سیں - یو نا هوکر اگر نهنئیے سن اچھکر عقل بڑی اچھی تو وو کیا نهنا ، اسے بھی بڑا چه کہنا - کیا واسطه که بولے هیں تو نگری بدل ست نه بمال ، بزرگی بعقل است نه بسال - تو نگری دل سوں هے نه مال سوں ، بزرگی عقل سوں هے نه سال سوں - اما پختکار آدمی تک اچھتا هے تجربه کار ، سب جاگا اچھتا هے خبردار - نهنا هور عاقل اس کی عقل بھی تو اونچی چڑی هے ، ولے بات میانے میان تجربے پرآپڑی هے - هر کوئی اپنی عقل میں غرق هے ، ولے تجربے کا

تک فرق ھے - مصحف کی آیت بھی آئی ھے یہاں رہ نموں ؟
کل حذب بمالدیھم فرحون - یعنی جو کچھ جس کے ھات
میں آیا ، اُن نے اُسیچہ میں حظ پایا - یک کا حال یک کوں
کوں کھیا ھے ، ھر کوئی اپنی جاگا ایک سواد پکڑ رھیا ھے -
فقیراں کوں فقیری ، پادشاھاں کوں پادشاھی دیا ھے ، ھر
ایک کوں ایک جاس سوں محفوظ کیا ھے - بقول اھل
خراساں ، جنوں کوں سب ملک میں دیتے مان - مصرع

کس نگوید کہ دوغ من ترش است

ھر کوئی کتا اپنا کیف بہت - مست پاتی نوانیچہ
میں پڑتا گڑگا پیتیچہ کے اُدھر نوڑتا - بڑباں تے تک ڈرنا ،
ھر ایک کام کئے تو بڑیاں کوں خبر کرنا - آخر خوب
اچھیگا تو کرو کئیں گے ، واگر برا اچھیگا تو جواب ناھیسیں
چپ رھیں گے - اس تہار بھی اتنی سمجھ دھرنا ھے ،
چپ رھنا سو عین منا کرنا ھے - ھمیں تو چلیں گے اپنا
بھاتا ، ولے بھی کیا جانے کیا تغادا آتا - یو ناز دائی ،
حسن دھن من موھن جگ جیون کوں گلے لائی - کہی بلا
لیوں گی ، تیری خاطر سب سر پر اپنے برا ھور بھلا لیوں
گی - بہت خوب فرمائی ، خوب تجھے یو عقل آئی - یو بات
وقت پر سب کسی کیوں آئے ، یو بات غیب تے تجھے فرشتے
سکلائے - توں حسن دھن من موھن یوخوبی تیری ذاتی ھے ،
بھلیاں کوں وقت پر بھلیچہ بات ھور عقل آتی ھے - اصالت
پر صدقے جانا ، زوراں سوں اصالت کدھر تے لیانا ، یو

خدا کی دینی خدا تے پانا - آدمی ہونا ذاتی ، تقلیدی اصالت کام نہیں آتی - سمجھن ہارا یہاں دغا کھاتا ، خوب سمجنا کسے آتا - اسیچ تے کام فرمانے ہارا ہوتا بد نام ، اُسیچہ تے جیوں منگتے تیوں نہیں ہوتا کام - بھاگ انوچھ کے سیر ، جنومیں عقل ہور تدبیر -- بیت --

دائی کاں جگ میں ناز ایسی ہے
مہر دائی کی ماں کی جیسی ہے

تیری عقل پر میں واری ، کاں ہے دنیا میں تجہ جیسی چتر ناری - سر تے پانوں لگ توں گن بھری ، بہت دور اندیشے کری - حسن ہور ناز نار ، یو بات آپس میں بچار ، مہر سپہ سالار کوں بلائے ، وونچہ اُسے فرمائے -- بیت —

مہر صاحب ہوا ہے میانے میاں
مشکل ہوے گا اتال سب آساں

عشق پادشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ کنے اس مہر کوں اس سحر کوں کہے جا ، عشق کوں سمجا - وو جھگڑا جیوں پڑیا تھا نظر ، تیوں اس حسن کے کہے پر ، مہر آفتاب چھر اس کی بات سن عشق لگن گیا ، سلام کیا کلام کیا - عقل یوں نہاتی ہور دل یوں سنپڑیا کر کھیا ، نصیباں میں جو کچھ لکھیا تھا سو انپڑیا کر کھیا - عشق بہت ہنسیا عقل پر ، اُس کی اُس فقل پر - کہ عقل عجب جاھل ہے ، بڑا نا قا تل ہے ، کہ ھات تے نہیں ہوتا سو کام کرنے جاتا ،

ایسے کاماں تے کیا هات میں آتا - بیت

عقل کوں عقل اچھتی تونہ هوتا یوں خراب هر گز ،
صبوری کر کو کچھہ کرتا نہ کرتا اضطراب هر گز -

عقل عقل کتے سو اس کی یو چہ عقل ، اُسے کیا غرض تھا کہ عشق کے کاماں میں کرتا دخل - حسن سوں دعوا لانا ، اپنی عزت اپیچھ گوانا - حسن بی ایک پادشاہ زادی هے ، اسے بھی قدرت هرایک وادی هے - صاحب لشکر هے ، صاحب کشور هے ' صاحب تیغ و خنجر هے - باد شاهاں اس کی محبت تے دیوا نے هو هو کر ستتے ، هیں ' رستماں اُس کے آنگے کمر کا لهوا کھول کر سپر ستتے هیں - جیتے جیتے کرجانے ' اوتے سب یاں هار مانے - نهدا ہڑا ، سب حسن کے تلیں کھڑا -- حسن عاشقاں کا آب حیات زاهداں کا زهر ، حسن خدا کا قهر -- اُس کا بول کوئی ٹھیل سکیا هے ' اُسے چھوڑ کوئی عشق کا کھیل کھیل سکیا هے -- معلوم هوتا هے جوعقل نے عقل گنوا یا تھا ، عقل کوں اس وقت عقل نہیں آیا تھا - بیت —

عقل پاکر عقل نہا گیا سو پھر کیوں هات آتا هے
عقل یہاں بھی اگر چوکیا عقل پر بات آتا هے -

آخر عشق فرمایا کہ زلف کوں بولو کہ دل کے گلے میں حلقے کا طوق بہا ، تاراں کی زنجیراں سوں جکڑکر عقل جاں گیا اچھیگا وهاں تے پکڑ کرلیا -- ناز غمزا ' شیوا ' عشوا ، چھند ' چالا ' انو کوں کہو عقل هوردل کے نگهبان هو اچھیں ، دیدہ بان هو

اچھیں - کہ عقل بہت مفتن ہے مبادا بھی کچھہ حیلا کرے ہماریچھ آدمیاں میں تے کسے وسیلا کرے - زلف جو آوے بھانہ بھانے ' عقل بچاری کہاں سکتی ہے جائے -- عقل عشق سوں ملے تو بھلا ، نہیں توعقل پر آتی بلا - اس مہر نے ، گلچہر نے اِس تونے اس سحر نے عشق جیتا کچھہ کہیا تھا ، اس کا مطلب دل میں رھیا تھا ' سو اتنا ایک بھیگ آکر دعا کر حسن کوں سنا یا ' خاطر نشان کیا سمجھا یا - حسن یوبات سن اندیشہ کری ، مصلحت بر نظر دھری-کہ کام ایسا کرنا جو کچھہ کام ہوئے ' آرام ہوئے - نہیں تو ایسا نہ کرنا جوکام خام ہوئے ، اپنے بد نام ہوئے اندیشہ سوں جو کام ہونا ہے سو کام خوب اندیشے سوں جو کام ہوتا ہے سو تمام خوب -وھیچہ نا زدائی ، جس کی عقل اس کی خاطر آئی ' اسے بلا ئی - کہی اس کام کا علاج یوچہ ہے اتال ' کہ اس جاگا اپس کوں بہت رہنا سنبھال - اپس کوں باول نہ کرنا ' اتاول نا کرنا - بہت دھیر اچھنا ' گنبیرا چھنا - مراد کا رشتہ ھات میں آتا سو آتا ہے ، تک صبوری کئے تو کیا جاتا ہے - التعجیل من الشیطان تانی من الرحمن - تعجیل شیطان کا اولا سا ' صبوری رحمان کا خاصا - یوپرت کا کھیلنا ہے پارہ ، جوں * حافظ کتا ہے

صبر تلخ ست و لیکن بر شیریں دارد

دل کوں درہم نکو کر ' غم نکوکر - خدا ہے قادر ' صبوری اول کڑوی لگتی ہے ولے بہت میٹھی ہوتی ہے آخر - بیج تے جھاڑ جھاڑتے ڈالی تے پات ، پات تے پھول پھول تے پھل آتا

---

* دونوں نسخوں میں حافظ ہی لکھا ہے - سعدی ہونا چاہئے -

ھے ھات ، دیکھتے دیکھتے سنتے سنتے خاطر لیاتے لیاتے فکر کرتے کرتے رھتے رھتے معلوم ھوتی ھے کام کی دھات - اتا لیچھ کام ھونا ، نہیں تو رونا - میانے میاں آئی ھے قضا ، آدمی میں یو کیا وضا - رونے تے کچھ کام نہیں ھوتا ھے ، خدا کا کام خدا بغیر کے فام نہیں ھوتا ھے - یو بے تاب ھو کر چپکے تلملتا ھے ، خدا سے کس کا کچھ چلتا ھے - خدا کوں یو دو باتاں نہیں بھاتیاں ، یو دو باتاں کام نہیں آتیاں - ایک بیگی دسری غروری ، بندہ وھیچہ جس میں کچھہ غریبی جس میں کچھہ صبوری - جن نے بیگی کیا اُن نے گنوایا ، جن نے صبوری کیا اُن نے کچھہ پایا - بیگی میں مقصود گنوایا جاتا ھے ، صبوری میں ھر ایک کام نکل کر آتا ھے - اگر اسمان تے آگ برسے گا ابر ، وھاں بھی کام کرے گا شکر اور صبر - شکر ھور صبر ھرایک درد کا دار ھے ، شکر ھور صبر محنت کے دریا کا اتارو ھے - شکر ھور صبر تے ھرایک مشکل آسان ھوتا ھے ، شکر ھور صبر کرن ھارے پو خدا مہربان ھوتا ھے - جس پر جو کچھہ بلا آتی ھے ، شکر ھور صبر کرنے تے سب جاتی ھے -

القصہ اتاں اس دل کوں ، اس عاشق کامل کوں ، چند روز بہت محبت سوں ، بہت مروت سوں ، ایک حکمت سوں ، ایک جا گا دھریں ، پچھیں آھستہ آھستہ جو کچھہ عشق فرمائے گا تو اُس کی بھی ایک فکر کریں - یہاں بیگی کام نہیں آتی ، بیگی نے سو بلا لیاتی - دنیا میں رھتے ، سویوں

کتی - کہ بیگی گھر لیگی - کسے کچھہ دینے کوں بیگی بہت خوب ھے ، کچھہ آنا اچھے تو کچھہ لینے کوں بیگی بہت خرب ھے - محبوب نار سوں ملنے بیگی کرنا فرض ھے ، اپنے یارسوں ملنے بیگی کرنا فرض ھے - نہ کہ ھرایک تھار بیگی ھرشیار ھو ایسی بگی ، یکا دے وقت دشا دے گی - دنیا کا کام حیلے مکر سوں کرتے سچ ، یوں بیگی کئے تو کچھہ کا کچھہ ھرتا - سچ - ھر ایک کام کوں خوبی خاطر اپانا ، پچھیں اس کام پر ھات دہانا - کام نہنا اچھو یا بڑا ، توں تک تو بیگی اچھے وھاں کھڑا - جو کام اندیش کر کیا جاتا ھے ، اس کام میں دشا نہیں کہاتا ھے - اگرچہ خدا کے ھات ھے جیونا ھور مرنا ، ولے جو کچھہ عقل میں درست آتا ھے وو تو کرنا - بیت :-

بڑیاں کی راضی سے جو کام ھوے گا
بہت اس کام میں آرام ھرے گا

تو لگن رخسار کے گلزار میں ایک کوا ھے ، کچھہ سننے سوں مستفید ھوا ھے - اس کے آس پاس زینت سوں کئے ھیں کام ، چاہ ذقن اس کا نام - اس چاہ میں اس ماہ کوں مصلحت بدل بند کرنا ، عاشقی بہت بھی فاش نا کرنا کچھہ چھند کرنا - بیت :-

عجب چالے پھریاں ھیں عورتاں یو
نہ جانوں کاں تے سکیاں حکمتاں یو

اگرچہ عشق چھپتا نہیں ولے جتنا چھپا سکے اتنا چھپانا ، کچھہ

کھلیا کچھہ نہیں کھایا اسیچ میں کچھہ لذت پانا - وھاں تے لگیچھہ لذت زیاد ' کھول ستے پڑھیں کیا سواد - چوری سوں عشق کھیلنا بڑی عجب سواد ھے ' جو کوئی عشق یوں کھیلتا اچھیگا اُسے کچھہ یاد ھے - جو کوئی عاشق چتر رند ھے ھور اوباش ' اُنے ھم چوری سوں عشق کھیلتا ھم فاش - چوری سوں شکار کھیلتے کیں جیو بھگے - جوں رات کوں ہنسی کوں مچھاں لگے - یو اس کا ماتا وو اس کی ماتی ' دونو جیو پراتھے تو محبت دس کر آتی - راج روشن کا کام ' رھاں جیو پراتھنا عشق کوں حرام - معشوق کی صاحبی زیر ھوئی ' معشوق عاجز ھوئی گینیر ھوئی - ناز کی مستی گئی ' غمزے کی زبردستی گئی - تپنا تر سنا اتر یا ' عشق کم پڑیا - عشق کی الالے تھی سور ھے ' عشق کی چالے تئیں سور ھے - جو پیٹ بھرے ، تو بہشت میں تے کھانا آئے بھر کوئی کیا کرے - بھوک اچھے تو کھانا بھاوے ' بھوک نہیں سو کھا نہ کیا کام آوے - بھوک اچھے تو کھانے کا لذت پایا جاتا ' بھوک کیچھہ نہیں سو کھانے کا لذت کیوں آتا - بارے ' حسن ھور ناز دو نو مل بچارے دل کوں چاہ ذقن میں اتارے - دل عاشق جو کچھہ معشوق کے سو راضی ، عاشق ھی کھیلتا ھے عشق کی بازی - ایسا کوا کس عاشق کو میسر ھوا ، اس کوے کوں کون سکے سرا ' جس کوے میں آب حیات کا جھرا - فرد :-

زلیخا ھوئی مگر یو حسن ناری
کہ دل یوسف کوں کووے میں آتاری

دل بہت پکڑ کر آس، کچھ کم ایک ماس، اس چاہ میں اس نالے اس آہ میں گرفتار تھا، حسن دھن من موھن جگ جیون کدھیں یاد کرے کر امیدوار تھا۔

بیت

دل کوے میانے پڑکے حیران ھے

بندہ میانے سنپڑ کے حیران ھے

کہ میرا عشق تو بہت ھے گرم، کدھیں تو بڑی اس کا دل ھوئیگا نرم۔ مجھے دائم یونا دھرے گا، یو عشق ھے آخر کچھ تو کرے گا۔ ایسے میں یوں ھوا خدا کا فرمان حسن کے تن میں بھو تیچھ تلہلنے لگیا پران۔ حسن دھن من موھن جگ جیوں بڑی عاشق تھی، عاشق مطلق تھی۔ دل کے دیدار کا غالب ھوا اشتیاق، سینے میں اپنیا فراق۔ بے تابی پیدا ھوئی، اضطرابی پیدا ھوئی، بے آرامی بے خوابی پیدا ھوئی۔ عشق کوں کیتا سنبھال کر رکھے، آپس کوں کیتا بے حال کر رکھے۔ عشق تے سینہ ھوا ریش، بارے کچھ اندیش، عشق کا سر لشکر جو تھا مہر، خورشید چہر، اس کے ایک بیٹی تھی، ہر سحر وفا اس کا نام، حسن سوں اُسے بہت اُلفت تھیا بہت آرام۔ بیت:-

وفا اثی وفا سوں راجوت کی

سو دل سوں ملنے خاطر کام کہت کی

حسن دھن من موھن جگ جیوں اُسے خلوت میں بلائی، دل کا قصہ درمیانے لائی۔ وفا تے کہی بہت خوب، اے محبوب، میں جفا نہیں ھوں میں وفا ھوں، دل سوں دل کوں بہت صفا ھوں۔ میں ایسی نہیں ھوں توں بولے پچھیں تدبیر نا کر سوں،

جیو سوں راضی ہوں، فرما تدبیر نا کر سوں —

وفا کرنے کی خاطر اُس وفا کوں

کہی سب کھول کر اپنی جفا کوں

حسن نار دل کا سنگھار، جسے خوبی دیا وہ پروردگار، کوی میری عقل میں ایک تدبیر آئی ہے، وو تدبیر مجھے بہت بھانی ہے - کہ شہر دیدار میں ایک گلزار ہے اس کی تعریف کیا کروں بہت خوب تیار ہے، وو گلزار نہیں دین دنیا کا سنگار ہے، جو کوئی عاشق ہے سواس گلزار کا اُمیدوار ہے - اس میں ایک چشمہ ہے آب حیات کے پانی کا، عاشق کی زندگانی کا - ہور اس باغ کے میانے میاں روشن ایک چھجا ہے جیوں آسمان، جیوں چندر جیوں بھان - دیس کوں دستے تارے، یہاں عاشقاں حیران سارے - اس چھجے پر غمزے کے بادل چھاتے، ناز کے موتی برساتے - اس چھجے کوں دو کھڑکیاں ہیں کالیاں، بہت بڑے مول کیاں بہت آلیاں — وو کھڑکیاں جو کوئی کھولے، تو داخل ہوئے، وصال کی بات بولے - اس کھڑکیاں میں تے یار حسن کا دیکھنے منگتے دیدار - جو کوئی عشق کوں انپڑیا کہاں، اسے البتہ اس جا کا ہوا ہے وصال - فرد :-

لگیا تھا رات دن دل کا اسے ذکر

چھجے پر دل کوں لیانے کا کری فکر

توں چھپے چوری سوں دل کوں اس ٹھار لیانے سکتی ہے، اتنی قدرت رکھتی ہے - وفا باصفا نے بولی موری

عقل میرے سنگہات ہے، اگر آدمی میں عقل اچھے تو یو بات کیا بڑی بات ہے۔ ایتال مجھے یو کام کئے بغیر آرام نا ہو سی، تا یو کام ناہوے۔ بیت :-

سکی ہت کوں انے چت دے کے بولی
جو کچھہ دل میا نے باندی تھی سو کھولی

دل کاں ہے مجے بیک دل کوں لیا، دکھلا میں دل کا بھید پاؤں گی، جہاں تو کھے گی واں دل کو لیاؤں گی۔ حسن نار نے جگ کے ادھارنے عالم کے مدار نے زلف کو بلاکر بولی، پیچان اس کے سب کھولی۔ کہ دل کوں چاہ ذقن میں تے بھار کاڑ، ہور گرد اس کے پاواں پر کی اپنے بالاں سوں جھاڑ۔ دل کشا باغ میں لیا چھوڑ، پیلاڑ جکوچہ ہوے خدا کی اوڑ۔ زلف بہت ناز سوں، نپٹ انداز سوں، اونتھتی مروڑتی بالیں بال جوڑتی دھائی، اپنی آدھی لٹ ست دل کوں چاہ ذقن میں تے بھار لیای۔ ویسے ما ں یکا یک وہاں وفابھی آی، دل سوں اپنا دل ملائی، دل کوں دلا سا دی دل کوں سمجائی بیت :-

مہماں ہوئی وفا یو یک تل کی
عذر خواہی بہت کری دل کی

کہی بھائی عشق تمام ہے جفا، ہور جفا دیکھے بغیر نہیں ہوتا نفا۔ دکھہ کے پچیں سکھہ۔ جان مشقت وہاں راحت۔ رنج تو گنج، فراق تو وصال کا سازیواق۔ کھارا ہے تو میٹھے کا پایا جاتا سواد، کھارانا

اچھتا تو میٹھےپے کا کون دیتا داد - دھوپ ہے تو چھاؤں کی قدر جانی جاتی ، گرمی ہے تو آدمی کوں سردی بھاتی - جہاں بندھے ، وہاں آزادی ہر غم کے پچھیں شادی - شادی کے پچھیں غم ، بہت برساں تے یو انچہ چلتا ہے یو عالم - بیت :-

داغ پر دل کے آ رکھیں پھایا
دل کے دل میں بی ٹوک جیو آیا

حسن دھن من موہن جگ جیون ، جو تجھے بند میں رکھی تھی سو لا علاج تھی ضرور کوں ، کیا کرے گی باپ کا ملاحظہ بہت تھا اُس حور کوں - توں تو دل تھا ، ولے وواگر یوں نا کرتی تو تجھے بہوت مشکل تھا- توں جیوتیچ مرتا ، عشق کیا تجتے تھا ، کیا جانے کیا کرتا - ہزار توں تلملتا ، تو عشق سوں ترا کیا چلتا - حسن سکی تجھے چھپا رکھی تجھے اپنا یار کری ، بہت تجھ پر پیار کری ، اپکار کری - اس پیار کی قدرجا نتا ہے ، مروت کوں پچھانتا ہے - کتیک مرداں بہت قدری اچھتے ہیں ، ناقدری اچھتے ہیں - قدر نہیں جانتے ، محنت نہیں پچھانتے - جیوں خسرو کہتا ہے - بیت

پنکھا ہوکر میں ڈلی ساتی تیرا چاؤ
منجھ جلتی جنم گیا تیرے لیکھن باؤ

بعضے مرداں جوکوئی عورت منگتی اُسے خوار کرتے ، جوکوئی نہیں منگتی اُسے پیار کرتے - جوکوئی منگتی اس سوں نخرے ناز ، اس سوں بات بولنے جیو نہیں ہوتا اس

سوں واز - جو منگتی نہیں و و بہت بھاتی ، اس کی
گالی کھانے ہوس آتی ، اس کے پانوں پڑنے جاتی ، اس
کوں اپس کی عاجزی دکھلاتی ، اس کی خاطر آہ بھرتی
اس کی خاطر اساس ، رات دیس پھرتی اس کے آس پاس -
اس کی خاطر دیوانی ہوتی ، اس کی خاطر سدھ بدھ کھوتی -
یوبات چلیچھ ہے سب کئیں کہ بھلے کی دنیا نہیں - منگے سو جلے ،
نہیں منگے سو بھلے - مرداں صاحب درداں جو اتنی عقل
دھرتے ، سو کچھہ کا کچھہ سمجھتے ، کچھہ کا کچھہ کرتے -
منگتے سو محبت میں ہلاک بچارے ، نہیں منگتے و و
بہت پیارے - دنیا میں محبت کسی سوں نا لانا ، اس
زمانے کے مرداں کوں کیا پتیا نا - ایک جاگا نظر ہزار
جگا دل ، کون عورت ایسے مرد سوں رہے گی مل -
بات خرافات مرداں کی ذات سو بے وفا ، ایسیاں خاطر
کرتے روئے ہلاک ہوئے اپس کوں عذاباں میں بھائے تو
کیا نفا ، ایسیاں سوں جیو لاے تو کچھہ حاصل نہیں
بغیر جفا - اپنی غرض کوں پھسلا نے آتے ، غرض سری
پچھیں بات بدلاتے - عورتاں کوں کتے کم عقل کم
ذات ، عیاری مرداں کی بات - عورت جو مرد پر نظر
کرے تو جیوروں مارتے ، اپے ایکس سوں نا ا چھ د ساں سوں ہنستے
کھیلتے یہاں اپنے گریباں میں کچھہ نہیں بچارتے - بھی
عورتاں کوں شاباش کہنا جو اپنی شرم سوں اپس کوں
سنبھالتیاں ، ایکس دربچہ تپ گہتالیاں ، ایکس خاطریچہ

اپنا تن من جالتیاں ' جانی جوبن گالتیاں - بعضی عورتاں مرداں خاطر ستیاں ہوئیاں ہیں ' اگ میں جلیاں ہیں - عورتاں میں بہت شرم ہے ' عورتاں میں بہت نیم دھرم ہے - عورتاں بچاریاں بہت بھایاں ہوں کون مرد عورت موئی تو عورت خاطر اپے بی موا ' ایک موئی تو دسری کیا ' دسری عورت کا مرد ہوا - عورتاںنچہ میں ست ہے مرداں میں کہاں ہے دھرم ، سوجنیاں کو دکھلاتے اپنی شرم - عورتاں کوں ایک جاگا اپنی شرم دکھلاتے اپتی شرم آتی ' مرداں سوجاگا اپنی شرم دکھلاتے اذوکوں شرم نہیں بھاتی - مرداں کو سب دجاگا شرم آتی ولے عورتاں کی جاگا شرم نہیں آتی ، جو شرم سوں شرم ملتی ، تو کیا جانے شرم کاں جاتی - مرد کو موم کا دل عورتاں کو فولاد کا دل ، موم فولاد سوں کیا کرنا بہت مشکل - مرداں کی محبت کی جھوٹی لاف اتاں دنیا میں کیا رہیا ہے انصاف - بات کنے کوں بات کتے ، ولے اپنی بات پر نہیں رہتے - بارے وفانے دل کے دل کون نرم کری ، محبت میں پیر گرم کری - باتانچہ میں پرت جوڑی ' دل کون ہات پکڑ اُس باغ میں لے کر آکر اُس چشمے پر چھوڑی بیت —

عشق میں بہوت غلیلا ہے کچھہ

عورتاں کا مکر بلا ہے کچھہ

بارے دل اس کوہ میں تے بہار نکلیا ، سینا کیا تھا

چکلیا -- باغ کون دیکھتیچ سینا کھلیا ، وھاں کے پھو لاں پر بہت بھلیا -- بیت --

بھار نکلیا ھے بند میں تے دل
وصل ھوے گا اتال کیا مشکل

بہت دیساں کی ماندگی چھاٹی ؛ اس پھولانچہ پر ٹک نیند آئی -- دل نیند آتیچہ ، وفا نےخوش خبری دی حسن کی کوں جاتیچھہ ، کہ ھوا اب تیرے من کا بھایا ، دل کوں تو خدانے باغ میں لیا یا - بہت دیساں کا ھلاک تھا پھولا نچہ پر نیند لگی ، اجھوں بھی نیند یچہ میں ھے اُس کی نیند نہیں بھگی - حسن لگن یوبات آئی ، خوشیاں تے آپس میں نہیں سمائی ، پاؤں زمین کوں نہیں لگیا دل کنے باؤ پر اُڑ کر آئی - فرد : -

وقت ھے سوا ینتا ل کا ھے وقت
برہ نھا تیا وصال کا ھے وقت

دیکھی کہ دل اپنے دل کا یار ، اپنے دل کا آرام اپنے دل کا اںھار ، جس کے عشق میں اپنا دل گرفتار ، جس دل کی خاطر دل بے قرار ، صاحب صورت صاحب جمال ، صاحب ھنر صاحب کمال ، سدھرا اس کا صورت ، بہوتیچہ پاک مورت ، سرانے ھات ھیا ھے ، پھولاں پر آسائش کیا ھے - آہ ماری پکاری بچاری ، بہت کی زاری - تمام جھاڑاں کو ھاریاں تھار ، گویا نور کے شعلے آئے بار - جگمگ رھیا ھے تمام گلشن ھولاں نہیں یو دیوے ھوئے ھیں روشن - باغ میں پڑیا

ھے سب اُجالا ' آفتاب ھوا ھے ھر یک لا لا - اُس کے رخسار تے شاباں ستیا ھے ' جانو چاروں طرف آفتا باں ستیا ھے - بیت :-

دل پھول تے نازک اھے اتنی جفا سو سہا سو کیوں
یوں مبتلا ھو حسن پر ایسی بلا سو شیا سو کیوں

انکھیاں میں تے انجواں کا بند پڑتا ' پھول تے جانو شبنم جھڑتا - دونو ھوئے دو جھرے ' پانی ھور لہو بھرے — انجھو ڈھلتے ھیں اجلے ھور لال ' خدا کوں معلوم اس بچارے کا حال - دل ھوا عشق تے دانا داں ' آنکھی ھوئی یا قوت ھور الماس کی کھان - دیدے دیدار کوں ترستے ' بادل ھو کر موتی برستے — دل کے عشق میں آپس کوں جلالی ' دونو پانوں پڑی الا بلا لی ' یو حسن نار محبت کی متوالی ، دل کا سر گود میں اچالی ' سینے سوں سینہ لالی - عشق سر چڑیا ' یکایک دل کے موں پر اس کی انکھیاں میں تے انجھو کا بند پڑیا - دل نیند میں تے جاگیا ' حیران ھو کر دیکھنے لا گیا-

جیوں باغ میں تے کلیاں سب پھول کر پھول ھو کرتیاں ولیاں تھاریں تھار ' چاروں طرف جھلکتے ھیں جھلکار - جھاڑاں نے سب تازہ کئے ھیں سنگار ' گلے میں پھولاں کے بھائے ھیں ھار ' بن رت ائے ھیں بار - جناوراں ڈالیاں پر مست موغولتے ھیں مست ھو سرشار ' پانی کا لویاں میں سب شراب ھوا مگر سایہ ستیا اس کی انکھیاں کا

ہار - حسن ایسی نار' چاند جیسی اچنبا اوتار' بے اختیار
ناری روتی ھے زار زار - بیت :—

جو آنکھی حسن کوں دیکھے وو آنکھی سدکوکھوتیچہ ھے
یتا تعریف جگ کرتا اجھوں تعریف ھوتیچہ ھے

خوش گفتار' وو خوش رفتار وو دیدان کا
سنگھار' جیو کا ادھار' عالم کا مدار' عجب حور
خوبی کا سور' محبوبی کا نور' چھند بھری بالی' لطافت
کے پھول کی ڈالی' ناژاں میں کاری, غمزیاں کوں اپھان
ھاری - باتاں جیسیاں نباتاں' پھول کی پھکڑیاں جیسے ھاتاں -
کرنا جیسے بال آفتاب جیسا جمال - کھر دیکھہ شرژا شرم
حضور' اس کی چالی نے کاڑی ھتی کی چال میں قصور
دیدا شیدا شیدا من ہی' فرش جا نو پھول کی بنبی - تن
پھولتے نرم, طبعیت آگ تے گرم - اس وضا کے محبوب' بہوتیچہ
خوب - دل کی سد نہیں رھی' بدھ نہیں رھی' محبت کری
جوش' دل میں اُٹھی خروش جاگا پر نہیں رہے ھوش - آہ مار
اُٹھیا, پکار اٹھیا - عشق کا اثر بہت چڑیا, کا کلوت
سوں دوڑکر دونو پانوں پڑیا - گمرمیں ھات بھایا, چکل
کر گلے لایا - فرد -

اگر عاشق اوپر معشوق کا کچھہ التفات ھووے
محبت کا لذت ھے تو چہ میٹھی تو چہ بات ھووے

کہیا اسے حسن دھن من موھن جگ جیون, خوبی کے
گلشن' معشوق عاشق پر ایتابی پیار کرتی ھے, ایتابی

اپکار کرتی ھے- تجہ تے سواد پائے عشق بازی، توں تو عاشق کوں نوازی - اے پری توں مجھے سر فراز کری جیو کے لہوے کا گھاؤ جیوں تیوں سوسے گا دل ، ولے وصال کے خنجر کا زخم سو سنا بہت مشکل - عاشق کے عشق سوں مبتلاھے' دل میں عشق کا غلبلا ھے ' اُسے معشوق کا پیار بھی ایک بلا ھے فرد :-

گلے لگ سوتے ھور بے تابی نہیں جاتی ھے یو مشکل
برہ میں تلملیا جوں تیوں ھلاک ھے وصل میں بی دل

دور کی آگ جیوں تیوں تالیا جائے' نزیک کی آگ کوں کیوں کر سنبھالیا جائے' عاشق کوں بہت تلملتا ھے ' عاشق جنس جنس سوں جلتا ھے - لوگاں کتے وصال ' ولے وصال میں بھی عاشق کوں پوچھتا ھے عاشق کا حال - معشوق گود میں ستی ھے ھورھلاک کرتا فراق ' سینے سوں سینہ لگیا ھے ھور کم نہیں ھوتا اشتیاق - دیدا دیدار میں کھڑا ھے ھور انکھی میں انجھو تھلتا ' معشوق سیج پر آئی ھے ھور عاشق اجیوں تلملتا- معشوق آکر بیٹھی پاس' ھنوز آتے اساس پراساس- جیوں حقیقت میں مخدوم سید محمد گیسو دراز' حسینی شاہ باز محرم راز' جنوکوں ولی اکبرکتے جنو کوں سب ولیاں میں معتبرکتے' جاں تے خدا کے وصال میں جاتے ' وھاں تے یوں فرماتے - بیت :-

عجبے نیست کہ سرگشتہ بود طالب دوست
عجب این ست کہ من واصل و سرگر دانم

یعنی ھر کوئی فراق میں پریشان ھوتا یاں میں وصال میں پریشاں ھوں ' میں واصل ھور سرگردان ھوں - یو

واصلی هور سر گردانی ، یو بہت بڑی حیرانی کہ یہاں حضرت نے فرمائے ہیں دسریاں کوں کیا دک ، ما عرفناک حق معرفتک - یعنی جیوں توں ہے تیوں تجھے نہیں پچانیا ، جیوں توں ہے تیوں تجھے نہیں جانیا - عرفی عاشق دل سوختہ گرم کلام ، شاعری میں جس کا نام ، وو کتا ہے کہ فرد :-

کو کو زدن فاختۂ سرو در آغوش
در جامۂ معشوق مرا گرم طلب کرد

اپے سب نظر اپے سب دل ، اپس کوں اپے دیکھا جائے ولے اپس کوں اپے سمجھنا بہت مشکل - کسی بزرگ کوں کنے پوچھیا کہ خدا کوں پائے کھئے پائے ، یعنی خدا ایسا کوئی ہے جیوں سمجھنا ہے تیوں سمجھیا نہ جاے - خدا کوں نہیں نہایت ، اسیچھ تے اُسے کتے ہیں بے نہایت - جو عاشق یہاں آیا وو متحیری کی پڑیا آیت ؛ خدا کاں ہے کیسا ہے گھریں گھر یو حکایت - جوں وجہی عاشق عارف واصل ، گوھر سخن دریا دل ، آزاد اپستا ہے ، کتا ہے بیت :—

تمام عشقم و در دل تمام مشتاقی است
تمام دیدم و دیدن نہ دیدہ شد باقی است

جدھاں نے دیو جن پری پنچا یا ، جدھاں تے دنیا ہوی هور آدم هو آیا ، ڈھونڈتیچھ عمر کھوی سب کی ولے تحقیق جوں ہے تیوں کوئی نہیں پایا - باقی رہیچھ کتے

یوں نہ کہیا کہ انتہایا یہیچھہ- یواپار غرقاب دریا اُسے نہیں پار ، ہر ایک نہنگ اس دریا میں شناوری کرتا اپنی مقدار - عاشق معشوق کے حسن کی نہایت دیکھنے جاتا ، معشوق کے حسن کوں نہاتیچہ نہیں سو نہایت کیوں پاتا - اس ٹھار حیرانگی آتیچہ ھے ، سرگردانگی آتیچہ ہے - جو کوئی خدا کی کار خانے میں جاتے ، جو کوئی خدا کا کار خانہ چلاتے جاتے جاتے آخر اس فکر پر آتے - انو کوں یوچہ لایا ھے شوق ، اپنا اپنا ذوق - انو کے سر پر پڑیا پہاڑ جیتا ڈھوندتے دیتاپائے ، بھی ڈھوندتے ٹھاریں ٹھار - انو کوں ھور ذکر ھے ، کرامات ھور اعجاز کی فکر ھے - خلق کا مدعا لینا ھے ، خلق کا سوال جواب دینا ھے - خدا سوں ہزار گفتگو دھرتے ھیں ، وھیچہ جانتے جو کچھ وو کرتے ھیں - رب نے انو کو یودیا منصب ، آزاد عاشق یو چھوڑ دیاسب - دکھنی دھرا :-

تیرے کرتب کرنے تے میں چپ ھوئی بہ نام
میں میانے تے اُٹھ گئی توں جانے تیرا کام

جو عاشق یوں ھوے ھیں اختیار ، خدا کا بھی انو پر پیار ، رسول کا بھی انو پر پیار - خدا ھور رسول جاو کا لاڑ چلاتے ، سو یو لوگ خدا ھور رسول کوں بھاتے ، سویو لوگ مرفوع القلم ، آزاد بے پروا بے غم - وھاں خدا جوں تھا وھیچہ ، اُنے میانی میہاں نیچہ - وارد یوں ھوئی ھے حدیث بھی ، الفقر لا یحتاج الی اللہ و الی نفسہ - یعنی فقیر نہ اپنے نفس کا محتاج نہ خدا کا ، محتاج محتاج ، کیوں ھوئے کہ اُس میں ھیاچہ نہیں خدا باج ، اپے ھوئے تو احتیاج

کچھہ کس سوں دھرے ' جان اپچہ نہیں واں احتیاج آکر
کیا کرے اس کے کئے میں اس کا نفس آیا ' ہوا ہور
حرص کوں دل میں تے بھار بھایا نفس پاک ہوا کثافت
دور ہوا ، خاک اس کا بمعنی نور ہوا - فقیراں تو ہور بھی
کچھہ کتے ہیں جدا ' جس شئے کوں آخر بہت منگیا وہیچہ
اُس کا خدا - غیر پر انو کی نظر یچہ نیں غیر انو کوں
جان تیچہ نیں ' غیر کی انو کوں خبر یچہ نہیں - یوبات
نادان کے سننے کی نہیں ' یودریا کم حوصلیاں کے موتی
چننے کے نہیں - دانایاں یوبات ' نہیں کرتے ناداناں سنگات
چھپا چھپا بات کرتے سو یوبات - حیف نہیں کہ یوبات
نادان کے کان میں پڑے ' پھول کا چمن جاکر خارستاں میں
پڑے - اس چمن کی کلی باس مہکا وے گی ' ولے جو کوئی
خام ہے جسے زکام * ہے اُسے کیا باس آوے گی - بارے سوں
لہوا پگلتا نہیں ' پانی سوں پھتر گلتا نہیں - نادان ہور
جاھل اس درگاہ کے مردود ' انوکوں یوبات سمجھنی کیا مقصود '
جیتا انو کوشش کرنے جاتے ' وہاں تے انوکوں مار مار کے
بیار بھاتے - نالایقاں کوں وہاں نہیں آن دیتے ' ناقابلاں کوں وہاں
نہیں جان دیتے - یو خاصاں کی تہار ' یہاں کیوں آتا بے اعتبار '
' یہاں تمام راز یہاں تمام اسرار ' ہزار ہزار پردہ دار ، یہاں
نامحرم کوں چاروں طرف تے ہوتی مارامار - عشق کا دھات جدا
کچھہ ہے ، عاشقی کی بات جدا کچھہ ہے - ہر ایک کوئی کسی کوں
دیکھیا بے آرام ہوا تو کیا عاشق ہوا' چار لوگاں میں بد نام ہوا

* (ن) زخام

تو کیا عاشق ہو -- چار آہ ماریا، چار اوساس بھریا، تو
تو کیا عاشقی کریا -- ہرکوئی عاشق کہواتا، ہر کسی عاشق
ہونا بھاتا - عاشق کوں معشوق کے گال بال پر بہت دل،
ادھر، آنکھہ، خال، ہات، پانوں کمر چال پر بہت دل --
کسوت ساز زر زرینہ پر بہت خوش، ناز غمزا عشوا سینے
پر بہت خوش - اتیچہ میں ھاک جا تا، جاں دیکھتا واں بلک
جاتا - ولے جو کوئی اس خاک میں ناز غمزے کر تا، اس کی
خبر نہیں دھرتا - اُسے عاشقی کرنا آیاچہ نہیں، ان نے
عشق کی مایا پایاچہ نہیں - جو کوئی اس خاک کے بھتر ھے
اس سوں جیو لاوے گا - تو عاشق ہوے گا عاشقی جاگا کی پر
اوے گا، خاک سوں جیولاوے گا، وو کیا خاک پاوے گا - یو
خاک جس سوں خوب دس آتی، اُسے سمجیا چہ نہیں خاکیچہ
پر عاشق ہوا اُسے خا کیچہ بھاتی - خدا نہ کرے یکادے
آفت کچھہ برا بھلا ہوتا تو توں ڈرتا کی، جس خاک
پر توں عاشق ہوا وھیچہ ھے اُسے وسرتا کی، اگر
تجھے ایتا ڈر ھے اس کا تو اس سوں عشق بازی کرتا - کی
جس کی خاطر ایتا جلتا تھا، جس کی خاطر ایتا
تلملتا تھا، اُسے بیگ گھر میں سوں لے جاؤ کتا،
ماتی میں ماتی ملاؤ کتا، اُسے سامنے نکو لاؤ
کتا، نزدیک جاتے دہشت آتا، وو موں دیکھنا
نہیں بھاتا - پس یہاں سمجھہ کہ آج لگن توں عاشق
ہور کس کا تیا، وو ہور کوئی تھا توں عاشق جس کا تھا -

هزار حیف جس کا توں عاشق تھا اُسے دیکھیا چہ نہیں ' اس کی صورت کس وضا ھے ' اس کی مورت کس وضا ھے سو دیکھیا چہ نہیں- ایسی عاشقی کوں کیا ھی کیں معشوق کیسی ھے گر پیکھا چہ نہیں ' عاشق ھوکر معشوق کوں پہچانیا چہ نہیں - اس کے زر زرینہ ھور کسو تیچہ پر گرفتار تھا ' یو خاک بی اس کا یک لباس تھا ' او لبا سیچہ سوں توں یار تھا ' اس خاکیچہ پر تیرا پیار تھا - برقے سوں جبو لایا ' گھنگھٹ میں دغا کھایا - الله الله عاشق معشوق کے دیکھنے کی پچھنا ' جو عاشقاں دیکھیں ھیں انو تے بات پوچھنا انو کی کئے میں اچھنا - رات دیس معشوق کا ذکر کرنا ' اِس خاک میں اس لطافت سوں بولتا یو ھلتا چلتا سو کون ھے کر فکر کرنا - جو عاشق اس دھانچ میں کیا گھر ' عجب کیا ھے جو دیکھنا بڑی ھوئے میسر - خدا کریم ھے رحیم ھے - جس لوگاں کوں عشق بازی کھیلنا آتی ' انو کوں وصال میں بے تا بی کیوں جاتی- انوں کوں کاں کا آرام ' انو کا کچھہ ھور ھے کام ' انو کا خیال خدا چہ کوں ھے فام- انو پر کھلیا ھے فیض کا دروازہ' انو کا عشق دایم تازہ - پروردگار کی نہایت کوں دیکھنے لگے قصد کرن ' تو رسول کہے کہ اللہم زد نی تحیر اً - یعنی الہی میری حیرت کوں زیاست کر ' تیری خواست کر - غرض آزاد عاشق کی ھور بات ھے ' آزاد عاشق کی ھور دھات ھے - آزاد عاشق لاابالی بے پروا دایم ماتا ' صاحب کار سوں مقصود کا رخانہ

کسے یاد آتا - اپنا خاطر کیا نچینت ، اُسے کا ہے کوں
بیل خانے کی چینت - اپے اس کی فام ، یو ازاد ایسی کیا
خاطر زیاستی کام - یو خدا سونپے محظوظ مشغول ، دونو
عالم کو گیا بھول - یہاں خدا چہ ہے خدائی نہیں ، یہاں
کچھہ جدائی نہیں - یو عاشق خدا چہ کوں منگتا خدا
دئیے باج ، خدا تے کچھہ نہیں رہیا اس منی یو خدا
باج - سب تے بے طمع ، اس کا خاطر ہمیشہ جمع -
بے طلب جو کچھہ آتا سو لیتا ، طلب میں خدا کوں بھی
تصدیع نہیں دیتا - بعضے عاشقاں بے پروا ایسے ہیں
کتے ، ہزار منت سوں دئیے بھی کچھہ نہیں لتے - انو نے
اپس کوں دئیے ہیں ، ہور خدا چہ کوں لئے ہیں —
خدا چہ انو کوں بس ، انوکوں بھی ہور کا ہیگا نیں
ہوس - بعضیاں کوں زوراں سوں دئیے ، تو ضرور کوں دھندا
قبول کئے - نہیں تو معشوق کوں چھوڑ کر دھندے میں
پڑنا درد سر ہے ، کس عاشق کوں یو طمع بنا کون عاشق
اس کام پر ہے - یہاں کیا کرے کوئی بات ، حکم حاکم
مرگ مفاجات - کوئی کچھہ کہیا کوئی کچھہ کہیا ' ولے
یو اپس میں اپے رہیا - نہ ابتدا کی خبر دھرے ، نہ انتہا
کوں یاد کرے - کتے ہیں کہ بعضے خدا کے یو سرمست
دوستاں ، خدا پرست دوستاں ، ایسے ہیں کہ حضرت بھی
انوکوں دیکھنے کا آرزو کریں گے ، ملاقات کا شوق دھریں گے -
جونکہ کتے ہیں کہ ایک دیس حضرت کہے کہ الہی مجھے تیرے دوستاں

کوں دکھلا فرمان ھوا کہ فلانی جاگا ایک گھٹ ھے اُس
گھٹ میں جا - حضرت تھام اشتیاق سوں اس گھٹ کے
نزدیک گئے، دستک مارے انو کہے کون ھے، محمد میں
محمد ھوں کر کہنے - انو بولے اس تھار بات یوں نہیں
آتی، منامنی یہاں نہیں سماتی - وھاں محمد کوں بوی
یو بولیا خدا کہ اے محمد بول کہ سیدالقوم خادم الفقرا -
پھر کر انو و ونچہ گئے صدا پچھیں انو اس گھٹ کا دروازہ
کھولے، ملے، جو کچھ باتاں بولنے کیاں تھیاں اپس میں
اپے بولے - مرتضیٰ جنوں کے کہے میں رسول ھور خدا، انو
فرماتے ھیں کہ میں سب سوں جھگڑیا میرا ھات سب کے
اوپر و ر ھوا، جو فقر سوں جھگڑنے گیا تو فقر مجھ پر ور ھوا -
محمد فرمائے ھیں کہ الفقرفخری، فقر کوں اس تے کیا بڑائی اچھے
گی بھی - یعنی فقر میری بڑائی ھے، یو بڑائی مجھے خدا تے آئی ھے
یو بڑائی خدا کوں بھائی ھے - غرض کیا محبت باطن کیا محبت
ظاھر، ایسے کاساں میں یکایک کون ھوسکتا ماھر - وصال ھوا
تو بھی کیا عاشق کوں قرار اچھتا ھے، عاشق آسودہ ھو کر
کیا اپنے تھار اچھتا ھے - اچات ھرگز نہیں جاتا، تلملات ھرگز
نہیں جاتا - وصال کی خوشی میں انجھو کا جنس آتا ھے، یو
غم دل میں تے انکھیاں کی بات پانی ھونکل جاتا ھے -
عیش آکر چکلیا، غم انکھیاں کی بات پانی ھو کر نکلیا -
خوشی ھور غم، یو دونو نقیض باھم - یو دونو دعوے دار
مل کر کیوں رھیں گے ایک تھار - جس کے ھات میں جو
سنپڑیا وو اُسے جالتا، ایک زور ھوا تو دوسرے کوں دل

میں تے بیار گھالتا - جو خوشی آتی تیوں غم بی آتا ' غم کا سہل * ھے خوشی آئی تودل کوں بہت بھاتا - دل کا دشمن غم ' دل کوں خوشی تو ہووے جو غم ہووے کم - ایک غم سو نیش ہوتا ھے ' غم تے سینہ ریش ہوتا ھے - غم تے عقل درہم ہوتی درہم کیا بلک کم ہوتی - غم لہو کوں پانی کرتا ھے ' غم دل میں غم بھرتا ھے - خوشی اجالا غم اندھارا ' کیا کرے یہاں آدمی بچارا - غم ظلمات ؛ خوشی آبحیات ' غم بندی خانہ ' خوشی نجات - غم بھر یا ھے جتنا سکے اتنا لیوے ' خوشی خدا دیوے - یو اپنا اپنا حصہ ' بارے پھر کر آیا و ہیچہ قصہ - فراق کا جلیا وصال سوں آرام پاوے ' وصال کا جلیا بچارا کدھر جاوے - جو کچھ حلق میں ھلگیا اس کا علاج پانی سوں بچارے ' جو پانیچ حلق میں ھلگیا اسے کوئی کاھے سوں اُتارے - فراق کے جلنے کوں سب کوئی جانتا ' وصال میں کے جلنے کوں کوں پچھانتا -

پانی میں کی جو آگ کتے سو وصال ھے
اس آگ میانے جلنے کوں کس کا مجال ھے

ایپچہ سب عشق کی صورت هووے تو وصال میں جلے ' اس حال میں جلے ' اس حال کوں کیا جانتے فراق کے جلے بلے - جوعشق هوا تمام ، تو اپس سوں لگیا اپنا کام - بارے جو کوئی معشوق چوسار ھے کچھ فام دھر تے ، عاشق کوں

---

* دونوں نسخوں میں یو نہیں لکھا ھے - میرے قیاس میں کاتک ہونا چاھئے ' جس کے معنے مشکل کے ہیں -

دیجھا لے کر مہر یچھ سوں ھلاک کرتے —

القصہ دل کہیا میں عاشق ھوں اگر روتا ھوں تو سہاتا ھے ' توں معشوق تجھے کیوں رونا آتا ھے - جفا عاشق کا وطن مقام ، توں معشوق تجھے غم سوں کیا کام - معشوق شیریں عاشق سلونا ، معشوق کا کام ھنسنا عاشق کا کام رونا - معشوق کا شیوہ ناز ، معشوق بے پروا بے نیاز - معشوق درس عاشق درسنی ، عاشق محتاج معشوق غنی ' جوں آزاد ھور اسیر جوں پادشاہ ھور فقیر - اے گُل رو ، ای خوش خو ، اے خوشبو ' اے مہ چہر ، معشوق میں نہیں دیکھتا اپنا مہر - حسن دھن من موہن جگ جیون بولی کہ سن اے دل ، یو بات سمجیا ھے بہوت مشکل - میں جانتی ھوں کس پانی سوں خمیر ھوی عاشق کی خاک ، کہ ھم فراق میں ھم وصال میں دونوں جاگے ھے ھلاک - نہ یہاں آرام نہ وھاں آرام ، جس پر یو قصہ گذریا اُسیچہ یو نام - جل بھسم ھو کر بارے پر اڑے ' تو عاشق ھوے عاشقاں کی مجلس میں چڑے - اپس کوں کہونا تو عشق میں کچھہ ھونا - جو لگن آپس میں اپے باقی ھے ، تو لگن اس میں اس کی مشتاقی ھے ' عشق کے شہر میں پیرت کے نگر میں، معشوق وھیچہ جوعاشق کوں پیار کرے ، عاشق پر اپکار کرے ، عاشق کے دل کوں گلزار کرے ، نہ کہ بے زار کرے خوار کرے - ان تے چھڑاوے جیو پر لیاوے ، جلاوے تلملاوے' ایسی معشوق سہل ھے ، ایسیاں سوں عشق کرنا جھل ھے - انو کوں کوڑ معشوقاں کتے ھیں ' انو کوں ھور

معشوقاں کتے ہیں - سنگ دلاں بے خبر ، کسی کا درد
نہیں ہوتا اثر ، بے درد بے اثر بہتر - اگر عاشق مرتا اچھے گا
بی ہنستیاں کھڑیاں رہینگیاں ، تک مہر سوں کی مرتا
کرنا کہینگیاں - اتنے پر بی کیا چپ رہتیاں ہیں ، سوا تو بلا
گئی تیاں ہیں - بہی کتیاں ہیں سوا کی عاشق ہوا بے چارہ
عاشق بہولا کچھ دل میں نہیں لاتا ، ستی ہوکر آگ میں
پڑ چپ اسیں جلاتا - دل لگایا سو توڑنے نہیں جانتا ، بہی ہور
ایکس سوں جوڑنے نہیں جانتا - توڑنے جاتا تو تٹتا نہیں ،
چھڑایا تو چھٹتا نہیں - دل میں عشق سلگیا ، عاشق
بے چارہ جلگیا - معشوقاں میں ایسی نازاں لئی چیزاں ہیں
لئی بہانے ، پیچھے رہتے رہتے کوئی معشوق عاشق پر مہرواں
ہوئے تو خدا جانے - جاں اپنے عشق کی اچھے گی اینی گرمی ،
وہاں جیسی بہی سختی ہوئی آخر کچھ تو پیدا ہوئے گی
نرمی - عشق کا سواد ہے اسی تہار ، جاں دو طرف تے
اُبلتا پیار -

القصہ میں تیرے دیدار کی بہت مشتاق تھی ، تیری
بات گفتار کی بہت مشتاق تھی - سو مراد بر آیا ، یہاں خدا
ملایا - عاشق تھی تیری خبر پائی تھی ، چوری سوں تجھے
دیکھنے آئی تھی - عشق کا دکھ سہا نہیں گیا ، جیتا رہوں
گی کہی تڑپی رہیا نہیں گیا - میں عشق تجھ سوں لائی
ہوں ، جیو پر اُتر کر آئی ہوں - اینتال رضا دے جاتی
ہوں ، وصال کی جاگا خاطر لیاتی ہوں ، یا تجھے بلا

بیبجتی هوں یا میں اپے تجے ملانے تی هوں تے میں کہی
سو تحقیق جان ، دل میں اپنے برا نکو مان - خلق کے
موں میں آکر پڑی بات ، اسمان ٹوٹیا تو کون دیتا هات - سمدور
کوں کیوں باندنا پال ، آفتاب کوں کیوں رکھنا صندوق میں
گھال - دیوا گھر میں روشن هوا پچھیں جوت کوں کہاں
لے جانا ، بن میں پھول کھلا پچھیں باس کوں کیوں چھپاؤ -
موں میں تے بول نکلیا پچھیں سو کیا پھر کر آتا هے ، تیر کمان
تے چھوٹیا سو کیا سنبھالیا جاتا هے - تہال بہویں پر پڑیا
آواز کوں کیوں پکڑنا ، خالق خدا کا کسے منا کرنا ، کس سون
جگھڑنا ، لوگاں تے ڈرنا ضرور هے کیا کرنا - عشق
میں پختہ اچھنا خامی خوب نہیں ، سہج سوں کم کرنا بدنامی
خرب نہیں - یو عشق کا تجرب هے پردے میں باندنا ،
هیرا کھ ڈیے تو هت کیا گلے میں باندنا - جو کوئی عشق میں
آیا هے ، اپنا ڈر چھپا کہایا هے - میٹھائی چھپانے میں هے
نه بدنام هو کر پنوانے میں هے - در کہیا اے نار ، اونار
شیریں گفتار ، هنس مکھ کبک رفتار ، خورشید دیدار ، عاشقاں
کی انکھیاں کا سنگھار ، چتر جرسار - توں ایسی هی جو کوئی
تجہ سے برا مانے ، تہری بات کوں جھوٹ کر جانے - جار دونو
کا دلچہ هوا صاف ، پچھیں وان کہ هے خلاف - کہیا بسم الله
خدا همراہ - جانا بیگ پھر کر آنا - حسن پری غمزاں بھری
اوتار استری نے خیال هور نظر هور تبسم کوں دل کنے رکھ
کر وصال کے چھجے پر چڑی سارا دیس وها نچه تهی

تا تہا شام پڑی - فرد :-

بھین پر کے چند نی یو بن پر کی یو پری ہے
دل سیتی مل کہ دل سوں کیا کیا ادا کری ہے

جوں سعدی کہتا ہے کہ نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال ، عشق بہت بے تاب عشق کا عجب کچھ اچھتا ہے حال - عاشق بے آرام بے طاقت ، عاشق کوں صبوری سوں کیا نسبت - وو چاند بھری ' اس تہار ایک ادا کری - وفا ہور ناز اس چھجے پر عشق کی مجلس سنواری ' دل ہور نظر ہور خیال ہور تبسم اس باغ میں وپا نی کے چھجے پر صحبت رکھتے تھے باری - حسن دھن من موہن جگ جیون جس کوں بہت مشکل لگی دوری ' دل میں کچھ نہیں ابری صبوری ' کیا کروں کہی ہت چوری ' بے طاقت ہوئی پوری - اپنا دل کھوای ' وفا کوں بلا کر بولی - کہ اتال خیال ہور نظر ہور تبسم کوں بول کہ دل کا دل ہات لیو ' سب مل اُسے دارو بے ہوشی دیو - بیت

دل بے خبر ہوا ہے دل نے خبر سٹیا
عاشق ہو کر اپس کوں کدھر کا کدھر سٹیا

ہور زلف کوں کہو کہ دل کوں اس چھجے پر یوں لے کر آکہ دل بھی نا جانے ' نہ اپس کوں سمجھے نہ دوسرے کوں پچھانے - خیال ہور نظر ہور تبسم ہور وفا دل کوں دارو ئے بے ہوشی دئے ' بے خبر بے سد کئے - زلف دل کوں کلف ہوکر اس چھجے پر یوں کھنچ لیائی کہ دل

کی ارواح کوں خبر نہیں آئی۔ دل کے دل میں کہ میں بغیچہ
میں ہوں ، اس گلشنیچہ میں ہوں ۔ حسن دھن جگ جیون
من موھن ، دل پادشاہ عالم پناہ ، صاحب سپاہ کے گلے لگ ،
جوبن سوں تلا سی پگ ۔ مکھہ چومی ، اپنے سینے پر اُس
کا ھات دھری ، آہ ماری ، اوساس بھری ، تک ھنسی تک
روئی آپس میں آپ کچھہ باتاں کری ۔ فرد :—

تماشا ھے عجب کچھہ آج اس تھار
کہ عاشق مست ھور معشوق هشیار

کہی اے دل میں کیا کیا جفا دیکھی تیرے بدل ، تجھہ
پر بھی لئی لئی محنت گذری میرے بدل ۔ تیری یاری پر
میں واری تیری اختیاری پر میں واری ۔ جسے مرد کتے
سو تو نچھہ ھے ، عاشق صاحب دل کتے سو تو نچھہ ھے ۔ یو
نوا مانا ، یکا یک پھول ھر کر کیوں کھلانا ۔ موں دیکھتے
شرم آتی ، یکا یک کیوں بات بولی جاتی ۔ اس نے دل کوں
بے خبر کری کہ دل سوں کچھہ حظ پاوے ، هشیاری میں
انکھہ بھر دیکتے مبادا لاج آوے ۔ پاکی سوں همدست ھوتی
تھی ، پاکی سوں دل کو دیکھہ مست ھوتی تھی ۔ وہ چتر
پری ، ایسی کچھہ فکر کری ، دل بے خبر متوالا ، حسن
کرتی کچھہ ھات بازی کچھہ اوپر کا چالا ۔ ھور فام نہ تھا ،
زیاستی کچھہ کام نہ تھا ۔ دل میں عشق غلبلا کرتا ھے ،
نظر کا سواد بی بلا کرتا ھے ۔ ھر کوئی تن سوں تن ملاتا ،
جاں پاک عشق ھے واں نظر سوں بی کچھہ کیا جاتا ۔ جوں

بھاور پھول کارس لیتا ، بن میں لطافت سے دل کا ھوس لیتا ۔
محبوب مقبول جوں نازک پھول ، اُسے رگڑ حال نہ کرے تو
بہت خوب ، بہت پاک عشق میں سواد ھے کام گھال ناکرے
تو بہت خوب ۔ شوق زیا ست ھوتا ھے تلتل ، دایم تازہ
اچھتا ھے دل ۔ دل بِرکتا نہیں ، ایک جاگا لگیا تو بھی دسری
جاگا لگتا نہیں ۔ عشق زور پکڑتا ھے ، عشق کا کام رونق
کچھ ھور پکڑتا ھے ۔ جس شوق تے شوق پانا اس شوق کوں
نا گنوانا ۔ ووشوق گیا پیچھے ویسا شوق بھی کانتے ایانا ،
بھی اس شوق کوں یاد کرکر کیا خاطر پچتا نا ۔ غرض جتنا
سکنا اُتنا رکھنا ، اس فکر میں اچھنا ۔ جو اپس کوں عشق
کی مستی بہت چڑے ، یو خدرا (قدرا) وجود میں تے کم بھار
پڑے ۔ یو تخم انسان ، اس تخم میں لئی لئی تماشے ھیں جان
پچھان ۔ اس خطرے (قطرے) کوں زور سوں کھلنا ھے انکھیاں
کی بات ، اس خطرے (قطرے) دوں زور سوں چڑتا ھے گھات ۔
یو خطرا (قطرا) تیرے وجود کا قوت ، اس خطرے (قطرے)
میں مہر محبت مروت ۔ اس خطرے (قطرے) کے زور سوں توں
زور پکڑتا ھے ، اول نہ کچھ تھا ایتال عالم کچھ ھور پکڑتا
ھے ۔ یو تن کا وصل نہیں یو دل کا وصال ھے ، دل کے وصل
پر آکھڑے رھنا کس کا مجال ھے ۔ دل سوں دل ملانا
نظرسوں محبوب نظر میں جانا ، یو تھار اپس کوں دیکھنے کا ھے ،
اس تھار اپس کوں اپی پڑنا ۔ کیتیں توں بی دل بھلنا ، کام
یو ھے جو نظر کھلنا ۔ یومن عرف نفسہ فقد عرف ربہ کا مقام
ھے ، یوکیا ھر کسی کا کام ھے ۔ یعنی جو کوئی اپس کوں جانیا ، اپنے

خدا کوں پہچا نیا - مبادا کوئی جانے کہ یو کچھ ذرا آج ہوا ھے ،
اس تہار حضرت کوں معراج ہوا ھے - غرض عاشق کوں یو خیال
ہونا ' خدا دے تو یوں وصال ہونا - یو بہت نازک بات
ھے ' یو بہت مشکل گھات ھے - بعضے کتے ھیں ولی جانے کن
کہ حضرت کتے ھیں کہ رایت ربی فی صورت احسن امرد
یعنی میں خدا کوں دیکھیا قبول صورت آدم کی صورت
میں ' اس من ھور اس من موھن صورت میں - دیکھنا دکھانا
ھے سوانکھیا نچہ میں ھے ' یو کچھہ دھنڈنا پانا ھے سو
انکھیا نچہ میں ھے - جسے انکھیاں ھیں سو انکھیاں کوں
جانے گا ' جسے انکھیاں ھیں سو انکھیاں میں کیا ھے سو
پچھانیگا - فارسی میں کتا ھے کہ در دیدہ دوست ' با
دیدہ خود اوست - یو دکھلانا کوں دکھلاتا ' اس دیدے کا
بھید کون پاتا - جوکوئی دیدے کوں دیکھیا سو دیدہ ہوا '
حق رسیدہ ہوا ' کام اس کا سیدھا ہوا - علی ولی جنوں
کی بات تحقیق کھری سرہ ' انو کتے ھیں کہ لم اعبد ربا
لم ارہ - یعنی اگر خدا کوں اُن نے نا دیکھتا تو اس کی
عبادت نا کرتا ' یو مشقت یو ریاضت نا کرتا - نہ کچھہ شک
دل میں دھرتا ہوں ' کتے ھیں خدا کوں دیکھہ کر خدا کی
عبادت کرتا ہوں - کتے ھیں محمد ھور علی کیاں انکھیاں
ہوئیں تو خدا کوں دیکھیا جائے ' دیسے پیغمبر ویسے ولی
کیاں انکھیاں ہوئیں تو خدا کوں دیکھیا جاے ' عاشقاں واصلاں
کی انکھیا ہوئیں تو خدا کوں دیکھاں جاے - اس بات کوں یو بھی

ایک حدیث ہے پچھاں کہ الانسان مرات الانسان - یعنی انسان
آرسی ہے انساں کی ' اپس کوں اپی دیکھنے کے گیان
کی - اگر کسے کچھہ خبر ہے تو یہاں آرسی اشارت انکھی پر
ہے - انکھیاں مس کی بات کھلنا ' تو کیئں عاشق ہونا ' تو کئیں
بھلنا - دیدیاں کی بات سو پانوں لگ سب جیو ہوکر معشوق
کے جیو میں جانا ' تو اپس کوں دیکھنا تو معشوق کوں
پانا - دیہہ ہوتا تو جان کوں دیکھنا ' ذہن ہوتا تو ایمان
کن دیکھنا - ولے یو عالم ایک عالم ہے ' کہ اس عالم میں
دو عالم ھمس آتا ہے ' یو عالم پیرو مرشد بغیر کون کسے دکھلاتا
ہے - ظاہر کا عشق اگر کسے اچھے ' تو یوں اچھنا کہ باطن
میں بی اُسے وو دھیان اچھے ' تاکھلنا اُس پر کیلے تا مشکل
آس پر آسان اچھے - عشق حقیقی اچھو یا مجازی ' عشق
بازاں نے یونچہ کھیلتے عشق بازی - سعی کرنا کہ اپے اس
بات میں ماہر ہووے ' یو چھپا ہے سو اپس پر ظاہر
ہووے - عاشقاں جو دنیا میں جئے ہیں ' بہت کر انو یونچہ
دھندا کئے ہیں - یو اپس کوں جاننے کی بات ہے ' یو خدا
کوں پہچاننے کی بات ہے - حدیث قدسی ہے ' عین بسی ہے '
جان - کنت کنزاً مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الانسان-یعنی مجے
مجپر پیار آیا تو میں آدم کوں پیدا کیا کہ مجھے سمجھے مجھے
پہچانے ' مجھے پاوے ' میرے ادھر آوے ' میری قدرت کوں دیکھے
مجے جانے - عشق مجازی ' عجب تماشے کی ہے بازی - عشق مجازی
جو انپر یاکمال توعین ہوتا ہے حقیقی کا وصال - گر توں عاشق دانا

دیرانا ہے ' تو مجازی تے حقیقت پر آنا ہے - و اصلاں کی ہے یو سنت کہ حدیث ہے المجاز قنطرۃ الحقیقت - یعنی حقیقت کی سیڑی ہے مجاز ' سیڑی پر چڑیں گے تو پاویں گے حقیقت کا راز - ظاہر تے باطن کوں جانا ' ظاہر تے باطن کوں پانا - کیا واسطا کہ جاں بات کا سایا ہے وہاں وں آیا ہے - کہ من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی - یعنی جو کوئی یہاں نہ دیکھے سو وہاں اندھلا ہے - یو بات خرافات ہیں ایدھر اودھر کی بات نہیں - جہاں لگن گو الیر کے ہیں گئی ' انو تے ہی یو بات گئی ہے سنو - دوہرہ :-

جن کوں درسن اِت ہی تن کوں درسن اُت
جن کوں درسن اِت نہیں تن کوں اِت نہ اُت

عاشق نے کوشش کرنا کہ کہیں عشق کی آگ خوب سلگے ' ظاہر دل کسی کے پھاندے میں خوب لاگے - پچھیں اپنی ہمت اپنا فام ' اپنی اپنی طلب اپنا اپنا کام - خدا نے لے کچھہ کریا ہے ' خدا کے عالم میں سب کچھہ بھریا ہے - سو کا ہے ہریا ہے ' جدھر دیکھیں اودھر دریا ہے - اس میں تے اول عاشق کوں فرض ہے کہ غواص ہو کر یو بے بہا گوہر چننا ' خدا کوں بہت یاد کرنا ' محبوباں کوں بہت دیکھنا خوشبوے خوش کرنا ' شراب پینا ہور راگ سننا - یہاں سب ہے ' یہاں تماشا عجب ہے - یو خلاصہ ہے ' یو سب تے خاصہ ہے - عشق کا وجود قائم اس چار باتاں سوں ہے ' نہ باقی جکا یقین سوں ہے - نار سی میں

کتا ہے کہ تا توانی طالب فعل بدمباش ، بہر حالے کہ باشی با خدا باش - مرد اس فکر میں اچھنا کہ روز بروز خدا کی محبت زیاست ہوئے ، ہر دو جہاں میں کام اپنا راست ہوئے - ہور حدیث بھی یوں ہے کہ عزت الدنیا بالمال ، و عزت الاخرۃ بالاعمال - یعنی دنیا کی عزت مال سوں ہے ، ہور آخرت کی عزت اعمال سوں ہے - مال تے اعمال پیدا کرلینا ہے ، جوں یہاں کی خاطر مال پیدا کرتے تیوں وہاں کی خاطر اعمال پیدا کرلینا ہے - مفلسی کسے نہیں بھاتی ، نہ یہاں کام آتی نہ وہاں کام آتی - دوست وو جو بولے ہور دل سوزی کرے ، مفلسی خدا دشمن کوں نہ روزی کرے - اگر جانتا ہے کہ جوں یہاں ہے تیوں وہاں بی کچھہ ہے تو نیکی پرچت دھر ، نیکی نکو بسر - اگر جانتا ہے کہ یہچہ ہے بھی انگے کچہ نہیں تو خوشی بھاے سوکر ، پیغمبراں نے تو یوں دئے ہیں خبر اگر کچہ سمجیا ہے تو نیکی کر نیکی کر - باپ نہ چھڑاے گا نہ ماں چھڑائےگی جان تاں بھی تیری نیکی تھرے انگے آئیگی - سب پھسلاکھا کر اپنا پیٹ بھریں گے ، جاں کچہ آپڑ یا تو تجے انگے کر ینگے - تمام غفلت میں تے اتھے گا تیرا خواب ، توں دیکر چھٹیگا تیرا جواب - جو کوئی خدا سوں محبت دھرتا ہے وو البتہ خوبیچہ کام کرتا ہے - جاں خدا کی محبت ہے واں سرفرازی ہے ، خدا کی محبت سوں خدا بی راضی ہے ، خدا سوں محبت کرن ہارے کی دائم پیش بازی ہے — عشق

مجازی غازی تین صورت ، عاشق کوں اس صورتاں
کا بیان کرنا ھے ضرورت - ایک پھول تے ایتے باس کے
تورے چھتے ، ایک جھاڑ کوں ایتے پھا نتے پھتے - اول عشق
سلا متی ، دویم عشق ھلا کتی ، سیوم عشق ملامتی - اما عشق
سلامتی، کتے سو اپنا گھر نہ کسی کی دھشت نہ کسی کی
وحشت - نہ کسی کا دھاک نہ کسی کا ڈر ، کتیچ ھیں کہ
اپنا گھر خوشی بھاے سو کر - یہاں باد شاھاں کوں نہیں
قدرت کچھ کنے ، بعضے تو جمع * کس منی - اگر کس کوں
گھر میں عشق لگ جاوے ، بہت سکھ پاوے - بہت آرام ،
اپنی نزدیک اپنا کام ، دایم نظر تایں محبوب ، بہت خوب -
صفا پکڑے دل ، دیکھ دیکھ ریجھے تل تل - دائم خوشحال ،
دائم وصال - فراق کا انداز نہیں جو یہاں آوے ، غم کوں قدرت
نہیں جو یہاں ھات بھاوے - گود میں مراد ، جیو نے کا پاوے
سواد - خدا راضی رسول راضی ، بہت سواد کی عشق بازی -
ولے عشق کوں بہت زور اچھنا کہ ایسی جاگا چٹک لاوے ،
ایسی لذت کے پھاندے میں بھاوے ، یہاں تپاوے یہاں
ترساوے ، سونے نادیوے ، دسرے سوں کچھ ھونے نادیوے -
جیونا بھگے ، ھور سوں دل نا لگے - محبت ضماں اچھے ،
اسیچ پر دھیان اچھے - یو عشق بہت قادر اس عشق پر کون
ھو سکتا قادر - معشوق نزدیک اچھکر تپنا ترسنا نھنا کام نہیں ،
انکھیاں تایں دیدار ھور انجھو برسنا نھنا کام نہیں -
یو عشق زوراں سوں کوئی نہیں بھایا ، جسے خدا دیا اُسے آیا -

---

* (ن) جما

ایتاں عشق هلاکتی، کس کی بهو بیٹی، یو اپنے گهر میں
تلملتا و و اپنے گهر میں لیتی - یو پهرتا گهر کے آس
پاس، اسے گهر میں جا چتی نده هور ساس - اس کی
سنگات اس کا مرد سوتا، یو سو ات دیس یاد کر کر
روتا - اسے نہ بهیتر قرار نہ بهار، چهپے چوری سوں
ندهیں مدهیں هوتا دیدار - یو عاشق دیوانہ هچه بے فام
بہت میٹها لگیا چوری کا کام - حلال تے دل کچوا تا،
حرام بہت سواد لگتا، آدمی دیو خصلت منا کئے سو کام
بہت سواد لگتا - منع کئے سو کام انسان کوں بہت بهایا
هے، کہ الانسان حریص علی ما منع یوں حدیث بهی آیا هے -
اگر حرام کوں منا نا کرتے تو عجب نہیں جو کوئی حرام
ناکرتا، حرام کوں منا کرنے تے حرام پر جهل آدمی ایتا
لذت پکڑ کر ضد دهرتا - اگر حلال کوں بی منع کرتے
تو حلال بی بہت بهاتا، حرام کوں سب ست دیتے حلالیچہ
خوش آتا - آدمی کا طرفہ طبعیت هے منا کئے تو جانو
کرو کر فرمائے، نہیں کرنا سو اسے ستهی فعل بد پر لیائے -
منع کرنا بی یک دکد هوا هے، آدمی بہت بری بلا هے،
آدمی تے حد هوا هے - مگر زنان کوں بهاتا میانے میاں
منگ منگ بهیجتا اُنے کهاے سو جهوٹے پان - اُس کی
خوں لگی سو اُنگ کی چولی، اُنے خوشبوئی لائی سو خوشبوئے ان
نے کهائی سو گولی - بڈهیاں لیا تیاں ادهر اُدهر کیاں حکایتاں، بہت
سواد کیاں هوتیاں باتاں - عشق دانتا سخت، کاندان

کو دلیگا آتا وقت - عشق انیزیا اس تہار اتال جیو جانے کوں
کیا بار' ایسیاں باتاں سن سن ' گھر گھر ہوتی گھن پن -
چاروں طرف ہوتا غل ' لوگاں کوں اوتتے پیت میں سل -
دنیا ھے ہر ایک کوئی ایکس سوں جیو لاتا ' یو لوگاں چپکے
پکارتے ' اس لوگاں کا کیا جاتا ' یو غوغا کئے تو انوکے ہات
میں کیا آتا - انوکے سینے پھٹتے' انو کی شرم ایکس کے کھانے اٹھتے -
نہیں سے سو لوگاں کوں ستاتے کونچے کونچے دھنڈ ورا
پھراتے - جانو اپے ایسے کاماں کیئچہ نہیں' اپے کسے دل دیئچہ
نہیں - اپے فرشتہ بے گناہ پاک ' یوچہ بیچارہ دنہگار انو
کرتے ہلاک - لوگاں پر نقشاں چلے بغیر رہتے نہیں ' اپنے دل
کی بات تو خدا بہتر جانتا وہ کتے نہیں - بتاں بہت بڑیں
بہت محتشم' باندے موذی کا بڑا بھرم - اپنا درد جیسا ھے
دسرے کا درد بی ویسا ھے - آدمی محبت کوں سمجنا
آدمی کے دل میں عشق کا جوش اچھنا - آدمی خدا بخشنا ' آدمی
عیب پوش اچھنا - خدا ستار العیوب ھے خدا غفار لذنوب ھے -
جسے خدا دیوے اسیچہ اس بات کی سکت ھے ' عیب پوشی خدا
کی صفت ھے - اپنا عیب چھپاتے ' دسریاں کا عیب بھار
بہاتے - اُس کے دل میں تو تیں عشق کا کا نتا انوں کرتے
لوگاں میں ہنس ہنس کر تا نا - فراق کوں یہاں
زور' جوں جوں بدنام ہوتا تیوں تیوں محبت ہوتا ہور
غم کا بازار گرم' خوشی کا کیا بھرم ' کام جیو پر اپے اتال
گاں کی شرم - یونچ کرتے کرتے جیو پر آتا ' پکاڑے وقت جیو

جاتا۔ اتال عشق سلامتی کلاونتی بازاری یہاں تو بہوتیچہ خواری' بہوتیچہ دھواری ۔ دایم بدنام دایم رسوائی' یو عشق بازی کس سے ہو آئی ۔ دائم قباحت دائم فضیتے' جیتے کنیکے تیتے۔ دائم رشکا نتے ہلاک دائم جھل آتے ۔ ایک جاے سوں جیو نہیں لاتے' سو جنیاں کنے جاتے ۔ ایک گھر میں تو چار بہار' یو بھی عجب تماشے کا ہے تہار ۔ طبیعت بہت نازک بہت نرم' وو بے حیائی ہور یو شرم ۔ جس کنے گئے اسکیچہ ہوں کر دکھلاتے' ہزار جنس سوں جیولاتے ۔ ناز ہرم یوں کرتے فاش' اصیلاں بچاریاں کیا قماش ۔ جانو ایک تے دسرے کی چھانوں نہیں پڑی' ایسے کرتے ایسی شرم کی ایسی بڑی ۔ کھڑکت میں تے سوں بہار نہیں کاڑتے' بازار میں کھڑے اچھہ پردے پھاڑتے۔ ہتک ہتک لوگاں کوں بلاتے۔ ایکس کوں دکھلا کر ایکس کنے جاتے ۔ اُس جا کا کیوں جیو لانا' یو کسے بھانا' یو نامعقولی دیکھیا کیوں جانا ۔ یہاں عشق کی تو ہے گرمی' ولے بہو تیچہ ہے بے شرمی ۔ ہزاراں کے' کیتے یاراں کے' ایسیاں سوں کیا کرنا یاری' ایسیاں تے کیا دھنڈنا وفاداری ۔ یو بیٹھیاں ہیں پیکے ملانے' انو محبت کیا جانے پیکے حلال محبت حرام' محبت سوں انو کوں کیا کام ۔ یو سواد بازاری' مبالغہ ایک رات کی یاری ۔ کھیسے کیاں دشمن' گھر کے لوگاں کے حصے کیاں دشمن ۔ ایسیاں کوں کیوں پتیانا' ایسیاں کوں کیوں دینا من؛ ایکس پاس من ایکس پاس تن ۔ ایسیاں کی کیا آس جیولا

کر پھسلا تیاں، معطل پیکیا ذہد خاطر آتیاں - جو لگن کچھ اچھتا تو لگن کہا تیاں، ایک گھڑی کچھ نہیں تو نکل جاتیاں - جانو کہ ہیں آ ئیچھ نہ تھے، جانو اھنا ئیچھ نہ تھے - کھانے میں تے اوڑ یا لوں، اتال تمہن کون ھمیں کوں - یہاں بہت نکو مرغول، یہاں جو آیا سو ہوا ڈانواں ڈول - غرض ایسی چھنا لاں کی بڑے چالے، ایسی چھنا لاں تے خدا سنبھالے - یو بڑے چِت، یہاں کون کر سکتا ڈلکوں گھت - جیتا نیم دھرم ہوئیگا اگر بہتر اچھیگا تو یہاں نرم ہوئیگا - جو کوئی اچھتا ہے عشق کے سنگ، وہی سمجھتا ہے اس عشق کے رنگ ــــ

القصہ وو حور جیسی حسن پری، و دیس دل کوں بے ہوش کر اس وصال کے چھپے پڑ لیا کر حفظ کری - دل کوں بے خبر کر بے ہوش کر مہاڑی پر لیاوے لے جاوے، کسی نا دکھلاوے، کسی نا سناوے - چوری کا کام، کسی نہیں ہونے دے فام - ویسے میں اس وقت رقیب بے نصیب، گمراہ رو سیاہ کی ایک بیٹی تھی اس کا نام غیر، سب سوں اس کا بیر - بحسب ظاہری راضی سوں رہتی تھی، حسن کن یو دغا بازی سوں رہتی تھی - جاں جاوے دو میں جھگڑے لگاوے، ماپیاں کوں بچڑاوے، جھو ٹیاں باتاں کتی، کیکا متی - لو تری چاڑی خور، دل میں کچھ ہور، موں میں کچھ ہور - زبان دراز، سب اس سوں واز - حسن دھن من موہن جگ جیوں من ہرن

کنے رھتی تھی ' ولے بھید اپنا کسے نہیں کہتی تھی ۔
حسن ناز دل کا اڈھار چتر چو سار ' تو یہہ سمجی کہ
یو نا معقول بے رصول مردار نہکار شرم نہین دھرتی '
یکس کی اگے یکس کی بات کرتی - فرد —

جسے حیا نہیں کچھہ اس تے بہت ڈرنا ھے
فکر اپس کی حیا کی بی کچھہ سو کرنا ھے

کلا کیتاں لاتی ' فتوے اچاتی - موں کی بہت ھلکی بہت
شوخ نڈر ' اپنیچہ شرم نہیں دھرتی سو کس کی شرم کی اُسے
کیا خبر - بے حیا بے ایماں ' بد کار بد گمان بے اعتبار کی اعتبار ی
نہیں ' بات کس کی دل میں چھپان ھاری نہیں - اُسے
جانتی تھی ' خوب پہچانتی تھی - جو حسن دھن من موھن
باغ میں جاوے ' اُس ناپاک کوں سنگات نالیاوے - جو
کچھہ دل سوں ملنے کی فکر کرے ' اُس حرام خور تے
بہت ڈرے - غیر نے سمجی کہ حسن دھن من موھن اپس
سوں کیت پکڑی ھے ' اپس سوں ھت پکڑی ھے - یہاں
تو کچھہ پیار نہیں ' اتال کچھہ بھاں بار نہیں - بیت —

یو دغا باز تھی وو تھی سادی
سادی تھی اس تے یو دغا آدی

جدھر گئی بوی یکیلی جاتی ' مہنجے سنگات نیں لے
جاتی ' میں اُسے نیں بھاتی - غیر کی غیرت اُٹھہ کوڑی '
غیر حسن کے دنبال پڑی ' کہ دیکھوں یو مجتے اپس کوں
چھپ تی ھے ' یکیلی کدھر جاتی ھے - یونچہ کرتے کرتے

ایک رات ، اُس باغ میں حسن دھن من موہن سنگات ، دل سوں ملنے جاتی تھی ، یو نا برخوردار بی اس کے سنگات چوری سوں لگ پچھیں آتی تھی - بیت -

شیطان اگر کسے لگے تو کوئی تبی چھڑاے
آدمی کسی کے پے میں پڑے تو جیو بیچ جاے

شیطان کوں مو تھی کھل اتنی پڑی * دئے تو جاتا ھے آدمی برائی پر آتا تو کلیجا کھا تا ھے - شیطان کا فکر سہل ھے شیطان کا فکر کیا کرنا ، برا آدمی برا بورے آدمی تے ڈرنا - شیطان شیطان کی صورت سوں اپس کوں دکھلاتا اس کا علاج کیا جاتا - برا آدمی بڑا شیطان فرشتے کا لباس لے آتا ، بھلا آدمی بچارا کیا جانتا دغا کھا تا - بھلا جانتا کہ یو بھلا چہ ھے ، سچیں سچیں یو فرشتا چہ ھے - آدمی بچارا کیتا پچھانے ، غیب کی بات خداچہ جانے - غیب کا عالم کسے دکھلایا رو ، وعندہ مفاتیح الغیب لا یعلمھا الا ھو - یعنی غیب کے کیلیاں غیب کے صاحب پاس غیب کے صاحب کوں معلوم ، غیب کے صاحب نے جسے معلوم کیا اُسے معلوم ھوے یو غیب کے علوم - منجماں کوں بھی بولے ھیں حضرت جنو کا دل کعبہ ، یکذبون المنجمون ورب الکعبہ - یعنی غیب کے پردے انو کیوں کھولتے ، منجم سب جھوٹ بولتے

---

* (ن) بتی

بعضے بولتے انو کا بول پکڑیا ھے مکان ' سچ ھور جھوت کے
میانے میان ـ جتا بولیں گے انوچہ سچہ انو کا بول نہ جھوت نہ سچہ ـ
آدمی عاجز ھو کر کا کارت تے پوچھنے جا تا ' انو کا بول
دہھیں ھو آتا کہ ھیں نیں ھو آتا ـ ھات میں رسالے لئے ھیں'
غرض پیت بھرنے جاگا کئے ھیں ـ بارے حسن قار ' چتر
چوسار ' جوں دایم جاتی تھی وونچہ جا کر اُس چھجے پر
چڑی' یوبی اس چھجے پر جاکر ایک کونے میں ماری دڑی ـ
حسن ھور دل کے چالے سب خاطر لیائی ' انو دونو کا بھید پائی ـ
ھور کہی حسن جو سجہتے ڈرتے تھی ھور اپنا کرتے تھی سو یو تھا کام '
میں توکری فام ـ غیر وں بی انو دونو کا چالا دیکھکر عشق
حائل ھوا ' غیر کابی دل دل پر مائل ھوا ـ غیر کوں بی دل کا
عشق دات پکڑیا ' بہت اچات پکڑیا ـ دل میں بدنیت
دھری ' اپس میں اپی یوں فکر کری بیت :ـ

دل کوں یوں دیکھہ دل کوں بدلائی
حسن کے دل میں شک نہیں لائی

ان کم ذات نے اپنی ذات دکھلائی ' آخر اپنی ذات
پر آئی ـ کہ حسن کی چوری سوں اس مہاڑی پر چڑھنا '
ھور دل کے وصال کی لذت کوں انپڑنا ـ میں بی حسن تے حسن میں
خوب ھوں' دلبرپا ھوں محبوب ھوں ـ میں بھی چلبلانے جانتی ھوں
میں بی دل کوں بھلانے جانتی ھوں ـ کیا منج میں ناز ھور غمزا
نہیں ' کیا منج میں شیوا ھور عشوا نہیں ـ میرا موں بھی
پھول کا چمن انکھیاں جوں لالے ھیں' منج میں بی بالیں

بال چھند هور چالے هیں - اگر خوبی کا دعویٰ دهروں گی تو حور پری سوں بات کروں گی - میں ہی آرسی میں آپس کوں دیکھتی هوں ' اپس کوں جانتی هوں آپس کی خوبی کو خوب پہچانتی هوں - جس جاگا پر میرا قام هے ' وهاں دل بهلانا کیتا کام هے - فرد :-

دل‌سوں‌باندهی‌تهی جیوکی‌ڈوری آکه خالی وقت کری چوری

یو مثله معلوم هوا آج ' خالی گهر میں کتیاں کا راج -

بارے یک رات حسن دهن من موهن جگ جیون شهر میںچه تهی حسن کا ذہیں هوا آنا ' وقت خالی دیکهی اس حرام خور کوں یوچه هوا بهانا - دل سوں ملنے خاطر بہت تڑ پهڑی اس باغ میں اس وصال کے چهجے پر چڑهی سحر ٹونا بہت جانتی تهی وهاں حسن کی صورت پکڑکهڑی - خیال هور نظر هور تبسم کوں هور وفاکوں جوں حسن فرما تی‌تهی ووقچه اپےبهی فرمائی ' داروے بے هوشی دل کوں دلائی پلائی ' هور زلف کوں بی حسن کے نهینچه بول کر جیوں تیوں دل کوں اس وصال کے چهجے پرلیای منکاے گلے لائی سهجائی - فرد :-

ایک ایتیاں کوں آ دغا دی هے کیا مفتن هے کیا بلا کی هے

یو بد اصل شیطان کی نسل حسن کے تخت پر دل سوں لت پت هوئی ' اس کاہی دل‌دل سوں لگیا دل پر عاشق نپت هوئی - ویسے میں خیال جو سوتا تها جاگیا دل دستا نہیں کدهر گیا هے کر دهنڈنے لاگیا -

دل کی خاطر عجب رکھے رکھوال
غیر جو چوری کئے تو جا گیا خیال

خیال کا مشکل ہوا حال - ڈھنڈتے ڈھنڈتے وصال کے چھجے پر جو آیا تو مقصود اپنی پایا - دیکھتا ہے جو غیر دل کی گود میں مست پڑی ہے ' دل بے خبر غیر کوں مستی چڑھی ہے - یہاں یونا محرم محرم ہے یہاں تو کچھ کا کچھ عالم ہے - خیال فی الحال شہر دیدار کوں جاکر اس گلزار کوں جاکر جوکچھ دیکھیا تھا سو حسن نار کوں دل کے سنگھار کوں دیدیاں کے ادھار کو خبر بولیا ' معاملہ یوں ہے کر بولیا - حسن یو بات سن حیران پریشان سر گردان نا کھانا نا پانی کڑوی ہوئی سب زندگانی ' آگ کی بھڑکی اٹھی تن میں ' آھاں مارنے لگی من میں - سوکن کے جھل نعوذ باللہ جیو جاوے نکل - اس جھل کوں کون سنبھالے ' تن من رنگ و روپ سب جالے بیت

جاں تے سوکن جو مرد کن آتی
جھل تو بختاں کی سو سے نہیں جاتی

اگر مرد آگ میں پڑ و کہے تو آگ میں بھی پڑنا بھاے ' ولے سوکن کی جھل سوسیا نہ جائے -- سوکن اچھے جس ٹھار ' اُس مرد تے بی دل بےزار -- عورت چپ شرم کوں چپ مرد کنے آوے گی ' جاں سوکن میانے آئی وہاں لذت کیا پاوے گی -- جاں سوکن ہوتی ' وہاں عورت ضرور کوں بے زار ہو کر مرد کنے سوتی - نہ من کا سواد ' نہ تن کاسوادسینہ جلتا دل میں تر پھڑی ' سیج میں آئی ہے جاکر دوزخ میں پڑی -- کیا جانے

کیا گنہ کی تھی اول زمانے ' جو یوں آکر پڑی اس عذاب میانے -- سوکن نا سووے نا سونے دیوے ' سوکن جیو پر اُٹھے ' سوکن جیو لیوے -- سوکن تے محبت میں فتوا اٹھے' سوکن تے جڑیا دل تٹے - سوکن آئی دوکھ سے سینہ پھٹیا ' سوکن آئی محبت کا سواد اٹھیا - دایم جھگڑ تیاں جوں بلبلاں اڑتیاں - ادھر تے سالے ادھر تے سالیاں ' چاروں طرف تے برستیاں گالیاں - کوئی کُوا گرتی کوئی بائیں' گھر میں کھیلتیاں چائیں مائیں - یو گھر میں سکھ سوں نہیں سوتا ' میانے میاں لوگاں کا ھنسا ھوتا - جو دیکھے تو کل کل عورت تے زیاست ساس کی جھل - سالا دشمن سالی دشمن بجر کا اس بچارے کا من - کسے کسے سمجاوے کس کس کے تغادیاں تے بھار آوے - بھتا بیٹی اپنیاں ماواں خاطر جدا لڑتے یو جدا تلملتے یو جدا چر پھڑتے - بے زار ھوتے باپ کے اسم سوں' یوبی دشمن ھویتھتے ایک قسم سوں - دل سب ھوتا بھنگ سعدی کھتا ھے کہ (بیت) :-

بلائے سفر بہ کہ درخانہ جنگ
تہی پائے رفتن بہ از کفش تنگ

سوکن کوں دیکھنے کاکسے تاب ' جس گھر میں سوکن آئی و و گھر خراب - سوکن آدیکھی سیج کی تقسیم دار یو جھل کوں سوسے توبہ استغفار جن نے آسودگی کوں دسری عورت کیا ' ان نے بتری اپس کوں عذاب میں دیا - کیتی جاکا اپس کوں بانٹ بھاوے ' یک دل دو جاکا کیوں لاوے - ایک سوں توڑنا ' تو دسرے

سوں جوڑتا ۔ جھل تے دونو سینا چاک ، یو بچارا میانے میاں
ہلاک ۔ ایک بولے دل ہور کہے ایک یار ، ایک جیو کوں لاگے گا
دو تھار ۔ ادھر یو لڑتے ادھر و و جھگڑتی ۔ صبا اٹھ
کر گھر میں کھات ، آسودگی بارا بات ۔ آسودگی کی
اُسے تو وقت پڑیا ہور ایکس حضور ، ایکس کے دیکھنے
کا چور ضرور ۔ کوں ایکس کنے سوتا ، دل دسری پر
ہوتا ۔ ایکس کوں کیا پیار تو جانو دسری کوں دیا
زھار ۔ ایکس کوں پان کھلایا ، تو دسرے کوں جانو آگ
لایا ۔ ایکس کوں پھول پنھایا ، تو دسرے کوں جانو انگاریاں
میں بھایا ۔ ایکس سوں بات کیا تو جانو دسرے کے جیو
پر گھات کیا ۔ ایک نزدیک سوتی ، تو دسری روتی مرنے
پر راضی ہوتی ، کلکلاتی تلملاتی کئیں کا کئیں نہیں
سو جھگڑا کاڑتی ، دونو کی خوشی میں خلل پاڑتی
یعنی اپی جل جل مرتی ، سوکن کیوں خوشی کرتی ۔ سوکن
نہ سووے ، نہ سونے دیوے ، اپنا دعوا نا چھوڑے ، اپنا بیر
لیوے ۔ یو بچارا نا ادھر کا نا ادھر کا کیا جانے کدھر
کا ۔ یو ایکس سوں صحبت دھرتا ، دسری کیا کتے اچھے گی
کر دل میں فکر کرتا ۔ دسرے کی فکر دل میں جڑی
اتال لذت کاں کی میانے میاں تے اڑی ۔ یہاں کھانا
کھاتا تو وہاں پانی پیتا ، کد ہیں یک چت نہیں دائم
دو جیتا ۔ عشرت غم ہوا ، گھر جہنم ہوا ۔ ایکس کوں پوچھیا بھاریا ،
تو دوسری کوں جانو جیووں ماریا ۔ عورت اپنا جھل

دھرتی ، اس وقت جیو نہیں دیتی سولی کرتی - رات دیس جھگڑا کسے بھاتا ، گھر میں تے نہاٹ جانے کا وقت آتا —

القصہ حسن دھن من موہن جگ جیون اس غیر کے رشک تے انچل بھگائی انکھیاں کے اشک تے جلتی تلملتی کپڑے پھاڑ لیتی ، سنگار تن کا کاڑ لیتی ، گالیاں دیتی ، روتی حیران ہوتی - جھل کے جھال سوں ، اس حال سوں ، حیغی کھائی ، وصال کے چھجے پر آئی - غیر کوں دیکھی تخت پر مست ، دل اس سوں ہم دست - موں سوں موں ملاے ہے ، سینے سوں سینہ لائے ہے - سد کھو رہی ہے ، سورہی ہے - حسن نادر سندری ، بہت نخرے بھری اوتار استری پکار اٹھی ، آہ مار اٹھی - کہ آہ یو کیا ہوا ، واہ یو کیا ہوا - ان چھناں نے مجھے جیوں ماری ، ان چھناں نے اپنادنہ ساری - ان چھناں نے میرا گھر گھالی ، ان چھناں نے مجھے دیس انتر دی - اُسے اور جاگا نا تھا جو یہاں خیال کری گرم ، اتنا تو بی میری آشنائی کا نہیں رکھی شرم - کچھہ اُسے ملاحظہ نہیں آیا ، یو کام اُسے کیوں بھایا - اُسے ٹھار کئیں نہ تھی ، کیا اپنے جنم میں کس سوں یاری کی نہ تھی - بہار بی خدا کا عالم ہے کیا کم ہے ، ایسیچہ کا مان پر آئے تو پچھیں کیا غم ہے - اس کی چوری کی جاگا دیکھو اس کی حرام خوری کی جاگا دیکھو - دنیا تے ترنا ، نزدیک کا آدمی ہوں

کیا اتال کیا کرنا - آستین میں کی آگ گھر میں کا
دشمن ، آدمی کون آدمی پتیاتا کیا جانے کوئی کس کے
لگھن ، کیہ کڈھنگ اولگھن ، بد نیت برے آدمی کوں
کیتا کرنا جتی - سنا کس دیکھے بغیر معلوم نہیں ہوتا ،
آدمی بس دیکھے بغیر معلوم نہیں ہوتا - ھمیشہ نین
سمجھے کس کا کیا کرنا گلہ کہ پیغمبر کہے ہیں کہ المرءعندالمعاملہ
یعنی کام پڑے بغیر آدمی جانیا نہیں جاتا ، کچھہ مشکل کھڑے
بغیر پرچا نیا نہیں جاتا - سنا ہور پیتل دونو کا ایک رنگ
ہے ، ولے اس کا اور ڈھنگ ہے اُس کا اور ڈھنگ ہے -
پیتل بی پیلا دسیا تو کیا ہوا ، پیتل بی چھبیلا دسیا
تو کیا ہوا - ولے جو بازار میں بیچنے گئے تو پیتل مول
میں کم جاتا ، سنے کے مول پر نہیں آتا - ہزار پیلا
ہوا تو کیا ہوا اس پیلے میں ہزار خلل ، آخر سنا
سو سنا پیتل سو پیتل - ایتے دیس خوباں کی صحبت
رہی ولے صحبت اُسے اثر نہیں کری ، بد ذات حرام خور چور مکر
بھری - خوب اچھے تو خوب کی اس میں خوب اثر
بھرے گی ، بروں کوں خوب کی صحبت کیا کرےگی -
آفتاب سب پر پر تو سٹتا ، ولے جس میں جوہر
ہے و وچہ جوہر ہوتا ، سینہوں کے بند لے پڑتے ہیں
ولے جس میں کچھہ جوت ہے ووچہ گوہر ہوتا - جونکہ
حافظ کتا —

فرد — گوہر پاک بباید کہ شود قابل فیض
ورنہ ہر سنگ و گلے لو لو و مرجاں نشود

بھلا بھلائیچہ جانتا بھلا برائی کیا جانے، برا برائیچہ پہچانتا برا بھلائی کیا پہچانے - جو کوئی بھلائی سمجتا چہ نہیں اس سوں بھلائی کرنا نہ کرنا برابر ہے، برے سوں بھلائی کرنا، دشمن سوں سگائی کرنا، نادانگی سراسر ہے - سعدی کتا ہے دور اندیش جہاں گرد، صاحب تجربہ صاحب درد - بیت —

نکوئی با بداں کردن چنا نست
کہ بد کردن بجاے نیک مرداں

یو کام عبث ہے، سمجن ہارے کوں یو بات بس ہے -
القصہ حسن کوں لگی تکبگی، غیر کوں گالیاں دینے لگی فرد :—

دل کوں اپنے اُچاٹ خوب نہیں
گھر میں دایم کچات خوب نہیں

موں پھاتی جھونتی کاتی - میرا بس ہوے تو اسے بہت ٹھوکوں، میرا بس ہوے تو اُسے چھریاں سوں بھوکوں - دونیما کروں، قیما قیما کروں - بہت سر چڑی ہے، دھگڑ کوں لے پڑی ہے - بہت آپس کوں مروڑتی ہے، دل اُسے ہوڈیگا گتے کو کھیر جروتی ہے - اجھوں بھی جیو نہیں بھگیا، دھگڑ بہت میٹھا لگیا - یو چھنال خدا تے نہیں ڈری، کیا بلا کری - جھگڑا لا نہاری، ہند کاری - چیل ہوکر ہات

میں تے جھونتے ماری ۔ اتال میں ہائیں گروں کے کووا ،
میں کتے تھے سو ہوا ۔ غیو ، دل میں رکھتی تھی بیر ۔
جو حسن کا سنی آواز ، سمجی کہ یو حسنیچہ ہے جو
کری ہے اتنا ناز ۔ یار کوں پیار دکھلاتی ہے ،
اپنا اعتبار دکھلاتی ہے ۔ بار بار بولتی ، ستمیں
پکار پکار بولتی ۔ عورت کی ذات کوں اتنا کلا
توبہ استغفر اللہ ، یو کیا بلا ۔ گھڑی یک آہ مارتی ،
گھڑی یک اساس بھرتی ، غمزے کرنے تقصیر نہیں کرتی ۔
چالی بہت نخریاں بھری ، یتے غمزے اس میں تھے تو اُن
نے دل کوں یوں ہلاک کری ۔ مرد بھنور ہزار پھول کی
لیوے باس ، یو کیتا پکارتی پھرے گی آس پاس ۔ مرد کوں
کوی رکھوال رکھہ سکیا ہے ، مرد کوں کوی سنبھال رکھہ
سکیا ہے ۔ مرد آپ بھاوتا مرد آپستا ، ہے مرد کئیں عورت
کی قید میں رہتا ہے ۔ مرد ہزار جا گا جاے گا ، اسے کاں کا جھل
آئے گا ۔ یوں جھل کھاتے پھرےتو لوگاں دیوانے کہیں گے ، کیا
لوگاں چپ رہیں گے ۔ خوب معقول جنس سوں آنا تھا ، اپنے
مرد کوں لے جانا تھا ۔ ایتا کرنا کیا ہوس تھا ، منج میں
شرم اچھے تو اتناچہ بس تھا ۔ جن عورت نے اتنی جھل کھائی
ان نے آخر مرد کوں گنوائی ۔ ایتی چتر ایتی چوسار ، لڑ جھگڑ
کر کوی منگتی ہے پیار ۔ لڑنے جھگڑنے تے کیا پیار آتا ہے ،
بلک پیار ہے سو بی جاتا ہے ۔ وو عورت عجب ہے گنوار ،
جو مرد کنے لڑکر منگتی ہے پیار ۔ بغیری مرد ہت پکڑتا ،

دل میں کپٹ پکڑتا - ایسی عقل دھرتی اچھے گی جو نار ،
وو کیوں نا ھوئیگی خوار ، مرد اس تے کیوں نا ھوے گا
بیزار - اگر اپس میں کچھ خوبی ھے ، محبوبی ھے تو یو بے
تابی کیا خاطر ، مرد اپیچہ نزدیک آتا ھے اپیچہ منگتا
ھے شتابی کیا خاطر -- آپس کوں جھل کے ھات نا دینا ،
اپس کوں اپے خراب نا کر لینا - جس سوں رستے
جیو پر آتا ، اس سوں رسیا کیوں جاتا - چھوریاں
چھاریاں اجھوں کچھہ تن پر پڑیا نہیں ، بھلا برا
کچھہ سر پر کھڑیا نہیں -- مرد کا دل ھات لینا کیا جانتیاں
کیا فائدہ مرد کوں گنوالے کر پچھیں پچھانتیاں - ایسے
ڈھنگاں تے مرداں ھوتے واز ، انو کے دلاں میں کہ ھمیں
کرتیاں ھیں ناز - عورت أسے کتے ھیں جو مرد کے
دل کوں بھلاوے ، نہ مرد کا دل عورت تے واز ھو جاوے ،
پیار آتا ھے سوبی نہ آوے - گھساتیاں کا ناز ، توبہ استغفراللہ
ایسے نازاں تے جیو واز - عورت نے مرد کا جیو پکڑے
تو آسودگی کا دیکھنا اپنے تن کی ، خاطر رکھنا مرد
کے من کی - عورت میں مہر و محبت پیار اچھنا ، عورت
چتر چو نسار اچھنا ، عورت میں بات گفتار اچھنا -
سواد سمجھنہاری عورت کاں ھے ، سب گن میں ساری
عورت -- کاں ھے جو یوں عورت دل تےکھلے تو مرد کیوں نہ بھلے
عورتیچہ دل میں رکھے کپٹ پچھیں مرد کوں کیوں لگتا چٹ-
ادا حرکت چالیاں تے ، عورت مرد کوں خوش لگتی ، اپے

گلے لگنا اپے گر دینا ایسی محبت کی الالیاں تے' عورت مرد کوں خوش لگتی - اپس کوں گھڑی گھڑی سنوار مرد کوں دکھلانا ' اپنے دل میں کا کچھ پیار مرد کوں دکھلانا - سیج پر سنگرام کے وقت کام کی عورت نے مرد کی بہت منت کرنا پاوں پر ہات سٹنا الایلا لینا سینے سوں سینہ چکلنا ہنسنا گر دینا خوشبوئی میں تمام مہک رہنا ' اپنے دل کی بات کھول کہنا ـ یوتن سوں تن دل سوں دل ملنے کی جا گا ہے ' اپس کوں کلی کر نا اچھنا یو پھول ہو کر کھلنے کی جاگا ہے ـ مرد بھنور ہے پھول کا رس لینے آیا ہے ' عورت پر عاشق ہوا ہے - دل کی ہوس لینے آیا ہے ـ مرد سوں ایک چت ایک دل اچھنا جوں مرد کا دل منگتا تیوں مرد سوں مل اچھنا - ناز اُسے کتے ہیں ' چونسار اُسے کتے ہیں ' خوب عورت اُسے کتے ہیں ' محبوب عورت اُسے کتے ہیں ـ ایسیاں عورتاں خاطر جیواں دیتے ہیں مرداں ' ایسیاں عورتاں خاطر ہزار ہزار سوستے سردرداں ـ جن عورت نے یو چھند نہیں پائی ' کیا کام آتی روکڑی قبول صورتائی ـ قبول صورتی اور اُس میں یو چھند' بہوتیچہ خوب سنا ہور سگند - عورت کی صفت کیا ہے ناز' غمزا' شیوہ' چالا' نازکی' فرمی ' دل ہات پکڑنا دلس بات بولنا ملنا ملا لینا ہور محبت کی گرمی ـ عورت میں جتنی صفت ہے اتنی صفت مرد کوں دکھلانا ' مرد تے یو صفتاں نا چھپانا مرد کوں بھلانا ـ عورت کوں یو صفت خدا نے مرد کوں بھلانے

خاطر دیا ھے، نہ کہ مرد تے چھپانے خاطر دیا ھے - عورت یو
صفت مرد تے چھپا کر کسے د کھلا ئیگی چھپائے گی تو یو
صفت اسے کیا کام آئے گی ، کسے بھلائے گی - ایسی عورت
یا دیوانی ھے یا نادان ، جو عاقل اچھے گی سو اپنا کام
اپے لے گی پچھان - اس کا دل اسے گواھی دیتا ھے موں پر نہیں بولے
تو کیا ھوا ، درونا کھلتا ھے موں نہیں کھولے تو کیا ھوا -
جو کوئی ھے چتر عورت کی ذات ، اُسے بھا تیچ ھے گی یو سواد
کی بات - اگر موں پو چپ رھے گی ، - دل میں تو شاباش کھےگی
عورت اگر سگھڑ اچھی تو مرد کا دل ھات لینا کیتا کام ھے ، ولے
یو چھند کس عورت کوں فام ھے - مرد اول تے بھلیا ، سو
آدمی بھلے کو بھلاے تو بیگ بھلتا ، اپنا ھوتا دل تے
کھلتا - اپنا رام ھوتا ، کام ھوتا - مرد کی بہت جھل نا کھانا
مرد کوں بہت واز نا لیانا - بہت پاک ھو چلے تو مرد
پیار کرتا ، پاوں خاک ھو چلے تو مرد پیار کرتا - اگر
گھرداری دھندا کچھ فام ھے ، تو مرد کا دل ھات لینا بہت
برا کام ھے - خدا نے کھیا ھے مرد کوں نیچے خدا ، اس
کی بات تے کیوں ھونا جدا ، اس کی بات تے جدا ھوے تو
کیوں راضی اچھے گا خدا - جو کوئی عورت چونسار ھے ھور
چترور ، و و یوں چلتی ھے جو مرد اپے اس کا ھوتا شرم حضور -
گھردار اپنا دیتا سب اس کے ھات ، اس کے سامنے بھی
پھر کے نہیں کرتا بات - اسیچہ جانتا ھے گھر کی استری ،

لکھن ونتی گن بھری ' اس کے هات میں دیتا اختیار جو
کچھ وو کری سوکری - مرد اپنا ھوا تو اپنا چہ سب گھر '
دل بھلا لینا ھي بہت بڑا ھے ھنر - مرد عجائب کچھ میوہ '
عورت وو جس میں عورت کا شیوہ - فرد :-

عورتاں کوں پھیچھ پند دینا مرد کوں آپنے رجھا لینا

عورت جیتی قبول صورت اچھے بی اپنی قبول صورتي پر اپنے ناز
پرناجانا مرد نیہے خدا اس کی خدمت سوں جیولانا - اُس کا مہر اچھے گا
تو ناز سہا وے گا ' سب کوں وو ناز بھاوے گا نازکوں لکھن چڑھیگا
روپ آوے گا - جس عورت کوں ملگیا گھر کا دھنی' اس کے دیوے
کوں کیوں نا ھو سی روشنی - قبول صورتي تو خوب ھے جو
گھر کے دھنی کا پیار اچھے ، قبول صورتی که خوب ھے جو گھر
کا دھنی قربان بلہار اچھے ، اُس کے دیدیاں کا مطلب اُس کا
دیدار اچھے ' اُس کی نظراں میں وو چھہ تھارین تھار
اچھے - تل نا دیکھے تو قرار نا پکڑے ' پانوں بھیں کو نا لگے
تھار نا پکڑے - عورت کی صورت بغیر کس کی صورت نه
بھاوے ' عورت کی صورت مرد کے دل میں لکھی جاوے -
غرض عورت وھیچھ ھور اسکا چہ قبول پڑیا جینا ' جنے
رجھالے کر مرد کوں کرے اپنا - جو مرد ھوا اپنا تو وو صورت
وو ناز خوب دستا ' سب کسوت ساز خوب دستا -
دین دنیا حاصل ، جاں قرار ایمان قرار ایک جاگا دل -

بارے القصه حسن نے اس تپاک سوں ایتا ایچھہ کہی ،
لا علاج غیر نے سب سہی - اپنے دل میں کیتک وقت لگ

تکپگ تکپگ ، ایسیاں کچھہ باتاں کہکر ، اپس میں اپے حیران رہ کر، بھی کہی اِتال یہاں رھنا خوب نہیں ، یو بات کسے پاس کہنا خوب نہیں -ساحر تھی جتیک بدیاں میں ماھر تھی - تونے تامن کا بہت زور ، بھیس اپنا پھرائی ، بھی صورت پکڑی ھور - حسن کی نظر تلین تے اپس کوں چھپائی ، وصال کے چھجے پرتے اُتر تلیں آئی - اپنے دل کوں جو کچھہ بھایا سوکری ، بھی شہر سپک سار کے اُدھر قدم دھری - حسن دھن من موھن جگ جیون کون دل کا یو روش نہیں بھایا ، دل پر بہت غصہ آیا - یو چاند سورج کی جائی جس پر ختم ھوئی زیبائی ، خیال ھور نظر ھور تبسم کوں فرمائی ، کہ اس دل کوں ، اس لایعقل کوں ، اس جاھل کوں ، اس کاھل کوں ، اس نا قابل کوں اس باغ میں تے باھر کاڑو ، اس کی دوستی کا ورق پھاڑو - بیگ اس باغ میں تے اسے بھار لے جاؤ ، چار عاشقاں مل ھمارا اس کا کریں گے نیاؤ - یو اپنی محبت میں خطا کھایا ، ایکس کوں چھوڑ دسریاں سوں جیولایا - اس پیشانی کوں بد نامی کاٹیکا لاوو ، سب عاشقاں میں پھراوو ، یو اپنی محبت میں ثابت نہیں اسی کیا خاطر ایتا چاوو - یو گل یو گلزار ، اس نالایق کوں باغ میں تھار - عالم اس باغ کے تماشے کا مشتاق میں سو اس باغ میں اسے دی وثاق - عشق میں محکم ھے کر جانتی تھی ، عاشق ثابت قدم ھے کر جانتی تھی - یو اپنی حد چھوڑ پر حد چکلیا

نالایق هوکر نکلیا - کئیں نهات جاوے گا سمبنها لو ، اُسے همارے غضب کے بندی خانے میں گها لو - اس باغ میں بهی نکو دیو آنے ، اگر کئیں نکل جاوے گا تو تمهیں جانے - تمہیں تین جنیچه نظراں چاروں کدهن رکهو ، هوشیار اچهو اسی جتن رکهو - اتال کاں کا عشق کاں کی یاری ، کاں کا دل کاں کی دلداری - کاں کا غمزاں کاں کا ناز ، سوں دیکهنے تے هوئی بیزار واز - فرد :—

راحت هوئی تمام اب خواری

یاری تهے سو هوئی هے بے زاری

بات کہنا خوش نہیں آتا ، سوں دیکهنا نہیں بهاتا - جهل آگ جهل بجهاگ ، کوں سنبال سکتا جهل کی آگ - وو تو عورت تهی ، کم بد تهی کم ذات تهی ، اپنا جیو دکهلائی ، یو تو مرد تها دل تها دل سنبهالنا تها اسے یہاں کیوں حرص آئی ، کیوں اس کی محبت بهائی - محبت میں کفر هے ایسا کام ، محبت میں یو کام هے حرام - هور پر دل دهرنا درست نہیں هے ، ایک کوں چهوڑ دسرے پر نظر دهرنا درست نہیں هے - وو کیسے عاشق کہ دسرے کوں خیال میں نہیں گزرانتے ، دسرا دنیا میں نہینچه کر جانتے - ایکس کوں چهوڑ دسرے پر دل دهرنا عاشق کی خامی هے ، عشق کے کام میں نا تمامی هے - کس عاشق تے یو کام هو آیا کون عاشق یوں جیو دکهلایا ، کون عاشق یکس کوں چهوڑ دسرے سوں

جیو لایا، زلیخا تھی فرہاد تھا مجنوں تھا کس میں یو وضا اجنوں نہ تھا اِن دل نے عشق میں اپس کوں یوں پنوایا، ہور عین جاگا پڑیوں دغا کھایا گنوایا۔ میں اس کی خاطر سارے عالم میں بدنام، یو بے وفا سوا ایسا کیا کام۔ ڈرتی ہوں میں پروردگار تے نہیں تو اُسے مارتی یا اپس کوں مارتی، اس کام کوں ہرگز نا ہارتی۔ دل ہور حسن میں پڑی دوئی، ایسی بات ہوئی۔ ولے کتے ہیں جس وقت غیر ایسی کری کاڑی، انو دونو میں جدائی پاڑی۔ شہر دیدار تے جو شہر سبکسار کوں گئی، حسن ہور دل کا قصہ سب رقیب بے نصیب کوں کئی۔

فرد:- بات کاں لاکھ کیا کرے ہے یو
چار جیباں کی استری ہے یو

ادھر حسن ہور دل کوں دغا دی، اُدھر رقیب کوں لادی۔ رقیب گمراہ، روسیاہ، بدکار نا برخوردار کے دل میں بھڑ کا اُٹھیا، سینہ پھوٹیا، بیتی تے باپ کوں زیا ست اُٹھی جھل اپس میں اپے جل جل، ہلاک ہوتا درخاک ہوتا سینہ تے چاک ہوتا۔ شہر دیدار کوں آیا، گھرے گھر مگر زنایاں بھایا، دھنڈتے دھنڈتے حسن کے غضب کے بندی خانے دل کوں پایا۔ سحر میں نادر تھا، ٹونے پر قادر تھا۔ خیال ہور تبسم ہور نظر پر کچھ منتر ستایا دانے، یو تینو ہوے دیوانے۔ اول تے مست یو تینو یار، انوکوں دیوانے ہوتے کیتی بار۔ ان ناپاک نے فرصت پایا، حسن کے غضب کے بندی خانے میں تے دل بھار لیایا بیت۔

باپ جیسا ہے بیتی بی ویسی وو قہر یو ا ہے بلا جیسی
جھل تے بہت جلیا، دل کوں شہر سبکسار کوں لے چلیا۔

دوری کا بیان ، اس میں یک کوٹ تھا اس کوٹ کا نانوں
ھجران ، اس کوٹ میں دل کوں بہایا ، دل بہت جفا پایا ،
اپنے جیون تے بیزار ہو آیا ، یو عاشقی کر بہت پچتایا ،
باپ پند نصیحت کرتا تھا سو وو پند و نصیحت دلتے
دل پر لیایا - جن نے نہیں سنیا بڑیاں کی بات ، اس کوں
کیوں ہونا نجات - برا کیا جو باپ کی بات پر عمل نہیں
کیا ، یو فکر اول نہیں کیا - برائی کوں خوبی کر پہچانتے ،
بڑیاں کی بات نھنواد کیا جانتے - نھنواد سو نھنواد بڑے
سو بڑے ہیں ، انو اپس کوں آزمائے ہیں انو پر یے قصہ گھڑے
ہیں - بڑیاں کے پند ہمیں نہیں مانے ، فائدے کوں نقصان
کر جانے - دل کوں وو دل سخت منگتا تھا عذاب دے دے
مارے ، اس بد بخت کوں خدا فرصت نہیں دیا بارے -
دل بے دل ہوا ، دل پر کام مشکل ہوا - اُدھر معشوق تے
وو مشقت پڑی ، اِدھر رقیب تے سر پر یو محنت کھڑی -
دل کوں اُدھر کا بی عذاب اِدھر کا بی عذاب - دل بے چارا
غم تے بے ہوش ہوا ہور بے تاب ما ملا عجب کھڑیا ، دل
کوں خدا سوں پڑیا - کہیا الہی میں حسن خاطر ایتا محنت
سو سیا ، ایتا دکھ دیکھیا ایتا مشقت سو سیا - بیت :-

کی غصہ یو رکھے ہے چپ دل پر
کڑوی کی ہوئی ہے یو میٹھی شکر

حسن کیا سبب منج پر ایتا غصہ کری ، کیا میرا گناہ
دیکھی کی دیوانی ہوئی وو پری ، کیا منج تے چوک آئی،

نا گہانی بلا منج پر بہائی - منج تے تو کچھہ خطا نہیں ہوا ' میں تو اُسیچھ کے کہے میں تھا ' آپستا نہیں ہوا - هر یک بات تفحص کرنا خاطر لینا ' گناہ ایکس کے آنگ لانا - خدا تے بی نہیں ڈری ' دل میں آیا سوکری - پوچھنا بچارنا ' ایکس کے کہے سنے پر کیا نا حق یکس کوں جیوون مارنا - دشمن کوئی کچھہ بولتا تو کیا اس کی بات کوں سند هے ' دشمن عداوت کوں بولتا هے اُس کی بات رد هے - جو کوئی منصفی پر آتا هے ' داعی مدعی کی بات خاطر لیاتا هے وو صاحب انصاف هے اس کے پاس بات کا سب حد هے ' خاطر نا لیا کر هر ایک پر گناہ لازم کرنا بہت بد هے - دنیا دو دیس کی یہاں کس تے کیا اینا هے ' آخر خدا کو جواب دینا هے - دشمن اپنے مقصود کوں یوں کرتا هے تقریر ' جانو ذرہ نہیں هے اس کا تقصیر - ناپاکی میں تو یا بالین بال ' هور پاک دستایوں جانو ماں کے پیٹ میں تے نکلتا ایتال - برای بغل میں خوبائی هات میں ' کیا بھلی بار اچھے گی ایسے کی بات میں - ایسی جاگا خبط نا کھانا ایسی جاگا کچھہ دل میں نا لیانا - ایسے ناپاک کی بات کوں ناپتیانا - نعوذ باللہ کستے نا ڈرے ' گھڑی میں یکس کوں خراب کرے - کافر خدا نا ترس ' اِس بی ایمانی سوں دنیا میں جیوے گا کتنے برس بیت

تقصیر کیا هے پکڑی منجے کس نشان سوں
غصہ ایتا کری سو بی نا حق گمان سوں

جاں گمان وهاں کہاں ایمان - حسن بی عجب تھا شے

کی دھن ہے ' تماشے کا اس کا من ہے - نہیں جانتا ہوں کہ کیا کیا فامی ' جو یکا یک کری ایسی خامی - وو مہر و پیار کیا ہوا ' وو ناز وو غمزا وو بات وو گفتار کیا ہوا - وو دل داشتی وو دلداری کیا ہوئی ' وو آشتی وو یاری کیا ہوئی - فرد :-

ہوئی بیگانگی یو آشنائی گیا مانا پڑی آکر جدائی

وو جینا کیا ہوا ' وو ترسنا وو تپنا کیا ہوا - وو یاری ہور یو بیزاری - جوں وجہی صاحب درد ' اپنے زمانے کا فرد ' کتا ہے کہ :-

هر کہ رامن یار کردم او بمن اغیار گشت
کیست همچو دوست کو آخر بمن دشمن نشد

منجے بہت لگتا ہے اس تھار عجب ' عجب عجب ہزار عجب - عورت عجب ہے شکر ' ولے اس شکر میں تمام بھرے ہیں مکر - بولے ہیں کہ شر شیطان تے مکر زنان تے خدا اپنی پناہ میں رکھے ' یو دونوں بلایاں ہیں اِس بلایاں کوں کون جیت سکے - انو کوں سمجاتے کس عاقل کوں یہیں بل ' نادان ذات انو کوں تلوے میں عقل - سمجکر نہیں کرتیاں کام ' کھول بولے بی نہیں ہوتا فام - یو قوم بہت جاہل ' کم عقلی انو کوں ہوئی ہے حایل - انو گھر میں اچھہ اپنی عقل دھرنا ' اتال بچارے مردان چار مرداں میں پھرتے انو کیا کرنا - اپنی عقل میں کئیں جاتیاں نہیں ' مرداں کوں خاطر میں لیاتیاں نہیں - یو کیا دنیا میں

عورتاں ہوکر آئیاں ہیں ' یو عورتاں نہیں خدا کیا ن
بلایاں ہیں - ڈور مانے اچھکر اپنا خاہلا کرتیاں ' اگر یو بھار
نکلتیاں تو کیا بلا کرتیاں - اسیچہ تے خدا انو کوں چھپایا '
ڈور میں تے بھار نکو نکلنے دیو کر فرمایا - اگر گھر مانے تے
انو کا پاؤں بھار پڑ ے خدا جانے بچارے مرداں پر کیا کیا
واقعہ گذرے - گھر میں انو کوں یوں چھپا تے ' جوں شیطاناں
کوں شیشے میں بیاتے - انو کی عقل کا دیکھو پھیر '
چار ہاتاں سوں لہوا مارتا اچھے گا جو مرد وو بی انو
کا زیر - جانتیاں عقل ادھریچہ ہے اپے ہیں جدھر ' اپنی
عقل کے آنگے دسرے کی عقل کدھر - فرد -

کتا نادان کوں کوئی بات سمجھائی
جسے نیں نام کیوں وو نام تے پائے

دعوا بڑا عقل تھی ' سر شیتچہ انو کی یوں بنی -
اپتال کیا کوئی عقل پاوے گی ' ہے سو کیا طبعیت کاں جاوے گی -
قصہ یونچہ ہے ' انو کا رضا یو نچہ ہے - فرد :—

انکھیاں کوں مینچہ لے دن رات کرتیاں
عقل نیں ہور عقل کی بات کرتیاں

ولے جو عورتاں عقل پر قادر ہیں ' وو بہت نادر
ہیں - خوبی دیکھو ہزاراں میں ایک نیک زناں ' انوچہ
کوں کتے ہیں گن ونت دھنیاں - انوچہ کوں کتے ہیں
پتی استریاں ' جنو دنیا میں ناؤں کریاں ہیں ' نہیں
تو بیسیاں عورتاں بھڑیاں ہیں - جو فاطمہ سام ' جنو پر

اعتقاد دھرتے ولیاں تمام - جنو دایم خدا سے مل رھتے ' جنو کوں معراج ھوی کتے - جیوں خدیجہ کُبریٰ ھور عیسیٰ کی ماں مریم ' جنوں سوں خدا ھمراز جنو سوں خدا ھمدم - واجب ھے خوباں کی خوبی کناں ' دنیا میں نیک مردان کھیے ھیں یا نیک زنان - جوں بی بی رابع بصری ' کوئی ولی نہیں ھوا انو کے برابر انو کا ھم عصری ۔ جس ولی کوں خدا کی سمجھہ میں پڑتا خلل ' توحید کا نکتہ انو پاس آکرتا حل - بایزید' شبلی' جنید ھم ادھم ' انو کے حضور کوئی نہیں اچاتے تھے دم - سب ولی ھوتے تھے حیران ' جو انو کرتے توحید کا بیان - جیتے خدا کے دوست خدا کوں پچھانتے ھیں ' سب بی بی رابع کوں بڑے ھیں کرمانتے ھیں - دنیا میں ایسیاں بی بیاں بی ھویاں ھیں ' انو آ جنوں بی جیتیاں ھیں نہیں مویاں ھیں - جوں فاطمہ نبی سوں ھمدم ' خدا کے راز میں محرم ' کون مرد انو کے مراتب کوں آیا ' کون مرد انو کا مراتب پایا - سب ھوئے مات ' اتال کیا ھے یاں بات - حقیقت ھے دور دراز ' بھی میانے میاں آیا مجاز ــــ

دازے القصہ و وغیر ' من میں تے کاڑی بیر - دل کی بیخراری ' بیزاری ' تلملنا ' یو جلنا دیکھ کیا جانے کیا دل میں لیای ' دل پر بہت مہر آئی ' اپنے کام تے آپے پچتای ' حیفی کھای - کہ دل تے بچڑای دل کی محبوب ' یو کام اپے کچھ نہیں کری خوب - ادھر یو

دل کلکلاتا اُدھر وو حسن کلکلا تی ' کیا جانے بھی کدھر کی بلا کدھر آتی - غیر کا اتریا وِس ' کتیک وقت لگن بولی افسوس افسوس - خاطر قرار کر ' اپس میں کچھہ بچار کر ' حسن دھن من موھن جگ جیون کنے یک رقعه لکھه بھیجی اس مضمون سوں ، هزار هزار چرا هزار هزار چون سوں ' اگر توں منج پر غصه کری ھے تو میرا گناه ھے ' غصے کا تھار ھے ' ولے دل بے گناه ھے پاک ھے دل تے توں کیوں یوں بیزار ھے - فرد :-

غیب تے غیر کوں مہر آئی
دل کوں دیکھه ترس دل اوپر لیائی

میں تیری صورت هو کر کھڑی ' تو دل کوں بھر کی پڑی - تو دل اس بے هوشی میں هوا راضی ' دل کیا جانتا میری دغا بازی - دل بے هوش تھا ' اپس تے اپے فراموش تھا - مست پر گنا لازم کرنا درست نهیں ھے ' مست پر اپنا کپٹ دھر نا درست نهیں ھے - جاں دل صاف ھے ، واں مست هور سوتے کا گناه معاف ھے - دل عاشق صادق ھے یوں بدنام هرگز نا هوتا ' وو اگر هوشیار اچھتا تو یو کام هرگز نا هوتا - اپے اپس کے پردے کوں کبولی ' اپے اپنا گناه سب آپ بولی - مست جانو سوتا ' مست کیا جانے کیا هوتا - دل کی غرض تجه سونچ ھے ' دل کے دل میں تونچ ھے - اتی پکڑیا تھا خاموشی ، پیا تھا داروئے بے هوشی - دل تھا بیچارا بے خبر ' یو

سب تھا میرا مکر - میں تیری بی گناہ گار ہوں ' دل کی بی گنہ گار ہوں ' بڑا گنہ کری ہوں تم دونو کی شرم سار ہوں - میں پاپ بہوت کی ' دونو کوں بی دشا دی دونو کی محبت میں خلل بھائی ' ایکس تے ایکس کوں بچھڑای - اتال تیرا کرم کر تیرا دل صاف رکھہ ' میں گناہ کری ہوں مجھے بخش معاف رکھہ - فرد :-

گناہ کوں بخشنا کیا کچھہ منا ہے
گناہ بخشو کہے تو بخشنا ہے

توں چتر توں چونسار تجھے سب نام ہے ' گنہ گار کوں گنہ بخشنا بہت بڑا کام ہے - تین گنہ خدا بی بخشتا ہے توں تو آدم ہے ' میرا گنہ میں تو سب تیرے حضور کئی اتال تیرا کرم ہے - حسن دھن من موہن جگ جیون اس رقعے میں تے یو مضمون سن ' ایسی بات چن ' ہات تے گئے ' بات تے گئے ' بے ہوش ہو پڑی ' سینہ کوٹ کوٹ اپنے لگی گھڑی گھڑی - بہت جو پھری ' کسے کچھہ کہہ نا سکی - حیرت تے داتاں تلیں انگلی رکوی ' اپنے فعل تے اپی لاجی ' یہی پھر لگی محتاجی - تقصیر تو سگلا ہوا ' ولے عشق اتال او ، تے بی اگلا ہوا - بیت :

دل کوں ناحق اپنی جفا میں بیائی
نیں سمجکر غصہ کری پچتائی

مرے کاماں تیچہ دل منج تے پڑیا دور ' دل کوں اپتال میں کیا دیکھلاوں میں ، دل کی بہت ہوں شرم حضور -

میں دل کی خدمت گار هوں ' دل منجے بیچیگا تو میں بے اختیار
هوں - و و میرا صاحب منجے اس کی آس ' میں بانڈی
هوکر اچھوں گی اس کے پاس - جیتا هوا بی عورت چار
کانداں میں کی رهن هاری ' اس پر دغے کوں کیا کرے گی
بچاری - جهل تے جلی میں جهل بهري ' اتنا چوکی جو
بات تحقیق نہیں کری - غصے کوں مارنا تها ' کسی سوں بچارنا
تها - هر ایک کام کوں چار جنیاں سوں مشورت کرنا '
مشورت میں بہت فایدہ هے عاقل نے مشورت نا بسرنا - اگر
اپس تے یو بات میں نا پاتی ' اس چار جنیاں میں ایکس
کوں تو بي عقل آتی - کوئی تو بی کچهه کتا البته چپ
نا رهتا - بات اس حد لگن نا انپڑتی ' یو شرمندگی سر
پر نا پڑتی - چار جنے چار بات بولتے ' بات کا معنی کهولتے '
اگر آپس کوفیچه خوب عقل آئی تو بهو تیچه خوب ' یو تو
بهو تیچه اپروپ - کسی کی عقل میں تے بی کچهه کاڑ کر
دیکهنا کچهه برا نہیں هے ' یو پردہ بهی پهاڑ کر دیکهنا
برا نہیں هے - یہاں بی یک آدهے وقت کچهه دس آتا هے '
یہاں بي کچهه دهندے تو کچهه پایا جاتا هے - جیتا
عقل کی قوت اچهے بهی مشو رت درکار هے ' مشورت
امداد هرکار هے - اما بعضے کتیک مصلحت ایسی نازک هے
وهاں مشورت کام نہیں آ تی ' مشورت وهاں خلل بهاتی '
که جوں فارسی میں کتا هے که توں عاقل هے تو یو بات
سن مشورت یک بلا لاتی - مصرع :-

ز نا محرم چه غم داری حذر از یار محرم کن

بلکه اس حد لگن - بیت :-

راز دل را بدل خویش که پنہاں کردم
منکه آهسته بخود گفتم و نقصان کردم

جاں مشورت نا کرنا وهاں مشورت کرنے گئے تو کچھه کا کچھه هوتا ' رچ کا کام سب بے رچ هوتا - کیتیاں باتاں هیں جو کسی پاس کهنیچه کیاں نهیں ' اپنیچه دل میں رهتیاں دسرے کے پاس رهنیچه کیاں نهیں - مین اپیچه هور اپنا خداچه جانتا ' دسرے کے خیال کوں وهاں گذر نهیں دسرا وو بات نهیں پچھا نتا -

بارے القصه حسن دهن من موهن کهی که جدهاں تے جو کوئی دنیا میں آیا اچھے گا ' عجب هے جو کوئی ایسا دغا کھا یا اچھے گا- داوصل اپے عورت کی ذات' مرداں دغا کھاتے هیں عورت دغا کھائے تو کیا بری بات- فرد :-

چھند بھری یو عجب هے من بھاتی
دل دکھا کر بھی دل کوں پھسلاتی

حسن نار نے دل کے سنگار نے دیدیاں کے آدهار نے بھی دل کنے هزار هزار اشتیاق هزار هزار فراق سوں کتابت لکھی ' اپنے احوال کی حکایت لکھی —

دونو نے دونو کا دیکھے ما یا بھی سواں کھانی کا وقت آیا

اس کتابت کا مضمون یو تھا که خدا کی خدائی کی سوں ' تیری جدائی کی سوں ' تیرے فراق کی سوں ' تیری مروت کی سوں ' تیری محبت کی سوں ' تیرے

جلنےکی سوں، تیرے تلملنے کی سوں، تیرے وصال کی امیدواری
کی سوں، تیری یاری سوں، تیرے آفتاب جیسے موں کی سوں،
تیرے کرناں جیسے روں کی سوں ، تیرے بادل جیسے
بالاں کی سوں ، تیرے چاند جیسے گالاں کی سوں ،
تیرے تارے ویسے نیناں کی سوں، تیری شکر ویسی
بتیاں کی سوں ، تیری ادھر کی سوں، تیری کمر کی
سوں ، دھن کی سوں ، تیرے بدن کی سوں ، تیرے نانوں کی
سوں ، تیری چھاؤں کی سوں کہ قون تحقیق جان اے یار
میرا گنہ کچھ نہں اس تہار کہ یو بلا غیر نے بسائی یو
آگ غیر نے سلگائی- میں عاشق تھی کیا کروں کہیا گیا منجہ
تے نہیں رھیا گیا منجے بی جھل آئی یو بلا محبت میں
اپس پر اپے لیائی - توں بی عاشق ھے جانتا ھے عشق کی اوکل
جاں محبت ھے واں کیا بلا کرتی ھے جھل- خدا نہ جھلکا وے جھل
کا جھلکار ، اپس کوں مار لیتے نہیں آتی عار، اتاں دوسرے کوں
مارتی کیتی بار- عشق کی بری اوکل جتنی محبت اُتنی جھل- جس
محبت کو جھل نہیں اُس محبت کوں بل نہیں - جھل تے معشوق
بہت آتی یاد ، جھل سوں باندے ھیں عشق کی بنیاد- محبت
جھاڑ جھل پھول، پھول بغیر جھاڑ کیا دسے گا مقبول- جاں محبت
ھے واں جھل آتی، جاں محبت نہیں وھاں جھل کاں جاتی- فرد :-

یاد آتیاں ملے سو وو راتاں
دل کوں سمجانے کیاں کری باتاں

ایسے نقش نگار سوں، بہت پیار سوں ، کتا بت انے

خیال کے ہات بھیجی ' راتیں رات بھیجی - خیال ' جس کی باوتیے اگلی چال ' فی‌الحال ' اس ہجراں کے کوٹ میں جاکر ' اس محبت کے میدان کے کوٹ میں جا کر ' دل کوں عاشق کامل کوں ' یو کتابت انپڑایا ' زبان سوں بی بولیا ' جو کچھہ زبان میں آیا - اتال دل دل ناسنبھال حسن کی کتابت دیکھہ آھاں سوں سینہ جالیا ' انکھیاں میں تے لہو کے انجھو ڈھالیا - بیت :-

پڑن رقعہ دیا دل جیو کے ہات
کتابت کوں کتے آدھا ملاقات

عربی میں یوں آئی ہے بات ' کہ المکتوب نصف‌الملاقات - اپس میں اپی فکر کریا ' بھی اس میں کیا مکر ہے کرتریا - دل دو چیتا ' دوده کا جلیا چھاچه پھونک پیتا - کہیا وو غصہ کیا تھا یو پیار کیا ہے ' ایسے پیار کوں اعتبار کیا ہے - ایسے پیار کوں کون پتیاوے ' ایسے پیار تے یک ادھے وقت جیو جاوے - رقعہ کھول پڑیا ' اپنا ہات اپی لڑیا * کہا غیر پر ہرار ہزار لعنت ' یو دغابازی کرنے کا کون وقت - اے تو ایک بلا ہوآئی تھی ناپاک نے جیو پر لیائی تھی - بیت :-

کدھر تے آ کہاں جا مبتلا تھی
نہ تھی یو غیر غیرت کیا بلا تھی

---

* (ن) اڑیا -

یہاں نہ غیر کا وقت تھا ' بارے خیر کا وقت تھا -
میرے دل میں ہور شک حسن کے دل میں ہور گمان ' یہاں
قصہ کچھہ کا کچھہ ہوا میانے میان - بیت :—

جیتی ہمت جتی فکر اب د ھرے گا
خدا کے کھیل ' یاں کوئی کیا کرے گا

دل نے بی سمجا کہ گناہ حسن کا نہیں ' معشوق جو
اتنا منگتے سو بے سبب بیزار ہو تے ہیں کہیں - گناہ
اس حرام زادی بد بخت کا ہے ' گناہ اس پاپن بے رحم
دل سخت کا ہے - ولے پختا چھنال ' بہت نازک چلی
چال ، مکر بالیں بال ' کام خام نہیں ہونے دی ، جس
سوں کام کری اُسے بی فام نہیں ہونے دی - حسن کوں
تالی رکھوالاں کون بی اچھالی — جھگڑے کا جھگڑا لیائی
جھگڑا لاکر بی دونو کوں ملائی فرد :-

یو بلا ہے بری قہر کی جائی
مگر اپنا کھال کون انپڑائی

عجب حکایت کی دھات ہے ' یو تواریخ میں لکھنے
کی بات ہے -- یو اس کا کچہ کا کچھہ ہے خیال ' ایسے سوں
کوئی کیوں رکھے اپسے سنبھال — چوری ایلاژ ہے یو کام
چوری تے بی پیلاژ ہے — فرد :—

ایسے چلنتاں مین کوئی اگر آوے
گر فرشتہ اچھے دغا کھاوے

جیوں توڑے تیون ساندے ' جیون کھولے تیون باندے

دل صاف کرنا ھے ، ایسی چھناں کوں گناہ معاف کرنا ھے - دل نے عاقل نے کامل نے واصل نے ، حسن دھن منّ موھن جگ جیون کوں لکھیا کہ تیری خوبی کی سوں تیری محبوبی کی سوں ، تیری مطلوبی کی سوں - تیرے مکھہ مقبول کی سوں ، تیرے سیس پھول کی سوں تیری نت کی سوں ، تیرے ست کی سون - تیری متوالی انکھہ کی سون ، قبول صورت ناک کی سون - تیرے اس نازک نرم لعل ھونٹاں کی سوں ، تیرے ھاتاں کی مہندی لگا ئی سو اس رنگیلے بوٹاں کی سوں - تیرے نباتاں ویسے دانتاں کی سوں ، تیری ابلوچ ویسی باتاں کی سوں - تیرے پھولاں ویسے ھاتاں کی سوں ، تیری زلفاں کے تاران کی سوں ، تیرے گلے کے ھاران کی سوں ، تیرے چاند ویسے جوبن کی سون ، تیرے چندنی سار کے جھلکتے تن کی سوں - تیری شرزی ویسی کمر کی سوں ، تیری اژدھا ویسی زر کمر کی سوں- تیری راناں کی سوں ، تیری ساق کی سوں ، تیرے شوق ھور اشتیاق کي سوں - تیرے پانوں کی سوں ، توں چلتی ھے سو اس تیرے پانوں تلے کے ٹھانوں کی سوں فرد :-

عشق اب مرتبہ اوپر آیا

کس لطافت سوں دل نے سوں کھایا

تیرے کنت کی سون ، تیرے (کنت) مال کی سوں ، تیری ٹھڈی کی سوں تیرے گال کی سون ، تیری نازان

بھری چال کی سوں ، تیرے گھنگر والے بال کی سوں -
تیري قبول صورتی کی سوں ، تیري مدن مورتی کی
سوں - تیری وفا کی سوں ، تیری جفا کی سوں - کہ
جو میں یو رقعہ پڑیا ، تو سو حصہ اگلا منجے محبت
کا اثر چڑیا - کہ یہاں نہ گناہ تیرا ہے ، نہ کچھہ تقصیر
میرا ہے - بیت —

دو جنیاں میں جو کوئی جدائی بھائے
اس اوپر بھی جدائی کیوں نا آئے

اتنا کری سو یو غیر ، اتاں جان دی یو بیر -
جوں ہمیں اپنی محبت میں اڑی تھی تیوں وو اڑو ،
ہماری جدائی کا یو کلکلات اس پر پڑو - اتاں خدا جانتا
ہے کہ میرا دل تیرے باب بہت ہے صاف ، مہرے دل
میں تیرے باب نہیں کچھہ خلاف - اگر سچ پوچھے گی
تو اے من موھن پری ، اتنا سب تونچہ کری - اگر توں
خیال ہور نظر وفا ہور تبسم کوں کھکر منجے دارو ئے
بے ہوشی نا پلاتی ، تو منج پر ہور تجپر ایتی بلا کی
آتي - توں کرنے گئی چھند ، غیر نے وھاں اپس کوں
کری بند - اسیچہ تے کتے ہیں کہ عورت ناقص عقل ہے
یو قدیم نقل ہے - جیتا عقل مند ہوئی توبی عورت کی ذات ، کیا
اعتبار ہے عورت کی بات - عورت اپنے گھردار کوں خوب ہے ، عورت
ساگ سبزی بسوار کوں خوب ہے - گھر کا دھندا اس کا
کام ہے ، بعض دھندے کا اسے کیا فام ہے - چار باتاں

کرنے تے دور اندیشی ہوتی ہے ' اِدھر اُدھر کہانی حکایتاں کرنے تے دور اندیشی ہوتی ہے - پیش بینی عورتاں یوں کتیاں کہ جینا بہت مشکل کہ جوں جیتے ' جنوں کوں عاقل کتے ' ویسے عاقلاں اس دریا میں غوطے کھاے ہیں ' کوی موتی پاے ہیں ' کوئی خالی ہات آے ہیں - عورت کی ذات ہزار اپس کوں پنوائے تو کیا ہوا ' بھولے چوکے یک آدھی بات آئی تو کیا ہوا - گھر کی رہن ہاری ' گھر کا خبر اسے معلوم بہار کے کا ماں کیا جانتی بچاری - محبوب کی بات ' پھول کا پات - کہلاتے بار نئیں ' باس نکل جاتے بار نہیں - باؤ باوا ' اس باؤ بارے پر کیوں کرنا پتیارا - دانش مند جو کچھہ اپے جانتا سو جانتا ' یوبی محبوب ہے ' محبوب کی بی ایک بات سنتا تو گذرانتا - عورت خوب عورتاں میں جس کی رقوم ' وو تو النادر کالمعدوم - جس کوں خدا دیا مان ' جس کوں خدا کا دھیان ' جس کوں خدا کی پچھان ' جس کا روشن ایمان ' جس کا بڑا گیان ' چتر سگھڑ سجان - بارے دل کہیا ' قصا عجب کھڑیا ' چور پر مور پڑیا - توں اگر اس وصال کے چھجے پر آکے سوتی ' تو اس غیر کوں فرصت کہاں تے ہوتی - ہوشیاری سوں بلاتی ' تو اس غیر کے ہات تے کی دغا کھاتی - فرد :-

کسے کیا بولنا کسے کیا فام
اپنی بد سوں کئے سو توں یو کام

اما جیتے اس معاملے میں رھتے ھیں ، اس قصے میں یوں کتے
ھیں - کہ عقل پادشاہ جو شکست کھا یا ، پھر کر شہر بدن میں
ایا ، خدا جانے کدھر جا موں چھپایا - دل تیر کھا اڑیا ،
جھگڑے میں گھوڑے پر تے پڑیا - ھور صبر کہ عقل کا سر
لشکر تھا ، بہت دلاور تھا ، جوعشق کے لشکر تے موڑ کھایا،
شہر ھدایت کوں آیا - ھمت کوں بوایا کہ دل تو زخمی
ھوکر پڑیا، حسن کے ھات چڑیا - عقل شکست کھا کر تائب ھوا، خدا
جانے کدھر غائب ھوا - جو کچھ قضاتھی سو ھوئی ، خدا کی رضا
بھی سو ھوئی- ھمت نے ، پر معرفت نے ، سر دھن کر کہیا کہ
عقل کا منج پر حق بہت ھے ، مطلق بہت ھے - شرط یاری
یوں ھے ، رویش دوست داری یوں ھے - کہ اس وقت عقل
ھور دل کی خبر لینا انوں کوں تقوا دینا - بیت :-

جس پو جو کوئی پیار رکھتا ھے
حق یاری وو یار رکھتا ھے

کیا جانے انو کا کیا حال ھے ، اجھوں کون کون ان کے
دنبال ھے - بارے اس وقت کچھہ یاری کریں ، مددگاری
کریں - کچھہ نیک وبد ھوا اچھے گا تو ، کام زد ھوا اچھے گا
تو ، معاملہ رد ھوا اچھے گا تو ، عشق کے لشکر سوں بی
پھر کر جھگڑا کریں ، رگڑا کریں ، یک نانوں کریں ماریں یامریں-
ھمت یو بات کر لہوا ھات کو ، اپنا لشکر مستعد کیا حضور تے
ایک ایک کی گنتی لیا ، چاروں طرف تے اُٹھیاں فوجاں ، جانو

قہر کے دریا کی موجاں - شہر دیدار کی طرف چلیا ، عجائب گلزار طرف چلیا ، جانو دونگر ہلیا ، تہاریں تہار خلق کھلبلیا - کتیک دیسان کوں قامت کے بوستاں میں آیا ، بھائی کوں عقل ہور دل کا احوال پوچھیا گلے لایا فرد :-

بعضے یاراں تے جیو ہے بے زار
وقت پر آکھڑا رہیا سو یار

قامت بولیا کہ اے ہمت ، تو خوب یو پوچھیا تجپر ہزار رحمت ، آدمی کی ذات میں اتنی اچھنا اصالت نیں تو اصیل ہور کم ذات میں کیا فرق ، بھلے ہور برے کی بات میں کیا فرق- بے وفا ہور وفادار کوں کیوں کر جاننا ، یار ہور اغیار کو کیونکر جاننا - ایمان کا آدمی ہور بے ایمان کا آدمی پہانچہ دستا ہے ، نشان کا آدمی ہور بے نشان کا آدمی پہانچہ دستا ہے - عقل پادشاہ نے اپنیاں کوں لیا ، دیا کھلایا پلایا ، ولے اس وقت اُسے پوچھنے تجھ بغیر یہاں کون آیا- جوں اس کی خاطر تیرا دل جلیا ، تیوں دسرے کا دل نہیں جلیا - جوں اس کی خاطر توں تلملیا ، تیوں دسرا نہیں تلملیا - اپناں کیا پوچھنا اس کا حال آج یک سال ہے ، کہ دل ہجراں کے کوٹ میں بہت بد حال ہے - ہور عقل بی شہر بدن کوں گیا ہے ، اپنے قدیم وطن کوں گیا ہے - عشق کا بہت لشکر ہے ، عشق بہت زور آور ہے - عشق سوں جیتا کوئی لڑے گا ،

پورا نا پڑے گا ۔ عشق سوں مل چلے تو چہ نفا ہے ، نہیں تو بہت جفا ہے ۔ عشق تے لڑ کر کیا کیا ، جھگڑ کر کیا کیا ۔ اپس کوں خراب کیا ، اپنا لشکر خراب کیا ، اپنا گھر خراب کیا ۔ لڑ کر کیا پایا ، اپنا بھرم گنوایا ۔ شرم کوں بول لایا ، خدا کی خلق کوں دکھایا ، بہت آخر پچھتایا ۔ ضرور کوں لڑنا کہیں کہے ہیں ، ضرور کوں جھگڑنا کہیں کہے ہیں ۔ بیت :—

عقل سوں لڑ اول عقل سوں بچار
عقل جاں نا چلے وہاں ترو ا ر

عاقلاں نے بی یوں کہے ، کہ آخر الدوا الکی ۔ یعنی جو درد دارو تے خوب نہیں ہوتا اُسے داغ دینا ، یو بات استے کہے کہ اس بات تے کوئی کچھہ پند لینا ۔ ایک بات ہے میری فام کر ، جتنا سکے گا اُتنا دوستی سوں کام کر ۔ عشق بہت بڑا پادشاہ زور آور ، سمج سوں لڑ عقل تے نکوپڑ ، تک ملاحظہ کر ۔ فارسی میں کتا ہے فرد :—

ہر آں کہتر کہ با مہتر ستیزد
چناں افتد کہ ہر گز بر نخیزد

ضرور کوں جیو پر آئے تو کوئی لہوے پر ہات بہانا ، چپیچہ لہوے پر ہات بہانا ، نیں سو بلا جیو پر لیانا ۔ یو کیا فام ہے ، یو کیا کام ہے ۔ توں لڑے گا ہمت ہے ، ولے اس کام میں بہت زحمت ہے ۔ اس فام میں نکو پڑ ، نکو لڑ ، نکو جھگڑ ۔ صلح سوں کام نا ہوے تو لڑنا ،

تدبیر نا چلے تو جھگڑنا - خدا نے عقل دیا ہے فام، جو
کچھ عقل میں درست آتا و خوب ہے کام - یو عقل
تھا اُسے کیوں بھایا، غیر مستعدی سوں عشق پر چل
کر آیا - ایتا عاقل تھا، ولے خوب لوگاں ملانے تےغافل تھا - اگر
خوب لوگاں ملاتا تو کچھہ تو بھی آسودگی ہوتی ایتا جفا نا پاتا -
توں بی لڑنے منگتا ہے ہمت ہے لڑے گا دلاور ہے نر ہے، ولے
اس لڑنے تے نا لڑے تو بہتر ہے - یکایک جھگڑنے کی
نکو کر فام، شاید جھگڑنے تے صلح سوں بہتر ہوے گا کام -
لڑنے کوں نکو کر بہت اضطراب، بہوتاں کا ہوے گا گھر
خراب - توں ایک جیو تیرا تو سہل ہے، ایتا عالم پر بلا بھاتا
جہل ہے - عشق کا لشکر بہت بے نہایت، جدھر دیکھیں
کے اُدھر اس کی ولایت - فرد :-

عقل کرتی ہے سب اتا یو بچار
لڑکے مرنے کوں کیا ہے کیتی بار

اتنے اتنے کو لڑنے کی چت خوب نہیں، بہوتیچہ آپ
خودی بہوتیچہ ہٹ خوب نہیں - بڑے تونگر پر انھا
تونگر پڑے پھتر تے پھتر جدا ہوئے نہنا تونگر بالو
ہو کر سب جھڑے - میری بات توں فام کر، توں تو
ہمت ہے ولے ہنر سوں کچھہ کام کر - لا علاجی پر کیا
نہنا کیا بڑا، واں خدا سب جا گا حاضر کھڑا - وقت
پر خدا تھوڑیاں کے اُدھر ہوتا ہے، اعتقاد جوڑیاں کے

ادھر ھوتا ھے - و و بات جدا ھے ' پچھیں خدا ھے - ست
میں بیت رگڑ کر سول اٹھانا ' عاقل ھور یو کام کیا
سانا - عقل ھور ھمت دونوں مل کر کچھہ کام کرنا ھے '
جاں یکیلے ھمتیچہ ھے عقل نہیں واں سرنا ھے - حافظ
کتا ھے فرد :-

حسنت باتفاق ملاحت جہان گرفت
آرے باتفاق جہاں می تواں گرفت

اینتال تدبیر اس کی یو ھے کہ عشقیچہ سوں عشق
لانا ' عشقیچہ کوں سمجھانا ' عشقیچہ کوں اپنا کرنا '
عشقیچہ کوں منانا - عشق کوں اپس سوں راضی
کرلینا ' اپنی پیش بازی کر لینا - اگر عشق کنے یوں
التجا لیاے گا ' عشق بہت بڑا بادشاہ تیری مراد کوں
تجھے انپڑاے گا ' توں اپنی مراد پاے گا - عشق
کوں بہت بھاے گا بہت خوش آے گا - دوستی سوں
پیش آنا کچھہ عیب نہیں ھے ' جوں خویشاں سوں خویش
آنا کچھہ عیب نہیں ھے - دنیا میں آشنائی ھور مروت
بی اچھتی ھے ' مہر اور محبت بی اچھتی ھے - اگر کوئی
بڑے کی ادب رکھیا تو نہنا نہیں ھرتا ' نیں رکھیا تو
کوئی کسی کے کام میں منا نہیں ھوتا - بڑیاں کی ادب
رکھنا اپنی بڑائی ھے ' یو بڑائی بڑیاں تے آئی ھے '
یو بڑائی نہناں کوں بڑیاں کوں سب کوں

بھائی ہے - بیت —

عشق سوں کچھہ علاج چالتا نہیں
عشق سوں صلح باج چلتا نہیں

عشق جاگتا ' ہرگز نیں سوتا ' عشق صاحب قدرت عشق تے سب کچھہ ہوتا - ہمت کہیا جو کوئی مرد ہے و لڑنہار اچہ ہے ' دشمن پر جا کر پڑنہار اچہ ہے -- لڑنیچہ پر آیا تو کیا پیچھے جاتا ہے ' ولے قامت کا اندیشہ مجھے بہت بھاتا ہے - قامت بہت عقل مند ہے ' قامت کتے بہت عقل کا پند ہے جو کچھہ قامت کہیا سب و و پند ہے -- قامت ہمت کا بھائی ' قامت کی نصیحت ہمت کی خاطر آئی - ہمت لشکر سب اپنا قامت کنے چھوڑیا ' قامت کے کہے پر عشق سوں جوڑیا - ہمت دانش میں آ کر ' دنیا کا عالم خاطر لیا کر عشق سوں ملیا جاکر - دل کا کپٹ دور کیا ھت دور کیا - عشق کوں بڑا ہے کر جانیا عشق کی بڑائی مانیا - عشق پر اعتقاد لیایا عشق کوں بہت بھایا عشق نے ہمت کو گلے لایا - عشق کوں ہمت پر بہت مہر آئی سچی بات سب کسے بھائی - رہنے کو عجائب نادر ایک جاگا دیا بہت تواضع بہت تعظیم کیا - بات کے ماندگی چڑی تھی سو اس کا اتار ہوا ' ہمت کا دل جمع خاطر قرار ہوا - فرد

عشق و همت یو دو ملے جس تھار
کام کرتا تمام واں کرتار

پچھیں عشق نے اسے یک رات خلوت میں بلایا ، همت نے لئی باتاں ادھر ادھر کیاں جدھر تدھر کیاں سنایا ۔ اُس باتاں میں عقل هور دل کی بی بات لیایا ، هور اس وضا سوں خاطر نشان کیا هور یوں سمجایا ، کہ عشق بہت خوش هو کر راضی هوا عشق کوں بہت خوش آیا ۔ آخر قرار یوں هوا مدار یوں هوا ۔ کہ عشق پادشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ کے گھر کی عقل کوں وزیری دینا سب پر امیری دینا ۔ عشق جیسے پادشاہ کوں عقل جیسا وزیر هونا ، اس آفتاب کوں ایسا بدر منیر هونا ، ایسا صاحب ضمیر هونا ، ایسا صاحب تدبیر هونا ۔ دلاور لوگاں کی صحبت نہیں بھائی بادشاهی جا کر وزیری آئی ۔ وهم نے هانکاں مار مار دکھلایا راہ ، عقل نہیں چلیا وهم کا کیا گناہ ، جاں بادشاهی هے واں دلاور لوگاں بہت درکار هیں ، دلاور لوگ ایک وقت کے یار هیں ۔ یاری سوں آخر جوں تیوں همت نے کام کیا ، عقل کی قدرت عقل کی عقل فام کیا ، خیر سوں گذرانیا اپنا اپنا نام کیا ۔ اگر اے دعوا نا جاتا تو کیا جانے عقل پر کیا دکھ آتا ۔ جیو نے پاتا یا نپاتا ــــ

فرد

کام کر نین سکیا عقل کا پھیر
عشق آخر کیا عقل کوں زیر

عشق پادشاہ عالم پناہ ظل‌اللہ صاحب سپاہ نے اپنے
مہر خورشید چہر سر لشکر کوں، دلاور نر کوں فرمایا
کہ شہر بدن کوں بیگ جا ہور عقل کوں بہت دلاسا
دیکر، بہت دل ھات لے کر عزت سوں حرمت سوں مہر
سوں محبت سوں مروت سوں سمجا کر منج لگ لے کر
آ - ہور کہہ کہ دل آزردہ نکو کر وقت پر نظر دھر -
اے دنیا کدھیں زیر کدھیں زبر کدھیں تلے کدھیں اُپر -
کدھیں پیش کدھیں پس کدھیں رس کدھیں بکس - ایتال
ھمنا پتیا نا کُئی بات کا دغدغا دل پر نا لیا نا - توں
ھمیں بھائی ھے، ھمنا تمنا میں کیا جدائی ھے - ھماری
وزیری تیری پادشاھی تے کچھہ کم نہیں، دل خوش رکھہ
کچھہ غم نہیں - اس وزیری میں بی عالم عالم ھے، دنیا
کا جینا ایک دم ھے - میرا ایک حکم ھے میانے، باقی دولت
توں جانے - عذر ھرگز نا کرنا، بیگ ادھر رخ دھرنا،
توجہ دھرنا - مہر یو بات سن عشق کوں سجود تسلیم کر
شہر بدن کوں روانہ ھوا، بہت بیگ چلیا بہت
بیگکیچہ جانا ھوا - عقل سوں ملاقات کیا جو عشق کہیا
تھا سو بات کیا - عقل نے دل کا پوچھیا احوال، مہر نے
کیا دل بی ھے خوش حال، تیرا بی بلند ھوا اقبال -
کچھہ غم نکو کر، الم نکو کر - کر اب آنند بدھای، تیری
مقصود حاصل ھوئی مراد بو آئی - عقل اندیش دیکھیا کہ

لشکر ٹوٹیا ' بادشاھی کا بند چھوٹیا - پھر لڑنے کا سکت نہیں ' تدبیر کوں بی گت نہیں - خلق پریشان بے دل یکس سوں ایک نہیں رھتی مل ' کام بھو تیچھ ھوا ھے مشکل - ملک سب پھوٹیا لشکر کا اتفاق ٹوٹیا - ملک ھوا پراگندہ ، صاحب ھوکر بیٹھیا ھر یک بندہ - گھر گھر امیر گھر گھر راجوت گھر گھر تدبیر - ھر کوئی سر خود * ' کوئی نہیں سنتا کسی کی بد - جسے دیکھتا ھوں وو دل میں بد نیت دھرتا ' زوراں سوں پکڑ دینے کی فکر کرتا ' عشق پادشاہ سوں بہت ڈرتا - لوگاں نے ایمان بدلائے ' دل پر بے ایمانی لائے ' حرام خوری پر آئے ' نمک آج لگن حرام کھاے - کس مسلمان میں مسلمانی پنا نہیں رھیا جب بے ایمان ھوے ایمانی پنا نیں رھیا - جیو دینے کتے تھے جو کام پڑے ' وو دوست سب دشمن ھوکر کھڑے - ستارے نے امداد چھوڑیا ' فلک نے یاری توڑیا - اقبال پھر پڑے بخت ' اقبال کاں کی پادشاھی کاں کا تخت - عشق سوں ملنیچہ میں نفا ھے ' نہیں تو ایک اپے کیا کہ سارے عالم پر جفا ھے - عشق کوں چھوڑے تو کٹیں تھار نہیں عشق کوں چھوڑے تو آخر بھلی بار نہیں - کہیا بہت خوب اے والدہ ' بسم‌اللہ - ھمیں دونوں مل جاویں ، کیا کریں ضرور ھے عشق کیا فرماتا سو خاطر لیاویں - عشق

---

* بسر خود ——

سوں ملاقات کریں ، اپنے جیو کے بارے بات کریں - پیلاڑ جوں اچھے گی قضا ، تیوں خدا کی رضا - مہر سر لشکر کے سنگات عقل بی بےاختیا رھو کر راتیں رات عشق کے حضور آیا ، دیدے دیدار سوں لایا - دعا دیا دست بوسی کیا - عشق کوں بی بہت بھایا ، عشق نے بی عقل کوں گلے لایا - دلا سا دیا بہت بہت سمجایا ۔ کہا اوّال میں پادشاہ توں وزیر ، تیرے ہات میں دیا اپنا ملک اپنی سب تدبیر - تجے بھائے سوکر ، تیری عقل میں آئے سوکر - میں مست ہوں لاوبالی ہوں میری نگہبانی میں اچہ ، میں بی بے پروا خیالی ہوں میری فکر زندگانی میں اچہ - میں ہور شراب راگ ہور محبوب ، میں عشق ہوں منجے یوچہ خوب - باقی کا ھرد سر توں جانے ، یو درد سر منج لگ نکودے آنے - منگتا ہوں اس دنیا میں دو دیس بے غم ہو اچھوں ، جوں پادشاہ عالم ہوں تیوں پادشاہ عالم ہو اچھوں - کو لگ اس دنیا میں گرفتار ہو اچھنا اپنے دل کی خوشی تے بے زار ہو اچھنا - صبا اُٹھہ کر یو لوکاں کا کچات ، دل واز آیا ھے بھت پکڑیا ھے اُچات - کس کس سوں جنگ کس کس سوں آشتی کروں ، کیتاں کوں سمجاؤں کیتاں کي دل داشتی کروں - جنم یونچہ کیا بر باد ، نا دل کی خوشی نا خدا کا یاد - یتی آرزو سوں دنیا میں آنا ہور تخت پر بیٹھہ ادھر اُدھر کا غم کھانا - جو خوشی

جارے ہور غم آوے یاد ، تو تخت پر بیٹھی کا کیا سواد۔
ایدھر کی ہانک ادھر کا پکار ، ملک میں غوغا تھارین
تہار - یو مغز خالی کرنا ہے ، یو لوگاں کی حمالی کرنا ہے -
تخت پر بیٹھے تو کیا بادشاھی آتی عیش و عشرت کی نانوں
ہے بادشاھی ـ جنس جنس کی خبراں لیاتے ہیں تخت پر
بیٹھے ہیں ہور عالم عالم غم کھاتے ہیں - غم کھا کر پیٹ بھرے
ایتال خوشی کوں کرے۔دودیس کی دنیا بادشاھاں کے گھر میں
دایم دھنگانا اچھنا ، دایم ھنسنا کھیلنا لینا دینا پینا کھانا اچھنا ،
گانا بجانا اچھنا ـ گھر ایک جاترا ایک ہات ھو رھنا ،
رات دیس تھتھات ھورھنا - ایک بات ہے فام ، اول خوشی بعد از
ہر ایک کام - بادشاہ کا گھر بادشاہ کے جیسا دسنا ، شہس
کا پر تو قہر جیسا دسنا - بادشاہ کے گھر میں کوئی
آئے تو یوں اچھنا جانو میز بانی کوں آیا ہے ، غم کوں
بسر جاوے جانو شاد مانی کوں آیا ہے ، دنیا کی بہشت ہے
پادشاہ کا گھر ، نہ کہ پادشاہ کے گھر میں آئے بی دردسر دل
مکدر - نیم ہور دھرم کی نانوں پادشاھی ہے ، بخشش ہور کرم
کی نانوں بادشاھی ہے - بادشاھی آتی ولے بادشاھی کر جاننا
بہت مشکل ہے ، بادشاہ ھو کر اپس پچھاننا بہت مشکل ہے - یو
جوں لشکری پنے کی جھڑتی دیتا تیوں بادشاہ بی بادشاھی
کی جھڑتی دینا ہے ، یعنی عدل ہور انصاف کرنا ہے ، خلق کوں
آسودہ رکھنا ہے ، خلق کوں مراد کوں انپڑانا ہے ، خلق کی دعا
لینا ہے - خلق تے خدا نہیں ہے جدا ، کہیچہ ہیں کہ خدا با خلق

خلق با خدا - بادشاہ اپنا دھونڈا دھونڈاکر اپنا حق خلق پاس تے لےکر مال جوڑے گا، اگر کہیں چوکیا تو خلق بی برا بولے گا خلق کیا چھوڑے گا- اُس تے کہتے ہیں کہ عدل انصاف کچھ خوب ہے ہر ایک کام صاف کچھ خوب ہے- حق پر جو کچھ دئیے وو سواد ہے، ووظلم نہیں عین داد ہے- خلیفہ یعنی خدا کی جاگا کا بیٹھن ہار، ہر ایک بات کوں حق سوں کرنا پوچ بچار- جانتے نہنے ہور بڑے کا ملاحظہ میانے میان آیا، پچھین اسے کیوں کہنا خدا کا سایا- جانتے بادشاہ نے خدا کوں چھوڑ دسرے کوں ڈریا، بادشاہی کا سواد بی گنوایا اپنا کام بی ضایع کریا - بادشاہ ہور دسرے کا ڈر، نزدیک کے لوگاں کوں جئو کا ضرر- بادشاہ جو اپنی بات پر قایم اچھے، نزدیک کے لوگاں کوں بی عزت دایم اچھے- گر کوئی کس پر تہمت رچے کوئی کس پر ستی بہانا، اس وقت خدا کوں میانے میان لانا - البتہ دل مہروان ہوے گا، خلق پر کام آسان ہوے گا- یو خدا کا خلیفہ ساھس آئے گا، اس کا چلنت بی خدا کوں بھائے گا، بادشاہاں جو ایک عہدہ کسی کوں دیتے ہیں، تو ہزار ہزار جنس سوں اس کی خبر لیتے ہیں - خدا جو پادشاہاں کوں پادشاہی دیتا ہے، خلق کوں کیوں پالتے کر خبر نہیں لیتا ہے - جو پادشاہاں کوں یہاں اپنے عہدے داران پاس تے حساب لینا ہے، تیوں وہاں بی ان پر پوچ بچارھے یک یک جواب دینا ہے - یہاں حق چلنا حق پر دل دھرنا ہے، پادشاہی کرنا خدائی کرنا ہے- پادشاہی بہت بڑا عمل ہے، سب عملاں میں اول ہے - پاک نیت پادشاہاں کا کعبہ دل و انصاف پادشاہاں کا روزہ نماز،

سخاوت ' پاد شاهاں کے حج سہج دعاے خلق پادشاہاں
کا عمردراز- پاک نیت عدل انصاف ہور سخاوت ' یو پادشاہاں
کی عبادت - وضو کر کر چار سجدے کرنے ہو کوئی
سکتا ہے ' ولے عدل ہور انصاف ہور سخاوت کی قدرت
کوں رکھتا ہے - پادشاہاں اپنی عبادت نا کر دسریاں کی
عبادت کرتے ' اپنی عبادت جو عرش پر سجدہ
قبول پڑتا ہے سو بسرتے - پادشاہاں کوں اگر عدل ہور
انصاف ہور سخاوت پر نا اچھے دل ' تو ہات موں
دھو کر چہار سجدے کرنے تے کیا حاصل - یو عبادت
مسکیناں غریباں فقیراں کوں ' عاجزاں نا مراداں بےکساں
حقیراں کرنا - نہ کہ پاد شاہاں اِتنیچہ پر اپنی عبادت
نباڑنا ' باقی کاماں تے ہات جھاڑنا - اپنی خوشی کوں سجدے
کریں گے تو کرو ' ولے عبادت کرتے ہیں کر دل پر خیال
نکو دھرو - جو اول مذکور ہوا کہ بادشاہاں کی عبادت
یعنی عدل انصاف ہور سخاوت - پاد شاہاں مظہر اعظم
ہیں ' دنیا میں بہت مکرم ہیں - انوکی عبادت انوکی
ایسی اچھنا ' نہ کہ بعضی خلق جیسی اچھنا - یہاں بول
کسی پر کیا دھرنا ہے ' اپنا انصاف اپیچہ کرنا ہے - یو
عبادت چار سجدے کر خلق کوں دکھلانا ہے ' خدا ہور
رسول کوں پھسلانا ہے- ولے انو پھسلائے کیوں جاتے ہیں '
ذرے ذرے کے حساب پر آتے ہیں - جو کوئی یتا دیوے گا '
سو حساب لکھ نا لیوے گا - یو پادشاہی بی خدا کا ایک

عہدا عمل ہے، یو عہدا عمل کیا آسان ہے بڑا خلل ہے۔ جنو کوں کچھہ نہیں دئے ہیں، اپنی مشقت کر یک ٹکرا کھاتے ہیں، اُن بچاریاں پر بی ہزار ہزار تقصیراں ہزار ہزار جفایاں، ہزار ہزار تغادے لیا تے ہیں - یو خدا کا کارخانہ ہے، پچھیں کسے نواز نے پرآے تو وہاں یک بہانہ ہے - اپنا جیو خوش تو زمین آسمان خوش، اپنا جیو خوش تو سب جہان خوش - دنیا میں اپے ہور اپنا نام ہے، اپنا جیو خوش رکھنا بڑا کام ہے - جسے پادشاہی کتیے سو وو پادشاہی جدا ہے، ایتال منجے تجہ جیسا وزیر ملیا ہے خدا ہے - مدد رب ہوا ہے، بارے ایتال کچھہ سبب ہوا ہے - خدا سبب ساز، خدا بندے کوں خوش کرتا نواز -

القصہ بارے آخر جس وقت کہ عشق پادشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ کی عقل پر وزیری مقرر ہوئی، امیری مقرر ہوی عشق پاد شاہ عالم پناہ ہمت کوں فرمایا کہ دل کوں ہجراں کے کوٹ میں رقیب نے دند سوں بند کیا ہے، بہت خوار کرآ زار دیا ہے - توں جاکر، خاطر لیا کر، دل کوں، عاشق کامل کوں اس واصل کامل کوں وہاں تے میرے حضور لیا، ہور اس کے پانوں میں کا بند کاڑ کر اس رقیب بے نصیب کے پانوں میں بھا- ہور غیر کو اس کی دختر ہے، بد اختر ہے، ساحر ہے، تو نے میں بہت ماہر ہے، اسے بی خوب قلب جاگے میں قید کر کرآ - جو وہاں تے کئیں نکل ناجاوے، وو کئیں جہا نکلنے کی فرصت نا پاوے،

وو بہت بری ھے ' شکر کی چھری ھے - جاں جائےگی ' واں
بلا بسا ئیے گی - ھمت نے عشق پادشاہ عالم پناہ صاحب
سپاہ کوں سلام کیا ' مدعا سب فام کیا - ھجراں کے کوت
کوں چلیا ' جوں پارا نوان میں تھلیا - وھاں جاکر لڑ کر جھگڑ
کر کوت لیا ' جھگڑا فتح کیا - دل کوں اس کوت میں تے
بھار لیا یا ' دل کے پانوں میں کا بند کاڑ کر اس رقیب
بے نصیب کے پاؤں میں بھا یا - ھور غیر کوں بی پرانے
گھر میں شیطا ناں کے گزر میں چھوڑ یا ، چاروں طرف تے
کا نداں چینیا ' دروازاں کے پاتاں جوڑیا ' کہ دسری بار
ایسی شیطانگی نکرے ، دؤ دیس ادب پاوے تک تڑے - غیر
خاطر بی جیو تلملتا ' ولے کیا کرنا دنیا کا کام ھے ادب
کئے باج نہیں چلتا - کیا نھنی عقل آئی ' غیر نے جیسا
کری ویسا پائی - پچھیں ھمت نے دل کوں عاشق کا مل
کوں واصل کوں بہت یاری سوں بہت دوست داری سوں
عشق پادشاہ عالم پناہ صاحب سپاہ کے حضور لیایا ' دل
کوں ھور عقل کوں ھور عشق کوں ایک جاگا ملایا - یوسب
جوں سگیے ' ایکس کی ایک گلے لگے - کیا عداوت ھورھت دور ھوا
سب کوڑ کپٹ ھور ھور - فتوا تڑتیا حرکت بھاگی ، دشمنی
ستی دوستی جاگی - آخر عقل ھور عشق ھور ھمت مل اندیشے کہ
دل کا حسن سوں عقد کرنا ' اس کام پر جد دھرنا - کہ دل
نے حسن خاطر بہت جفا دیکھیا ھے ' بہت سو سیا ھے -
سب ملے سب ھوے خوش حال کہے ایتال دل کوں نا بسرنا '

یو کام اندیشے هیں سو کرنا - اس کام کوں سب قرار دئیے
بیاہ کا کاج مانڈے ڈیرے ٹھاریں ٹھار دئیے - گھر سنوارے
جا گا جاگا نقش نگارے ' صدر بچھاے پاچے رنبھا اُربسی
میکا پاتراں آ کر ناچے - ٹھا ریں ٹھا ر آرائش کئیے ' دل
سورج کا حسن چاند سوں جلوہ دے - نا ز غمزا عشوا
لطافت مہر چھند یو چندنیاں ساریاں ' اس سورج پر
اس چاند پر تارے واریاں - عالم سب ہوا شہہ مات '
دیس تے روشن هوئی رات - مشتری تما شا دیکھنے آئی '
زهره نے جاوہ گائی - حسن هور دل کا عقد کئیے ' سب مل
مبارک بادی دئیے - اتال غم بسرنے خاطر ، عشرت کی خلوت
کرنے خاطر ' پھولاں سوں سیج سنوارے ' چھپر پلنگ کا
پردہ اتارے - دونو دل کھول لئیے ' گذریا قصہ بول لئیے -
ایکس کوں ایک گلے لاتے ایکس پر ایک قربان جاتے - ایکس
کی خاطر ایک تر پھرتے ایکس کے ایک پانوں پڑتے - ایکس
کزں ایک شوداں کرتے ' آہ مارتے اُساس بھرتے - ایکس
کوں ایک دیکھتے نیند اُڑ گئی نہیں سوتے ' اتال کی خوشی
یاد آئی تو هنستے اول کا دکھ یاد آیا تو روتے - اپس
میں اپے جیوں جانے تیوں بہت سواد سون سب رات گذرانے-
پانون میں پانوں سینے سوں سینہ ادھر پر ادھر هات
میں هات ' دو نو مل یوں سوتے جانو ایک وجود ایک ذات-
نازاں نے گھونگھٹ کھولے ' غمزیاں نے باتاں بولے - نخریاں
کا هجوم چڑیا عشواں تے سد اُڑ یا - چھنداں نے چھڑلاے

چالیاں تے تماشا دکھلاے - لطافت ذوق میں آئی ' دیدیاں کوں بہت وجھائی خوش نہائی - مروت چلبلنے لگی ' محبت آنکھیاں مین گھلنے لگی - بنگڑیاں شور کیاں گھنگرو غل اُچائے ' کِھرتے زر کھر کھلیاں هاراں سینے پر دندلاے - پھولاں خوے میں بھگے تو کا تویچھ کہلاے - خوشبوئی کی توری چھتی چوندھو باس کی مہکار اٹھی - دو چار پیالے شراب کے پیے ' دنیا میں جو کچھ کرتے سو کئے - غمزے کرے بلا کرے ' بہت غلبلا کرے - غنچه کھلیا پھول هوا سب تن ' سیج هوئی گلاں کا چمن - الماس سوں کھودے یاقوت کا کھن ' بہار نکل آے لعل رتن - یاقوت کے ریزیاں کی طبلی پھتی ' دهن هانک ساری چلچلا کر اٹھی - دل بادشاہ چتر جوھری بہت شانا ' بیندھیا ان بیندھا موتی کا دانا - حسن ناز کری رونے کے بہانے ' دل لگیا گلے لالا سمجھانے - روتی تھی سو یکایک هنس پڑی ' بھی اپس میں وونچه گلے لگنے لگی گھڑی گھڑی بھی ' وو هی محبت وو هی پیار ' ایکس پر ایک صدقے ایکس پر ایک بلہار ---

الحمدالله دونو کوں هوا وصال ' اپنا دل خوش تو سب عالم خوش حال - دل کوں ملیا جیو کا جانی ' یو وصال مبارک یو خوشی ارزانی - ایتی جفا دل پڑی ' تو میسر هوئی یو وصال کی گھڑی - مرداں نے مشقت سوں امید کے دروازے کھولے هیں ، من طلب شیاً وجد فوجدا کر بولے هیں - یعنی جو کوئی جس کام جد دھریا ' ان نے وو کام کریا -

بندہ یک دل سوں جو امید کیا، خدا اسے البتہ وو امید دیا - بارے آخر دل کی محنت سب فراغت ہوئی، مشقت راحت ہوئی - جفا وفا ہو آیا، غم نشاط کا بار لیایا - رونا ہنسی کا پہنا لباس، دل گیری خوش حالی ہو رہی پاس - دشمنی دوستی ہو آئی، کھٹائی میں میٹھائی بھائی - پریشانی جمعیت کا کی کام، نا مرادی مراد ہوئی تمام - حسن ہور دل انو دونو کا بیاہو ہوا، انو دونو کے عشق کا نیاؤ ہوا - پچھیں یک دیس دل ہور ہمت ہور نظر، تینو شراب پئے تینو مست بے خبر، تماشا دیکھتے دیکھتے رخسار کے گلزار میں آئے، دھاں آب حیات کا چشمہ پائے - وہاں دیکھتے ہیں یک پیر سبز پوش، کلاہ زر تا بنا گوش، صاحب ہوش — اس چشمے پر کھڑا دستا ہے، جو کوئی اُسے دیکھیا وو بھلتا ہے - وو پیر سو مکر یکا پاچ، بہت خوب واچ واچ - بہت آلا چاروں طرف ہڑے نور کا اُجالا - دیکھتیچہ جیو جاتا بہی آتا، بو دیکھنا عاشق کوں بہت بھاتا - اگر بو آبحیات یوں جیوتا کرے گا تو ایک بار کیا کہ عاشق ہر روز ہزار ہزار بار مرے گا - آب حیات کا مدد ہر دم، اتال عاشق کوں مرنے کا کیا غم - ہو ساں سوں مرتے آتا، ہزار ہزار کچھ فکراں کرنے آتا - ہمت بولیا دل کوں کہ اے دل یہاں کچھ چت دھر، اس پیر سوں روشن ضمیر سوں قدم بوسی کر - کہ یو پیر خضر پیغمبر ہے، آبحیات کے چشمے پر ہے - دل نے جون ہمت بولیا تھا

تیو نچہ دوڑ کر اس پیر کی قدم بوسے کیا ' ادب سوں
نزدیک بیٹھیا اس پیر کی دعا لیا ' جو دل کے دل میں راز
کا خیال آیا ' خضر نے بی انکھیاں سوں و ونچہ اشارت
دیکھلایا - دل ہور انکھیاں سوں بات ہوئی ولے و و بات
دونو کے سات ہوئی - خضر تے فیض دل کوں انپڑیا
اپنی مراد کی منزل کوں انپڑیا - دل نے خاطر قرار
کیا ' گھردار کیا روزگار کیا - دل کوں فرزنداں ہوئے
فرزنداں خرد منداں ہوئے - اس فرزنداں میں کا بڑا
فرزند سو یو کتاب ' لایق قابل مستید ہر باب - اپنے
وقت کا لقمان افلاطون ' اپنے وقت کا خسرو فرہاد مجنون -
اپنے وقت کا خاقانی انوری سعدی اپنے وقت کا ظہیر کمال
سلیمان اپنے وقت کا ہر ایک بات کا ہادی - کلام کا
صاحب ' فام کا صاحب ' الہام کا صاحب ' ہر یک کام کا
صاحب - روشن ضمیر صاحب تدبیر - ہر فن میں ماہر '
چھپیا سب اس کے آنگے ظاہر - خدا کا واصل صاحب
دل عاشقاں کا رہنما صاحب حال صاحب حاصل - ہاتف غیب
کا آواز ' محرم اسرار محرم راز - راز داراں کا آدھار عاشقاں
کے جیوان کا یار - مجلس کا سنگار ' دل کے باغ کا بہار
سر تے پانوں لگ گلزار - پادشاہاں کی مجلس میں پھرے
موتیاں کے دریا میں ترے - عاشقاں کا دل بہلاتا معشوقاں
کوں تپاتا ' سب کے دل کوں بھاتا - بہت خوش شکل بہت خوش رو
پادشاہاں کوں اس کے دیکھنے کی آرزو - ہزار قصے ہزار
شعر ہزار لطیفے یاد ' جس کے نزدیک بیٹھے اس کا دل
ہوے شاد - سب کے دلاں کا آرام سب کوں اس سوں کام -

بہت اس میں عقل بہت اس میں فام ؛ سب کام میں تمام
جاں یو اچھے واں دلگیری نا آوے ؛ صحبت اس کی سب کوں
بھاوے - بات اس کی جوں شکر جوں نا بات جو لگن دنیا
تو لگن اسے حیات - بارے جس وقت تھا ایک ہزار و چہل و پنج
اس وقت ظہور پکڑیا یو گنج - جو کوئی صاحب سخن اچھے گا ؛
جو کوئی صاحب فن اچھے گا ؛ اسے یو سخن اثر کرے گا مست
بے خبر کرے گا اپنا کرے گا اپنی ادھر کرے گا - و و پچھانیگا
و و اس بات کی قدر جانیگا - ھمنا یاد کرے گا اپنا دل شاد
کریگا - دل پر تے جائیگا فکر ؛ اُسے ھماری لگے گی ذکر -
ھماری بات کی لطافت کے پیالے کا اثر چڑیگا ؛ ہزار اعتقاد
سوں بدل و جان ھماری سلامتی کی فاتحہ پڑیگا - عجب مرد
تھا کہیگا ؛ عجب صاحب درد تھا کہیگا عجب کامل تھا کہیگا ؛
عجب واصل تھا کہیگا - ھادی ھے کہے گا ؛ مہادی ھے کہیگا - ھزا
شکر کہ بارے الحمد للہ کتاب تمام ھوا ؛ مقصود حاصل ھوی
سب کام ھوا - زور سوں نہیں آتا فام ؛ سمج سوں آلگتا کام -
اتال جوں حسن ھور دل اپنی مراد کوں اپڑے ؛ اپنے
کہال اعتقاد کوں انپڑے ؛ تیوں پادشاہ ھور پادشاہ کے
دوستاں پادشاہ کے عزیزاں پادشاہ کے خویشاں قرابتاں
پادشاہ کے پیاریاں پیارے ؛ مانتے منگنہارے ؛ پادشاہ کے
خدمت گاراں دولت خواھاں ؛ دعا گویاں امید واراں ؛ سب
اپنی مراد کوں انپڑو ؛ اقو کوں غیب کی نعمت سنپڑو -
رزق فراخ اچھو ؛ ھمیشہ بعیش عشرت اچھو ؛ عمر دراز اچھو
دائم بدولت اچھو ؛ عاقبت بخیر اچھو ، ایمان سلامت اچھو
آمین یا رب العالمین ۔

فرہنگ الفاظ

الف

ابری : (اُبرنا) باقی رہنا ، باقی بچا رکھنا، ابھرنا

ابلوج : مصری

ابھالے : چھلانگیں

آپ بھاوتا : خود پسند ،

آپ خودی : سرکشی ، ضد

اپچھری : پری ، اپسرا -

اپروپ : نادر ، شان ، اعلیٰ درجے کا

آپستا : خود سر

اُپکار : احسان

اپے : اپ ، خود

اِتا : اب

اُترائی : بدلہ ، احسان کا بدلہ

اتارو : اُتارنے والا

اُتارے گیا : (اتارا جانا) قتل ہوا

اتال : اب ، فی الحال

اتاول : جلدی ، عجلت

اتھا : تھا

آتا آت : سخت مشکل ، آفت

اجنوں : اب تک

اجھوں : ابھی

اچاٹ : بیزاری ، اداسی

اچانا : بلند کرنا ، اٹھانا

اچھیگا : (اچھنا=ہونا ، رہنا) ہوگا

ادنتری : معلق -

ادھار : بھروسہ ، دار و مدار

ادھر : ہونٹ

آدی : (آدنا) شروع کرنا ارتکاب کرنا

اُربسی : آسمان کی ایک پری کا نام

آرزو ماد : آرزو مند

اُڑو : (اُڑنا) برباد ہو جیو

(برباد ہونا ، تباہ ہونا)

اڑیا : مشکل میں پھنسا ہوا ،
مبتلائے مصیبت

آزمودا : تجربہ

اساس : آہ

آسودے : بے فکر

اسیچتے : اسی سے

اعتباری : اعتبار

(آگ) لاتا : آگ لگاتا

اگلا : بڑھ کر ، افضل ، مرجح

اگلا : زیادہ ، بڑھا ہوا

اگلے : (اگلا) بڑھ کر ، افضل

آلا : اعلیٰ

اُلاسا : دلاسا

اُلالے : جوش ، ولولے

البتہ البتہ : ضرور ضرور

اُلٹھاتا : الٹاتا

امس : ہمت ، حوصلہ

اناچتی : انجان پنے سے ،
بے خبری میں

انپڑتا : پہنچتا

انتر : فرق ، اندر

ان جانتہا : انجان، نہ جاننے والا

انجھو : آنسو

اندھارا : اندھیرا

اندھلے : اندھے

انکڑی : اکڑی (ہوئی)
خود پسند

آنگھے : آگئے

آنگئے : آگئے

انو : انہوں نے

آن ہارے : آنے والے

انکھیاں : آنکھیں

اندیشیا : (اندیشنا) اندیشہ
کیا (اندیشہ کرنا ، سوچنا)

اندیشہوان : اندیشہ مند

اوا سوا : ایرا غیرا

اوتار : اعلیٰ درجہ کا

اودھرم : بے دھرم ، بےایمان

او اکھن : بد رویگی ، بدچلنی
برے کرم

اولالے : چہل ، کلیل ، جوش

اولالیاں : ترنگ ، جوش

اھے : ھے

ایکتل : ایک لمحہ ، ذرا

ایکس : ایک

ایلاڑ : ورے ، اِدھر

ب

باتی : بتی

باٹ : رستہ

باج : بغیر

بار : دیر

بارا : ہوا (پانی)

بارا باٹ : ٹکڑے ٹکڑے ، معدوم، مفقود

بالیں بال : بال بال

بانڈے : بندا ہوا (بانڈے موتی کا بڑا بھرم)

باول : باولا ، بے وقوف

بائیں : باولی

بلبلیا : عاجزی کی ، خوشامد کی

بتری : بدتری

بجر : پتھر ، سخت

بجی (بجنا) : بجی بجھنا

بچار : فکر ، سوچ

بچتر : مصور

بدل : لیے ، واسطے ، خاطر

بڈھائی : بڑائی

بڈھانا : بڑھانا

بست : چیز ، شے

بسرات : بسرنا ، فراموشی بھول

بسلایا : بٹھایا

بسوار : مسالا

بگولا : بگلا

بنبی : خرمن خلق کرنا

بند : بوند

بندلے : بوندیں

بنیچھہ : بن میں ھی

بول لگانا : نام رکھنا

بولاں دھرنا : نام دھرنا ، طعن کرنا

بوڑا : بہرا

بھوت : بہت

بی : بھی

بیجنا : بونا

بے خبراگی : بے خبری

بیسنا : بیٹھنا

بےکٹر : سخت ، سنگدل

بیگ : جلد

بھ

بھا ر : باھر

بھاسیں پڑیں گے ، ڈالیں گے

بھاگ بھروسا : ڈھارس ، اطمینان

بھان : سورج

بھان : بہن

بھانا : ڈالنا ، پڑنا

بھرکی : دھوکا ، مغالطہ

بھڑکی : شعلہ

بھشت : برا ، ناپاک

بھگنا : سیر ھونا ، خوش ھونا

بھلنا : خوش ھونا ،

بھوگنی : بہت گن والا

بھیدنا : پسند آنا

بھیاو : بیاہ

بھیں : زمین

پ

پاچ (مکڑی کا پاچ) : جالا

پاچ : ایک قسم کا ھیرا (زمرد)

پاچے : آسمانی پری کا نام

پاڑنا : ڈالنا - واقع کرنا ،

پاڑے ھیں (پاڑنا) : پیدا کئے ھیں (وقوع میں لانا)

پال : کنلرہ ، سیمنڈ

پالٹی : جاسوس ، مخبر

پایک : قاصد ، کسی کے آنے کی خبر دینے والا

پت : عزت

پت جھڑی : پت جھڑ

پتیارا : بھروسہ ، اعتماد

پچھیں : پیچھے

پختکار : پختہ کار

پران : جان

پرت : محبت

پرتے : بساط ، مقدرت

پردل : غیر کی فوج

پرس : سود
پرسن : خوش ' راضی
پرکم : محتاج ' مجبور
پرکنا : پرکھنا
پرگت : ظاہر ' اشکار
پرگم : متفکر ' متردد
پریشانگی : پریشانی
پڑے - (پڑنا) : پڑھے - (پڑھنا)
پگ : قدم
پلشت : ناپاک
پرمیس : پرمیشور ' ایشور
پنچی - (پنچنا) : مارا ۔
(مارنا پیٹنا)
پنوانا : برا بھلا کہنا
پوچ : پوچھ
پھراے (پھرانا) : پھنا یا ۔
(پھنانا)
پیرت : محبت
پیکاں (واحد پیکا) : پیسے '
زر و دولت
پیکھنا : تماشہ
پیکے : پیسے
پیلاڑ : پرے ' دور ' ادھر

پینٹا : پھنسنا

پھ

پھانده ا : پھندا
پھٹے (پھٹنا) : پھوٹا ' منتشر
ہوا (پھوٹنا - منتشر ہونا)
پھکٹ : مفت
پھکڑیاں : پنکھڑیاں
پھنگھڑیاں : پنکھڑیاں

ت

تانتا : چرچا
تتا : گرم - تلخ (استعارۃً)
تر پھرے (تر پھرنا) : بےتاب
ہوے ' بے تاب ہونا
ترنگ : گھوڑا
تغادا : تقاضا
تغادیاں (تغادے کی جمع)
تقاضے
تغاس : تپاس - تلاش
تقوا - اطمینان ' ڈھارس
تقوا دینا : ڈھارس دینا
تسلی دینا

تکبگی : بے قراری - بے چینی
تگپگ تگپگ : پریشاں، بیچین
تماشگیر : تماشہ بین
تہتہات : چہل پہل ، ہنگامہ
تنا خوری : تنہا خوری
توکا تویچھہ : جوں کا توں
تلار : تلے ، نیچے
تلاسنا : تلاش کرنا ، ڈھونڈنا
تلہلے (تلہنا) : تلہلاے
تلیں : تلے ، نیچے
توانے : توانا کی جمع
تو لگن : تب تک
تے : سے
تیرالو : تیراک
تیزی : تازی ، عربی گھوڑا

تھ

تہنچنا : ٹھوکنا پیٹنا

ٹ

ٹٹوری : ٹیٹری
ٹٹنا : ٹوٹنا
ٹٹیا : ٹوٹا

ٹک : ذرا
ٹومڈی : کچوکا ، ضرب ، ٹھوکر، ایڑ
ٹونا : جادو
ٹونیاں (جمع ٹونا) : جادو

ٹھ

ٹھار : جگہ ، ٹھکانا
ٹھاویں ٹھاوں : جگہ جگہ
(ٹھیلنا) : ٹالنا

ج

جالتا (مصدر جالنا) : جلاتا (جلانا)
جالے (جمع جالا) : جال
جالیا (مصدر جالنا) : جلایا
جاں بازی : جان باز
جانتا : جاننے والا
جپنا : یاد کرنا ، ذکر کرنا - حفاظت کرنا ،
جترب : شعار ، شیوہ ؟
جرونا : پچنا ، ہضم ہونا

جس : شہرت قدرت

جکچھہ : جو کچھہ

جناور : جانور

جنم : عمر ، زندگی

جنوں : جنھوں نے

جوبی : جو بھی

جیو دان : جان کی قربانی

جھ

جھاڑ : درخت

جھال : جوش ، غضب

جھالاں : چھلانگیں

جھانپ : چھلانگ

جھرے : (جھرا سوت) سوتیں

جھڑتی : مواخذہ ۔

جھڑتی دینا : اپنی ذمہ داری کا حساب دینا

جھڑ تی لینا : محاسبہ لینا ۔ تلاشی لینا

جھل : حسد ، رشک

جھونٹے کاٹی : چونڈا کاٹی ۔ بال سنڈی (گالی)

چ

چاتران(واحد چاتر) : ھوشیار

چاڑ : صدمہ ، تکلیف ، چڑ

چاڑی : چغلی

چاڑی خور : چغلی خور

چالا : چال ، حیلہ

چالے (واحد چالا) : چال ، مکر ، حیلہ ، چالبازی

چپ : خواہ مخواہ ، بلا وجہ ، یونہیں

چترنا : تصویر کھینچنا ، نقشہ کشی کرنا

چت : چات

چر پھرنا : بیتاب و بے قرار ہونا

چڑ پڑے : چالاک ، چاق چوبند

چڑنا : چڑھنا

چڑے : چڑھے

چکلیا (چکلنا) : بھینچا ، زور سے دبایا (بھینچنا)

چلنت : چلن

چمٹی : چیونٹی

چنگیاں : (واحد چنگی) چنگاریاں

چوڑ : نقصان، خسارہ

چوسا راں (واحد چوسار) : صاحب فہم، ہوشیار

چولا : چولھا

چوندھر : چاروں طرف

چینڈا (کانداں چینڈا) : چننا (دیواریں چننا)

چھ

چھلے (واحد چھلا) : چھالے

چھلڈا : چھلکا

چھنڈاں (واحد چھنڈ) : فریب مکر

ح

حرکت : خلل، خرابی، کوئی برا فعل

حیفی کھانا : تاسف کرنا، پشیمان ہونا

خ

خاطر : لئے، واسطے

خاطر داشتی : خاطر مدارات

خانجی : خاں صاحب

خرچنا : خرچ کرنا

خفا (سینہ خفا ہونا) : دم گھٹنا

خماری : خمار

خواست : خواہش

خوبائی : خوبی

د

دات : سخت، گھنا

داتیاں (داتی کی جمع) : ڈانٹ ڈپٹ

داناں دان : دانے دانے، ٹکڑے ٹکڑے

دانے : جمع دانا، عقلمند

درا (تلنگو) : آقا

درس : درشن، دیدار

درسنی : درشن کرنے والا، پجاری

دڑی مارنا : چپ چاپ چھپ کے بیٹھ رھنا، مکرا بن جانا

ڈ سنا : ڈکھائی دینا ، نظر آنا

ڈک : حد ، سمت

ڈکی : ڈ قت

ڈکھہ پسانا : ڈکھہ مول لینا

ڈگدایا (ڈگدانا) : ڈگمگایا

ڈل : فوج

ڈل پر آنا : اکھڑنا ، کھلنا

ڈندي : ڈشمن

ڈوراڈی : آقائي ، خداوندی

ڈو کال : برا وقت

ڈونگر : چٹان ، پہاڑ

ڈیس : ڈن

ڈیس انتر (ڈیسا نتر : غیر ملک)

ڈیسا نتر ڈینا : جلا وطن کرنا

ڈیوا : ڈیا ، چراغ

ڈھ

ڈھات : طرح ، قسم

ڈھاڑ : مصیبت ، آفت

ڈھانوں : عزم ، ارادہ ، ڈھنگ

ڈھانا : ڈوڑنا ، لپک کے چلنا

ڈھتیارے : ڈھوکے باز ، دغا باز

ڈھرکت : خیر ، بھلائی

ڈھنگانا : ھنگامہ ، چہل پہل

ڈھیر : صبر ، استقلال

ڈھیں : ڈھي

ڈ

ڈت : زور ، شدت

ڈونگي : گھری (ڈونگا گھرا)

ڈھ

ڈھیگ : ڈھیر ، انبار

ر

راسک راس : ٹھیک ٹھیک

راک : راکھہ

رانے (واحد رانا) : راندہ

راواں : طوطا

رتی : ریت ، قول

رج : جوش ، جذبہ ، عیش پرستی

رُچ : غیرت

رسری : رسی

رفوم : نام شہرت

چنگیاں : (واحد چنگی) چنگاریاں
چوڑ : نقصان ، خسارہ
چوساراں (واحد چوسار) : صاحب فہم ، ہوشیار
چولا : چولھا
چوندھر : چاروں طرف
چیندا (کانداں چندا) : چننا (دیواریں چننا)

چھ

چھلے (واحد چھلا) : چھالے
چھلڑا : چھلکا
چھنداں (واحد چھند) : فریب مکر

ح

حرکت : خلل ، خرابی ، کوئی برا فعل
حیفی کھانا : تاسف کرنا ، پشیمان ہونا

خ

خاطر : لئے ، واسطے
خاطرداشتی : خاطر مدارات
خانجی : خاں صاحب
خرچنا : خرچ کرنا
خفا (سینہ خفا ہونا) : دم گھٹنا
خماری : خمار
خواست : خواہش
خوبائی : خوبی

د

دات : سخت ، گھنا
داٹیاں (داٹی کی جمع) : ڈانٹ ڈپٹ
داناں دان : دانے دانے ، ٹکڑے ٹکڑے
دانے : جمع دانا ، عقلمند
درا (تلنگو) : آقا
درس : درشن ، دیدار
درسنی : درشن کرنے والا ، پجاری
دڑی مارنا : چپ چاپ چھپ کے بیٹھ رہنا ، مکرا بن جانا

ڈسنا : دکھائی دینا، نظر آنا
ڈک : حد، سمت
ڈکھ : دقت
ڈکھ بسانا : دکھ مول لینا
ڈگڈایا (ڈگڈانا) : ڈگمگایا
ڈل : فوج
ڈل پر آنا : اکھڑنا، کھلنا
ڈندی : دشمن
ڈورائی : آقائی، خداوندی
ڈوکال : برا وقت
ڈونگر : چٹان، پہاڑ
ڈیس : دن
ڈیس انتر (ڈیسا نتر : غیر ملک)
ڈیسا نتر دینا : جلا وطن کرنا
ڈیوا : دیا، چراغ

ڈھ

ڈھات : طرح، قسم
ڈھاڑ : مصیبت، آفت
ڈھانوں : عزم، ارادہ، ڈھنگ
ڈھانا : دوڑنا، لپک کے چلنا
ڈھتیارے : دھوکے باز، دغا باز
ڈھرکت : خیر، بھلائی
ڈھنگانا : ہنگامہ، چہل پہل
ڈھیر : صبر، استقلال
ڈھیں : دھی

ڈ

ڈٹ : زور، شدت
ڈونگی : گہری (ڈونگا گہرا)

ڈھ

ڈھیک : ڈھیر، انبار

ر

راسک راس : ٹھیک ٹھیک
راک : راکھ
رانے (واحد رانا) : راندہ
راواں : طوطا
رتی : ریت، قول
رج : جوش، جذبہ، عیش پرستی
رُچ : غیرت
رسری : رسی
رفوم : نام شہرت

رنبھا : آسمان کی ایک پری
یا اپسرا کا نام
رن کھام : میدان جنگ کا
ستون (استعارةً) بہت بڑا بہادر
رون : رواں
رویش : روش
ریجھ : خواہش ، ولولہ
ریل چھیل : ریل پیل

ز

زبان کرنا : بولنا ، کہنا
زرینا : زیور
زیادہ سری : عقل و دانش
زیاست : زیادہ

س

سادنا : حاصل کرنا ، انجام دینا
سار : مانند
سارنا (عداوت سارنا) : عمل
میں لانا ، کرنا
ساندنا : تیارکرنا ، جوڑنا
سانڈی : دیوانہ
ساؤچت : ہوشیار ، خبردار ،
چوکس
سپڑنا : ہاتھ میں آنا ، گرفت
میں آنا
ست : سچ ، بھرم
ستی بھانا : بہتان لگانا
سٹنا : ڈالنا ، گرانا
سچیں مچیں : سچ مچ
سدھرا : سندر ، خوبصورت
سر پچھاڑ لینا : سرپٹکنا
سر جنہار : پیدا کرنے والا ،
خالق
سرتیچھ : ابتدا سے
سرس : زیادہ ، اچھا ، بہتر
سرگ : بہشت
سرنگ : خوش رنگ
سرنا : ختم ہونا ، پورا ہونا
سریا (سرنا) : ختم ہوا
سسا : خرگوش
سکال : ارزانی ، اچھی فصل
سگھرول : سگھڑ ، با سلیقہ
سل : درہ
سلگ دینا : منہ لگانا ، بے
تکلفی پیدا کرنا

سم : برابر
سنچرنا : آ جانا ، داخل ہونا ، پیدا ہونا
سنکھارنا : ہانک دینا ، نکال دینا
سنگنا : سونگھنا
سنگھاتی : ساتھی
سنمکھ : سامنے ، روبرو
سنا : سونا (زر)
سنے : سونے (زر)
سورات : خود غرضی ، غرض ، مطلب ، حرص
سور : سورج
سوسنا : برداشت کرنا
سوکیا (سوکنا) : سوکھا (سوکھنا)
سوں : سے
سہانا : سزاوار ہونا ، زیب دینا
سہی : صحیح
سیا (سینا) : سہا (سہنا)
سیدے : سیدھے
سیر : سر
سیک : سیکھ

ش

شاپاں (واحد شاپ) : شہاب
شرزا : شیر ببر

ص

صبا : صبح
صبور کرو : صبر کرو ، ٹھیرو ، توقف کرو

ض

ضرور : ضرورت
ضمان : ضامن

غ

غدری : غدار ، بے وفا
غلبلا : بے تابی ، جوش خروش
غلغال : غلغلہ ، شور و ہنگامہ

ف

فام : فہم
فتوا : فساد
فرمودہ : حکم

ق

قبول صورتائی : قبول صورتی

قصہ خاں : قصہ خواں

ک

کاچ : کانچ

کاڑنا : نکالنا

کاکلوت : حرص ، لالچ

کالویاں (واحد کالوا) : نالہ ، ندی

کاندہ : دیوار

کانداں (واحد کاندہ) : دیوار

کبل : مشکل ، بیڈھب

کتا : کتنا

کتیک : کئی ، ایک ، بہت ، متعدد

کچ : کچھ

کچاٹ : فساد ، جھگڑا ٹنٹا ، بے مزگی ، خرابی ، میل کچیل

کچوانا : کچپانا

کس : طاقت

کلا : چیخ پکار

کلانا : جھگڑا کرنا ، لڑنا

کلا کیتاں : مکاریاں

کلف : قفل

کلکلانا : شور غل مچانا

کلکلات : بے قراری

کلیہے : کلہے

کلھے (کلنا) : کہلے (کہنا)

کلنا : کہنا

کنکی : کنکر

کو : کون ، کس نے

کوا : کنوا

کوتی (مونث) : کوتہ

کوتیاں (کو) : کتوں (کو)

کوڑ : بے وقوف ، بد نفس

کولگ : کب تک

کولیاں (کولا) : گیدڑ

کوں : کو

کونڈنا : بند کرنا

کووے - کوے : کنوئیں

کوئی ئیک : کوئی ایک

کی : کیوں

کیا واسطہ کہ : اس لئے کہ

کیف : مستی

کیکا مئی : رام چندر جی کی سوتیلی ماں جس نے رام چندر جی کو بن باس دلایا

کیلی : کنجی

کیلیاں (واحد کیلی) : کنجیاں

کیوں : کیوں کر

کھ

کھل : کھال

کھان : کھانا

کھساٹیان : کھوسٹ ، بڈھی عورتیں

کھلگا : بھینسا

کھورے : کھو

گ

گاڑوڑی : شعبدہ باز - بازیگر

گانڈا : گنا

گت : سلیقہ ، موزونیت ، مناسبت ، ترکیب ، تدبیر

گجگجنا : جگمگانا

گُد ، گودا

گدگڑا : گدلا

گڑ دینا : میٹھی میٹھی باتیں کرنا

گُڑگا : پاجامہ

گگن : آسمان

گل : گلا

گلانا : گھلانا

گلنا : پگھلنا

گمٹ : گنبد

گمنا : بسر کرنا

گن کار : گن والا

گنبھیری : گہرائی ، بھاری بھر کم پنا

گنبیر : گہرا - متین ،

گانڈکر (گونڈنا : اصل معنے بننا) سوچ بچار کر

گوی : شیر کے رہنے کی جگہ ، کھو وغیرہ

گھ

گھابرا : گھبرایا ہوا ، پریشان

گھالنا : ڈالنا

گھانگراگھول : پریشان

گھٹ : مضبوط

گھرگھالو : گھر برباد کرنے والا ، خانہا برباد کرنے والا (دوسروں کے گھر بار پر تباھی لانے والا)

گھرے گھر : گھر گھر

گھن پن : گن سن ، سرگوشی

گھنگٹ : گھونگٹ

ل

لاتنا : ذلیل کرنا

لاعلاج کو : لاچاري کو

لانڈگا : بھیڑیا

لانا : لگانا (جیسے جی لانا یعنے دل لگانا)

لڑنا : کاٹنا ، ڈسنا

لکھن : چال ، رویہ

لوڑ : خواھش ، مرضی

لگ : تک

لگن : تک

لوڑنا : طلب کرنا ، چاھنا

لوگ ھنسای : جگ ھنسای

لھوا : تلوار

لھوار : لہار

لٹی : بہت

م

ماتا : مست ، مدھوش

ماتے (واحد ماتا) : مست

مالے (واحد مالا) : ماڑی یالا خانہ

مان : عزت ، حرمت ، فخر ، غرور

مانک : موتي ، جواھر کی ایک قسم

مبالغہ : زیادہ سے زیادہ

متا : مجال ، طاقت

متا متے : مشورہ کیا

: (متنا) : (۱) مست ھونا (۲) نصیحت کرنا

مثلا : مثل ، کہاوت

مدتیک : کچھہ مدت

مدماتا : مخمور ، مست

مرغولنا : چہچہانا

مرونا : ، اکڑکر چلنا ، ناز سے چلنا

مروتی ھے : اکڑتی یا غرور کرتی ھے

مروڑتی : بل کھاتی ھوئی

مستید : مستعد

مکری : مکار

منا : منع

منائی : مناہی ، ممانعت

منگنا : مانگنا ، چاہنا ،

منے : میں

موپ : سامان ، نقشہ ،

موٹ : چرسا

موٹھی : مٹھی

مورک : نادان

موڑ کھانا : شکست کھانا

موں : منہ

مونڈی : سر

مہارت : کہاوت ، مثل

میانے : درمیان

میرا : میل

میکا : سرگ کی ایک پری کا نام

ن

نانڈنا: سلیقہ یا سگھڑپے سے رہنا

نانڈنا : زندگی بسر کرنا

ناری : عورت

ناقدری : ناقدردان ، ناقدرشناس

نانوں : نام

نانوں جگاونا : نام روشن کرنا

نباڑنا : نبیڑنا

نبتر : بدتر

نپجانا : پیدا کرنا

نروالا : الگ ، علاحدہ ، نرالا

نرڑی (نرڑا) : نرخرہ

نزیک : نزدیک

نسدن : رات دن ، ہمیشہ

نفا : نفع

نفرای : ، نوکری ، خدمتگاری

نقشاں چننا : عیب چینی کرنا

نکامی : نکمی

نکو : نہیں ،

نکیں : نہ کہیں

نگہداشتی : نگہداشت ، نگرانی

نماشام : سرشام

نمک برحرامی : نمکحرامی

ننگانا : خوب لوٹنا

نوا : نیا

نوان : ڈھلان

نوان نوتی : بالکل نیا یا تازہ

نوانیچہ : نیچے کی طرف

نوی : نئی

نہاٹنا : بھاگ جانا

نہاسنا : بھاگنا

نھنواں : بچہ ، ننھابچہ

نھن پن : بچپن

نھیچ : نہیں

نیت : استقلال ، دوست

نیم : اتقا ، مذھبی پابندی

نیم دھرم : اصول ، ایمان

نیں : نہیں

و

واڈی : داؤ ، ڈھنگ

واز : بیزار ، تنگ ، پریشان

واقا : واقعہ ، مصیبت

وچارنا : سوچنا

ورزور : زبردست

وزا : وضع

وھیچ : وھی

ہ

ھاکاں مارنا : زور زور سے چلانا

ھوڑ : شرط ، بازی

ھیرنا : گھیرنا (تلاش کرنا ، نگاہ کرنا)

ھیڑا : گوشت

ھانک مارنا : آواز دینا

ھب (گجراتی) : اب

ھت : ھاتھ

ھت چورنا : ھاتھہ ملنا ، کف افسوس ملنا

ھتی : ھاتھی

ھتک ھتک : ناز و انداز کرنا

ھچ : احمق

ھڈ : ھڈی

ھڈاں : ھڈیاں

ھلاسی : ھلےگا

ھلیا : ھلا

ھم : ھمت ، حوصلہ ، مقابلہ ، ضد

ھمبھرےگا : مقابلہ کرے گا ، برابری کرے گا

ھمنا : ھمیں

ھنڈی : ھانڈی ، ھنڈیا

ھنکارنا : ھانکنا ، للکارنا

ھنونت : ھنوماں

ھو : ھاں

ھور : اور

ھوڑ : جاھل ، نادان

ی

یکاڈے (یا) یکھاڈے : ایک آدھہ

یکس : ایک

یکیلی : اکیلی

غلط نامہ سب رس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵	۵	چھندان	چھنداں
۱۹	۲۳	بیلاڑ	پیلاڑ
۲۷	۴	عالم پاہ	عالم‌پناہ
۲۷	۱۸	سگھرول	سگھڑدل
۲۸	۲۱	سوں	سو
۳۵	۳	روایت	رویت
۳۶	۸	سبھاں	سبحان
۴۱	۱۱	بدھائی	بڈھائی
۴۲	۱۹	ڈالچہ	ڈالیچہ
۴۳	۴	خوش	خوشی
۴۳	۲۰	دو	وو
۴۵	۲۰	کے	کی
۵۰	۱۲	سچھانے	پچھانے
۵۰	۱۸	حیفے	حیفی
۵۰	۲۲	کر	گر
۵۷	۲	بیرت	پیرت
۵۸	۴	تھ ؤ ں	تھاؤں
۶۰	۱۳	تکوئی	جکوئی
۶۳	۱۴	شر	شرم
۶۳	۲۱	کرد	گرد
۶۴	۵	آتے	آئے
۶۹	۴	سبکسار	سگسار
۶۹	۷	بے بھورا	بے بہرا
۷۰	۱	سبکسار	سگسار
۷۱	۸	سبکسار	سگسار
۷۲	۴	سیں	ہوں
۷۵	۱	وچاوے	وچارے
۷۷	۹	کے	کی
۷۷	۱۹	آسے	آسی
۸۸	۱۷	تونے	تونے سیں
۹۱	۲۳	لکر	لیکر
۹۳	۱۲	سدہ	سودہ
۹۵	۱۴	جالے	جالی
۹۵	۱۵	ڈھالے	ڈھالی
۹۸	۲۳	کے	کی
۱۰۱	۱۹	مرا	مرتا
۱۰۱	۲۰	سبحان	سجان
۱۰۳	۱۲	سوں	سو
۱۰۵	۱۹	×	ساریانیں
۱۰۷	۲۰	نور	نوراً

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۸	۱۳	یکھادی	یکھادے
۱۱۰	۱۷	ڈکرتے	ڈکردرتے
۱۱۳	۴	قو	تو
۱۱۳	۴	پاڈے	پاوے
۱۱۶	۲۳	چھو	اچھو
۱۲۰	۱۱	کرن	کوں
۱۲۱	۵	گھتی	گھتے
۱۲۱	۲۲	جیو	جیو کا
۱۲۶	۹	ویاقوت	و ویاقوت
۱۲۶	۱۳	تال	اقال
۱۲۷	۱۶	کھپلیا	کھیلیا
۱۲۹	۲	سلک	سلگ
۱۳۰	۱۴	بہگتا	بھگتا
۱۳۲	۱۵	مثلاً	مثلا
۱۳۵	۲۱	باالذور	بالذور
۱۳۶	۲۳	اچھی	اچھے
۱۳۶	۸	سبحان	سجان
۱۳۶	۱۴	ورآز	واز
۱۳۶	۲۱	ھاں کی	ھاں میں کی
۱۳۸	۸	دی	دے
۱۴۴	۱۶	کے	کی
۱۴۴	۱۷	بھری	بھری
۱۴۴	۱۹	لانڈکا	لانڈگا
۱۴۵	۶	تقلید	تقلیدی
۱۴۵	۱۳	پاتی	پانی
۱۴۵	۲۲	اپی	اپے
۱۴۶	۱۹	لہوا	لھوا
۱۴۶	۲۱	جمار	جھا
۱۴۷	۶	ڈوئی	توئی
۱۴۸	۹	لہوا	لھوا
۱۴۹	۱۵	الاشارہ	الاشارۃ
۱۴۹	۱۹	ڈواھی	دراھی
۱۵۰	۵	کوں	کون
۱۵۳	۱۵	وتو	وو تو
۱۵۵	۵	اچھکر	اچھکر
۱۵۶	۲۳	کا	سیں
۱۵۸	۲	سا	ھا
۱۵۹	۸	سوداد	سواد
۱۶۶	۱۰	وں	ووں
۱۶۹	۱۲	چڑپھری	چڑپھرے
۱۶۹	۱۳	منہ	منڈر
۱۶۹	۲۰	کی	کے
۱۷۰	۲	جاتی	جاتے
۱۷۵	۳	جیا	جھا
۱۷۷	۳	سومعہ	صومعہ
۱۷۷	۱۳	اوڑیا	نہ اوڑیا
۱۷۷	۲۱	پھرائے	پھرائے
۱۷۷	۲۱	پھر	پھر
۱۸۱	۹	ھمت کی	ھمت کے
۱۸۲	۱۵	باری	بارے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٨٨	٢١	گاڑوڑی	گاروڑی
١٨٨	٢٢	عقل‌کوں	عقل‌کوں عقل
١٨٩	١٦	رزوی	زاری
١٩٠	٨	ایسی‌چالي	ایسےچالے
١٩٢	٢٠	گوئی	گوی
١٩٣	١	شرزباں	شرزیاں
١٩٤	٧	س	اس
١٩٤	٢٢	واچانے	اوچانے
١٩٥	١٦	بھاں	بھان
١٩٥	١٧	جھنڈاں	چھنداں
٢٠١	١٠	گئی	کیا
٢٠١	١١	ہاواں	ڈاواں
٢٠٢	٢٢	سسی	سسے
٢٠٣	٢	بیت	×
٢٠٦	١٥	لیوگاں	لوگاں
٢٠٧	١	کند	گند
٢٠٩	٧	ساں‌کی	ساں‌کے
٢٠٩	٢٢	قادل	قابل
٢١٠	٢٠	جان	جا
٢١١	٨	بر	پر
٢١٢	٩	گیا	کیا
٢١٢	١٣	ہار	ہارو
٢١٦	٥	کھي	کہی
٢١٦	١٥	آیاں	آلیاں
٢١٦	٢٢	وفا	وفا
٢١٩	٣	بھرقی	بھرتی
٢١٩	٢٢	بربچھ	پریچھ
٢١٩	٢٢	گھتالیاں	گھالتیاں
٢٢٣	١٠	کرنا	کرناں
٢٢٣	٢١	اسے	اے
٢٢٥	٢٠	نے	تے
٢٢٥	٢٠	پنچایا	نبچایا
٢٢٧	١	جان‌اپچھ	جانیچھ
٢٢٧	٧	جان‌تیچھ	جانیچھ
٢٢٨	١٤	آفت	وقت
٢٢٩	٣	کوں‌کیاھی	کون‌کیاھے
٢٢٩	٩	اچھنا	میں‌اچھنا
٢٣١	٧	گھت	گہت
٢٣٤	١٧	اد	مراد
٢٣٥	١٤	چھپا	چھپا
٢٣٥	١٧	ھی	ھے
٢٣٩	٥	فی	فی
٢٣٩	٢٠	ڈیسے	ویسے
٢٤٠	٢	آری	آرسی
٢٤٠	٧	ہوتا	ہوناں
٢٤٠	١٢، ٢١	محازی	مجازي
٢٤٠	١٣، ٢١	ازی	بازی
٢٤٠	٢٢	قیقي	حقیقی
٢٤١	٥	هداه	هذه

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۵	۱۲	موتھی	موتی
۲۴۷	۴	لوں، کوں	لون، کون
۲۵۱	۱۹	منگاے	منگای
۲۵۲	۱۲	کے	کی
۲۵۴	۳	لڑتے	لڑتی
۲۵۴	۱۷	کتنے	کتنی
۲۵۴	۱۹	میاں	میان
۲۵۵	۹	ملاے	ملای
۲۵۵	۱۰	لاے	لای
۲۵۸	۲	کتنے تھے	کتنی تھی
۲۵۸	۶	کلا	کلّا
۲۵۹	۱۰	نائدہ	فائدہ
۲۶۱	۱۹	برا	بڑا
۲۶۲	۱۱	کہ	تو
۲۶۵	۲۳	سبکسار	سگسار
۲۶۷	۱۸	بی ایمانی	بے ایمانی
۲۶۹	۱۱	سمجہای	سمجہاے
۲۷۱	۲	رس	روس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۷۴	۲۰	کہانی	کہانے
۲۷۶	۱۵	اپی	اپے
۲۷۸	۱۴	شرزی	شرزے
۲۸۱	۲۰	لہوا	لہوا
۲۸۳	۱۸	بہانہ	بہانا
۲۸۳	۱۸	چپیچہ	جبیچہ
۲۸۴	۳	وخوب	ووخوب
۲۸۴	۹	لڑے	لڑای
۲۸۴	۱۰	بہاتا	بہانہ
۲۸۴	۱۵	اتنےاتنے	اتنےننہے
۲۸۶	۱۹	بات کے	بات کی
۲۸۸	۱۵	توچہ	توجہ
۲۸۸	۲۱	بو	بر
۲۹۲	۱۲	بہانا	بہانا
۲۹۶	۵	دے	دیئے
۲۹۷	۲۱	فوجدا	فوجدہ
۲۹۸	۷	بہیاو	بہیاو
۲۹۸	۱۶، ۱۷	بو	یو
۳۰۰	۱۳	وصل	واصل

انجمن ترقی اُردو اورنگ آباد دکن

اپنے ان مہربان اصحاب کی فہرست مرتب کر رہی ہے جو اس بات کی عام اجازت دیدیں کہ آئندہ جو کتاب انجمن سے شائع ہو وہ بغیر ان سے دوبارہ دریافت کئے، تیار ہوتے ہی ان کی خدمت میں بذریعہ وی پی روانہ کردی جایا کرے۔ ہمیں امید ہے کہ قدردانان زبان اُردو ہمیں عام طور پر اس کی اجازت دیدیں گے کہ ان کے اسمائے گرامی اس فہرست میں درج کرلئے جائیں اور انجمن سے جو نئی کتاب شائع ہو، فوراً بغیر دریافت کئے روانہ کردی جایا کرے۔ یہ انجمن کی بہت بڑی مدد ہوگی اور آئندہ اسے نئی نئی کتابوں کے طبع کرنے میں بڑی سہولت ہوجائے گی۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے وہ معاونین جو اردو کی ترقی کے دل سے بہی خواہ ہیں، اس اعانت کے دینے میں دریغ نہ فرمائیں گے —

ایسے اصحاب انجمن کے رکن سمجھے جائیں گے اور ان کی خدمت میں کل کتابیں جو آئندہ شائع ہوں گی وقتاً فوقتاً چوتھائی قیمت کم کرکے روانہ ہوں گی —

المشتہر

انجمن ترقی اردو اورنگ آباد (دکن)